

ہر چیز زمین و آسمان، نہیں و فقر و دشت و جبل، چو پائے
اور انسان اللہ کے سامنے سر بخود ہیں

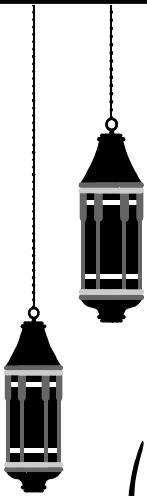
ارکان حجہ

جدید سائنس کی روشنی میں



ہر چیز میں و آسمان شمس و قمر دشت و جبل بچوپانے
اور انسان اللہ کے سامنے سر بخود ہیں

ارکانِ حمل



جدید سائنس کی روشنی میں

تحقیق و تالیف

قاری محمد کرمداد اعوان

ناظم: دار الفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ) گلشن حیات پارک
شاہدرہ موڑ لاہور۔ 0333-4856902

جامع مسجد بلاں و مدرسہ دار الفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
گلشن حیات پارک شاہدرہ موڑ لاہور

جملہ حقوق عام ہیں

اس کتاب کو من و عن چھپوانے کی عام اجازت ہے
تحریر میں روبدل کی اجازت نہیں

نام کتاب:	ارکانِ اسلام (جدید سائنس کی روشنی میں)
تحقیق و تالیف:	قاری محمد کرم دادعو ان
کمپوزنگ:	حافظ محمد عمراء عو ان و انکے ساتھی
مقصود گرافسک، اردو بازار، لاہور۔	فائل پر اسیں:
جنوری 2023ء:	اشاعت اول:

دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

جامع مسجد بلال، عقب غلام محمد بلڈنگ گلشن حیات پارک
نزد شاہدرہ موڑ لاہور۔ فون: 0333-4856902

مقدمہ

کوئی بھی عمارت جو اپنی بنیادوں اور پچھے ستونوں پر کھڑی دیکھائی دیتی ہے اور اُسی وقت قائم رہ سکتی ہے جب تک اس کی یہ بنیادیں اور ستون اور نہایت مضبوط اور مستحکم ہوں۔

اگر یہ ستون ہی ہل رہے ہوں بودے یا کمزور ہوں تو عمارت بھی بودی اور کمزور ہو گی اور اگر سارے ستون جڑ سے ہی ہل جائیں اور بوسیدہ ہو کر گرنے لگیں تو عمارت اپنی جگہ قائم نہ رہ سکے گی اور دھرام سے زمین پر آگرے گی اسلام کی مثال بھی ایک عمارت کی مانند ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ ان ستونوں کو ارکان اسلام کہتے ہیں۔ اسلامی عمارت کے ارکان و ستون جس قدر مضبوط و مستحکم ہوں گے اسی قدر اسلامی عمارت پائیدار ہو گی۔ اور اگر خدا نخواستہ یہ ارکان کمزور ہو جائیں ہل جائیں اور یہ گرنے لگیں تو سمجھ لینا کہ اسلام کی یہ عمارت منہدم ہو جائیگی۔

اگر ہمیں اسلام عزیز ہے اور ہم اس عمارت کے ساتھ میں رہ کر اطمینان و سکون کے ساتھ ایک خدا کی بندگی کرنا چاہتے ہیں اور یہ پاکیزہ تمنا رکھتے ہیں کہ خدا کے سارے ہی بندے اس عمارت کی پناہ میں آ کر کفر و شرک کے خطرات سے محفوظ ہوں اور خدا کے پسندیدہ بندے بن کر زندگی گذاریں اور دین و دنیا میں کامران ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ارکان اسلام کی حقانیت سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ان کی پائیداری اور استحکام کا بھرپور اہتمام کریں۔ اور کسی لمحہ بھی ان کو کمزور نہ ہونے دیں۔

اس لیے کہ اسلام کی عظیم عمارت اُس وقت ہی اپنی بیش بہابر کتوں کے ساتھ قائم رہ سکتی ہے جبکہ اس کے یہ ستون اور ارکان مضبوطی سے جمع ہوئے ہوں گے۔

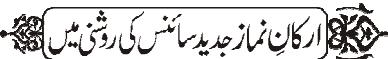
نماز دین کا ستون۔ جنت کی کنجی۔ مومن کی معراج اور بندہ مومن کے لیے اللہ رب العزت سے بات چیت کا انمول ذریعہ ہے۔

فقیہ ابو لیث شرقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب نماز ہے اور فرشتوں کی محبوب ہے۔ نماز انہیاً کرام کی سنت دائری ہے۔ اسی نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پابندی سے دعا قبول ہوتی ہے۔ نماز سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ نماز ایمان کی بنیاد۔ بدن کے لیے راحت۔ دشمن کے لیے ہتھیار ہے۔ نماز نمازی کے لیے سفارشی۔ قبر کا چراغ اور اس کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے۔ نماز منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے۔ قیامت کی دھوپ میں سایہ۔ اندر ہیرے میں روشنی ہے۔ نماز جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے۔ ترازو کا بوجھ ہے۔ پل صراط سے جلدی گذارنے والی ہے اور جنت کی کنجی ہے۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المنهات میں لکھتے ہیں کہ "نماز دین کا ستون ہے۔ اور اس نماز میں دس خوبیاں ہیں۔"

چہرے کی روف۔ دل کا نور۔ بدن کی راحت۔ اور تند رسی کا سبب ہے۔ نماز قبر کا اُنس۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنے کا ذریعہ۔ آسمان کی کنجی۔ اعمال نامہ کے ترازو کا وزن۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب۔ جنت کی قیمت اور دوزخ سے آڑ ہے۔
حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المنهات میں دوسری جگہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص بھی نماز کو پابندی اوقات کے ساتھ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نوچیزوں سے اس کا اکرام فرماتا ہے۔

- 1 اس نمازی بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔
- 2 نمازی کو تند رسی عطا کرتا ہے۔
- 3 فرشتوں کی حفاظت کرتا ہے۔
- 4 اس کے گھر میں برکت عطا کرتا ہے۔
- 5 اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر فرماتا ہے۔



- 6 نمازی کا دل نرم فرمادیتا ہے۔
 7 حشر میں نمازی آدمی کو پل صراط سے بھلی کی سی تیزی سے گزار دے گا۔
 8 جہنم سے نجات عطا فرمائے گا۔
 9 جنت میں نیک ساختی عطا فرمائے گا۔

الصَّلُوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ۔ (نماز مون کی معراج ہے) حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تحفہ معراج کی رات رب کریم نے عطا فرمایا۔ بندے کو اپنے رب کے ساتھ سب سے زیادہ قرب نماز میں حاصل ہوتا ہے۔ نماز ہی تو غمگساروں کے لیے لذت بخش ہے اور بیماروں کے لئے راحت دینے والی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **قُرْةَ عَيْنِيِّ فِي الصَّلَاةِ** (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)

جہاں نماز پڑھنے کے اتنے انعامات اور فضائل کی خوشخبریاں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں وہاں نمازنہ پڑھ کر اس کے نقصانات و عذاب سے بھی آگاہ فرمایا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس آدمی کا نام جہنم کے اس دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

☆ ایک حدیث میں ہے کہ بلا عذر شرعی جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر کرم نہیں فرمائے گا اور اسکو درناک عذاب دیا جائیگا۔

☆ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کے ہاتھ بندے ہوئے ہوئے ہوں گے فرشتے منہ اور پشت پر ڈنٹے مار رہے ہوں گے۔ جنت کہہ گی میرا تیرا کوئی تعلق نہیں نہ میں تیرے لیے نہ تو میرے لیے جہنم کہہ گی آجا میرے پاس میں تیرے لئے اور تو میرے لیے۔

☆ ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جیسے وادی لم کہتے ہیں۔ جو بچھوؤں

کا گھر کھلاتی ہے ہر پچھوچھر کے برابر بڑا ہے اسیں بے نمازی کو عذاب دیا جائیگا۔

☆ علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بروز قیامت بے نمازی کی پیشانی پر تین سطریں لکھی ہوتی ہوں گی۔

1۔ اے اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔

2۔ اے اللہ کے غضب اور ناراضگی کے مستحق۔

3۔ جس طرح تو نے اللہ کا حق ضائع کیا آج اس کی رحمت سے تو مایوس رہے گا۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ فرشتے فخر کی نماز چھوڑنے والے کو کہتے ہیں اے فاجر

☆ ظہر کی نماز چھوڑنے والے کو کہتے ہیں اے خاسر (نقسان اٹھانے والے)

☆ عصر کی نماز چھوڑنے والوں کو کہتے ہیں۔ اے نافرمان گنہگار۔

☆ مغرب کی نماز ترک کرنے والے کو کہتے ہیں اے کافر ناشکرا۔

☆ عشاء کی نمازنہ پڑھنے والوں کو کہتے ہیں اے وقت ضائع اور بر باد کرنے والے زیاد کار اللہ تجھے بر باد کرے۔

اس لیے ہر مسلمان مرد عورت پر ضروری ہے کہ وہ بغیر کسی قسم کی سستی کے ہر نماز اپنے اپنے وقت پر پڑھیں۔ عورتیں گھروں میں اور مردم مسجدوں میں نماز آدا کریں بلکہ ہر مرد یہ کوشش کرے کہ تکمیر اولیٰ کبھی بھی فوت نہ ہو۔ تاکہ دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں کامیابی ہو۔ اور قبر میں بھی آسانی ہو اور جنت بھی نصیب ہو اور ہر جگہ خوشی ہی خوشی میسر ہو۔

دعا گوہ

قاری محمد کرم دادعو ان عفی عنہ

فہرست

14	دل کی جھلیوں میں پیپ اور مسواک	لباس
14	منہ کا ذائقہ اور مسواک	کرومیتھی کے اصول
15	مسواک اور گلے	مشہور سیاح اہن بطور طکا تجزیہ
15	مسواک اور منہ کے چھالے	خلیل جران اور سفید لباس
15	مسواک اور جرا شیم	ڈاکٹر لوہی کونی
15	مسواک اور دماغ	سوئی لباس
16	کینیر، کیکر، نیم	موٹا لباس
17	دانست اور بصارت	ڈاکٹر لوٹھرام کے تجربات
17	دانست اور معدہ	رنگت میں تبدیلی
17	دانست اور معاشرہ	پلگڑی
18	بُرش اور مسواک میں فرق	پلگڑی اور ماہرینِ نفسیات
18	بُرش	سیز لباس
19	مسواک	ریشم کا لباس اور جدید سائنس
19	پیلوکی مسواک	ٹخنوں کے اوپر لباس
19	دائی نزلہ اور مسواک	لباس کی صفائی اور جدید سائنس
20	مسواک اور دانتوں کی پیلا ہٹ	مسواک
20	دانتوں کے امراض اور دس ہزار درہم	مسواک اور جدید سائنس
20	دانست اور کان	رات اور مسواک
20	مسواک - ڈاکٹر اور سوئیٹر لینڈ	نماز سے قبل مسواک
21	ایک عجیب کیس	مسواک اور بابا گروناک

34	اذان کی فضیلت	21	مسواک اور منہ کی بدبو
36	اذان واقامت کے معنی	22	وضو
37	اذان واقامت کے مسائل	22	پاٹھوں کا دھونا
38	اذان کا جواب نہ دینے کی حالتیں	23	کلی کرنا
39	اذان کا جواب اور دعا نکیں	24	منہ کی بیماریاں
42	اذان سن کر کیا کرنا چاہیے	24	ناک میں پانی ڈالنا
42	اذان واقامت کا مسنون طریقہ	26	چہرہ دھونا
43	اذان میں اللہ کے نام کا ادب کرنے پر مغفرت	27	چہرے کی الرجی
44	عقائد کا بیان و مسائل	27	چہرے کا مسانج
44	کلمہ شہادت کا پہلا جزو	27	بھوؤں میں پانی کا رکنا
46	صفات باری تعالیٰ	28	آنکھوں کے امراض سے بچاؤ
46	علم الہی	28	آنکھیں، پانی، صحت
47	ارادۂ خداوندی	28	وضو کی حکمتیں اور مویتیابند کا علاج
47	کلام الہی	28	داڑھی کا خلال
48	افعال الہیہ	29	کہنیوں تک دھونا
49	سمیع و بصیر	29	مسح کرنا
49	فریضہ نماز کی غرض و غایتیں	31	حبل الورید کا راز
51	منکر نکیر، میزان عمل، پل صراط، حوض کوثر	31	پاؤں کا دھونا
51	سر ولیم کرس کی تحقیق	32	وضو اور ہائی بلڈ پریشر
52	ڈاکٹر ابرٹ سمتحا تجزیہ	32	ایک نکتہ
52	ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی	32	وضو کا بچا ہوا پانی
		33	وضو سینار اور مغربی جرمی

67	نماز کی فضیلت و اہمیت	53	ایک ڈاکٹر (فرویشن) کا رد عمل
68	نماز کی فرضیت	54	آسٹریلیا کے ماہر امراضِ دل کا مشورہ
69	باعتبار ثواب لوگوں کی تین قسمیں ہیں	54	فزیو تھر اپسٹ کی ہوش ربانی
69	لفظ صلواۃ کے معنی و مفہوم	55	امریکی ڈاکٹر پروفیسر برہم جوزف کا تجربہ
70	نماز کا حقیقی مقصد	55	عورتوں کا سجدہ اور واشنگٹن کا ڈاکٹر
71	سورۃ فاتحہ اور اس کے مخفی اسرار	55	خواتین کی نماز اور سائنسی حقوق
72	نمازوں میں سورۃ فاتحہ کی تعداد کا تعین	56	مسجدہ اور ٹیلی پیچھی
72	سورۃ فاتحہ کی تعلیمات	56	فرائض نماز اور سائنسی حقوق
73	سورۃ فاتحہ کے نزول کی تفصیل	57	شرائط نماز اور جدید سائنس
73	سورۃ فاتحہ کے فضائل و برکات	57	اوقات نماز اور جدید سائنس
75	واجبات نماز	57	ارکان نماز کی سائنسی توجیہ
75	واجبات نماز چودہ ہیں	58	گھٹھیا کا علاج قیام کے ذریعے
76	واجبات نماز کی تفصیل	59	امراض قلب سے بچاؤ
80	نماز واجب ہونے کی شرطیں	59	امام کی تلاوت جدید سائنس
80	نماز کی سنتیں	60	نماز، مرائب اور جدید سائنس
81	نماز کی سنتیں یہ ہیں	61	انسان کے ہر عمل اور بات کا ریکارڈ کا سمک ورلڈ موجود ہے
87	سنن پڑھنے کا طریقہ و تعداد	63	نماز قرآن کی روشنی میں
87	نماز تراویح	64	نماز احادیث کی روشنی میں
88	نماز اشراق	65	نماز پر صوفیائے کرام کے اقوال
88	نماز چاشت	66	نماز اہم رکن اسلام ہے
89	حدیث		

X

ارکان نماز جدید سائنس کی روشنی میں

99	عشاء کی سنیں	89	تحیۃ المسجد
99	نمازو تر	89	تحیۃ الوضو
100	نماز میں دو سجدے کیوں ہیں	90	نوافل سفر
101	قرآن کریم میں اوقات نماز کا ذکر	90	صلوٰۃ الاٰوَابین
102	نماز پنجگانہ کی فضیلت	90	صلوٰۃ تسبیح
102	مستحبات نماز	91	صلوٰۃ التوبہ
103	مسدات نماز	92	نماز حاجت
106	مسدات نمازو غیرہ	93	صلوٰۃ استغفارہ
106	پانچ وقت نماز پڑھنے کی وجہ	94	نماز حفظ ایمان
107	ارکان نماز پورا کرنے کی فضیلت	94	غیر مؤکدہ سنت
108	فرض نماز کی فضیلت چودہ فرماں	95	عصر کی سنتوں کا ثواب
110	ارکان نماز کی روح	95	نماز چاشت
110	تعديل ارکان	96	نماز آوازین
111	ممنوعات نماز	96	پنجگانہ نمازوں کی سنت و نوافل
111	ان دس امور کی تفصیل	97	وہ نمازیں جو کہ ہر دن رات با قاعدگی سے پڑھی جاتی ہیں
114	نماز اہم عبادت ہونے کی وجہ	97	فجر کی سنت
117	نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی	97	ظہر کی سنتوں کی فضیلت
117	استقبال قبلہ	98	ہر روز بارہ رکعت سنت ادا کرنے کی فضیلت
118	جلگہ کا پاک ہونا	98	عصر کی سنیں
119	ترتیب سے نماز پڑھنا	98	مغرب کی سنیں
119	نماز میں قیام	99	مغرب کا وقت
120	ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا		

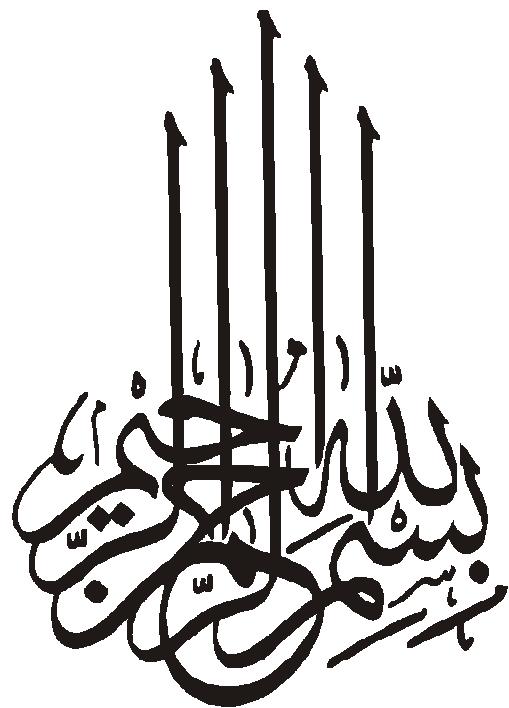
134	دوسری دلیل	تکبیر تحریمہ کے وقت سر کونہ جھکانا
135	تیسرا دلیل	تکبیر تحریمہ کا ثواب
136	چوتھی دلیل	داعیین ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا
137	نماز میں قرآن مجید کب پڑھے	نماز میں مردوں کا ہاتھ باندھنا
138	نماز قرآن کی نظر میں	نماز میں عورتوں کا ہاتھ باندھنا
139	نماز با جماعت کی فضیلت	نماز میں رکوع
140	نمازیں سب سے پہلے کب کس نے پڑھیں	رکوع سے جگد کے امراض کا خاتمه
140	الصلوٰۃ مُعْرَاج الْمُؤْمِن	رکوع سے اٹھتے وقت دعا پڑھنا
141	نماز کا باغ	نماز میں سجدہ
144	12 سال کا بچہ	قیام
144	نماز میں خشوع و خضوع کا طریقہ	رکوع و وجود
145	آخرت کے لیے کچھ آگے بیچجے	نماز کے آداب
146	کون سا عمل دوزخ کی آگ سے نجات دلانے گا	کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا
147	نماز میں سلام پھیرنا	تبیہ
147	افادات نوری	ایک عجیب نقطہ
147	نماز میں مناسب پیکھولنا	آمین کے مسائل
148	باعتبار ثواب لوگوں کی تین قسمیں ہیں	وہ عذر جن کی وجہ سے نماز توڑنی واجب ہے
148	نفاق اور آگ سے آزادی	وہ عذر جن سے نماز توڑنی جائز ہے
149	ارکان نماز میں امام و مقنذی کی ذمہ داریاں	مریض اور معذور کی نماز
150	فضائل سجدہ	وہ صورتیں جن سے نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے
120		نماز رکن اعظم
120		تکبیر تحریمہ کے وقت سر کونہ جھکانا
121		داعیین ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا
122		نماز میں مردوں کا ہاتھ باندھنا
122		نماز میں عورتوں کا ہاتھ باندھنا
123		نماز میں رکوع
123		رکوع سے جگد کے امراض کا خاتمه
124		رکوع سے اٹھتے وقت دعا پڑھنا
125		نماز میں سجدہ
125		قیام
126		رکوع و وجود
126		نماز کے آداب
127		کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا
128		تبیہ
129		ایک عجیب نقطہ
129		آمین کے مسائل
130		وہ عذر جن کی وجہ سے نماز توڑنی واجب ہے
131		وہ عذر جن سے نماز توڑنی جائز ہے
131		مریض اور معذور کی نماز
133		وہ صورتیں جن سے نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے
134		نماز رکن اعظم

159	ساتواں طریقہ غیر کی طرف متوجہ ہونے والے کی نمازوں میں	مسجد اور جائے نماز کی فضیلت
159	التفات قلبی و بصری	مسجد کی فضیلت 7 فرائیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
160	آٹھواں طریقہ مراقبہ	مسجد کی فضیلت پر اقوال بزرگان دین
160	نوواں طریقہ مراقبہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے	نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے
161	وسواں طریقہ رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھنا	پہلا طریقہ گناہوں سے بچنا
162	گیارہواں طریقہ رب تعالیٰ سے ہمکلامی	دوسرा طریقہ حرام سے اجتناب
163	سلام کے بعد دعا	تیسرا طریقہ وضو میں قلب کا حاضر ہونا
163	نماز کے آجزا	چوتھا طریقہ اذان کے بعد دل کو متوجہ کرنا
164	نماز کا دوسرا اجزہ	پانچواں طریقہ
164	تیسرا اجڑو قرأت	ظاہری سبب
165	چوتھا اجڑو: رکوع و تجدود	باطنی سبب
167	مؤکدہ سنتیں	نماز میں رکاوٹ ڈالنے والی اشیاء تیجے دین
168	اللہ کے نزد یک محبوب ترین عمل	نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے
168	نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے	غیر اللہ سے بے التفاقی
168	سورج چاند اور ستاروں کی مانند چمکتے دکتے چہرے	چھٹا طریقہ نماز سے پہلے فضائل نماز کام راقبہ
169	نماز مومن کی معراج ہے	
170	قرأت و افتکار نماز	

185	نماز عید کی نیت	171	ستر عورت
185	نماز عید کا وقت	172	نماز کا دشمن
186	عیدین کے خطبہ کے مسائل	172	نماز کی روح
188	عید کا خطبہ سننا	172	نماز میں سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں
188	تکمیل ات تشریق	173	نماز میں چار چیزیں ظلم سے ہیں
188	عیدین	173	بے نمازی کا حشر
189	نماز عید	174	جمعہ کا بیان
190	قریبانی کا وقت	174	جمعہ کے دن کی فضیلت
190	نماز با جماعت کے مسائل	176	جمعہ چھوڑنے پر عید
193	امامت و جماعت	177	جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان
194	خواتین کا نماز با جماعت میں شمولیت کا طریقہ	178	جمعہ فرض ہے
194	قرآن و حدیث سے جماعت کے ثبوت	178	جمعہ واجب ہوں گی شرطیں
195	نماز با جماعت کی تاکید فضیلت	179	شرائط صحیح جمع
196	تازیانہ عبرت	179	مصر جامع
197	اقامتِ صلوٰۃ کے شرائط و آداب	180	نماز جمعہ کی سنتیں
197	صف بندی کا اہتمام	182	جمعة المبارک کی نماز
198	نماز با جماعت کا اہتمام	182	نماز جمعہ کی رکعتات
199	امامت کا بیان	183	عید کا نام عید کس لئے رکھا گیا
201	امامت کے مسائل	184	عید الغفران کے مسنون کام
203	امام بننے کا کون مستحق ہے	185	عید اضحیٰ کے دن مسنون عمل
203	آئمہ مساجد کی ہٹ دھرمی	185	نماز عید

223	نمازی کیلئے جنت میں مخصوص دروازے	204	امام کا کسی کے آنے کے لیے رکوع کولہا کرنا
223	پہلا دروازہ۔ باب المعرفہ	204	سلام پھیرنے کے بعد امام کی ذمہ داری
223	دوسرਾ دروازہ۔ باب الذکر	205	جگہ کا پاک ہونا
224	تیسرا دروازہ۔ باب الشکر	206	نفسیاتی اثرات
224	چوتھا باب الرحماء	206	نماز فجر
224	پانچواں دروازہ۔ باب الخوف	207	نماز ظہر
224	چھٹا دروازہ۔ باب الاغلام	207	نماز عصر
224	ساتوں دروازہ۔ باب الدعا	208	نماز عصر کے بعد اور ادا وظائف کی وجہ
225	آٹھواں دروازہ۔ باب لاقتنا	208	اویماء اللہ کا معمول
225	نماز پڑھنے سے گناہ جھوڑ جاتے ہیں	209	نماز مغرب اور روحانی لہریں
225	نماز تراویح اور سائنسی انشافات	209	عشاء کی نماز
227	ترک صلوٰۃ پرویدیں	210	کھانا کھاتے ہی سوجانا
227	تارک صلوٰۃ واجب القتل ہے۔	210	دعائیں ہاتھاٹھانا
229	بروز قیامت بنماز یوں کی رسولی	211	سنن مؤکدہ کی تفصیل
230	ایک وقت کی نماز ترک کرنے کا عذاب	212	سفر میں نماز
231	بے نماز یوں کی ڈھنائی	215	مسجدہ سہوکے مسائل
232	بے نماز یوں کے نامعقول غدرات	220	نماز فجر، ظہر، عصر کی فضیلت
234	طہارت و پاکیزگی	221	نماز مغرب و عشاء کی فضیلت
234	وقت کی پابندی	221	نماز گناہوں کی الائیش دور کرنی ہے
235	نماز کی پابندی کا اہتمام	222	نمازی کیلئے اجرِ عظیم کا وعدہ
235	نماز میں تلاوت قرآن اور تدبیر		

248	بدھ کے نوافل	235	شوچ و انبات
249	جمرات کے نوافل	236	ادب و فروتنی
249	جمعہ کے نوافل	237	خشوع و خضوع
249	نمازِ جنازہ کے مسائل	237	اللہ سے قربت کا شعور
256	قبر و دفن کے مسائل	237	اللہ کی یاد
258	قبر اور قبرستان کے مسائل	239	ریا سے اجتناب
259	زیارت قبور	239	کامل پروردگی
261	ایصال ثواب	240	نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے
262	میت کو دفن کے بعد تلقین	242	اہلی معرفت کی نماز
263	تعزیت کرنا	242	روزی ملازمت اور نماز
264	نوحہ کے بارے میں احادیث	243	نماز کی روح اور بدن
266	موت اور بیماری کے مسائل	243	نماز دکھوں کا اعلان
270	موت آنے کا بیان	244	نماز اور جسمانی صحت
		244	نماز کا اور زندگی چارٹ
		245	نماز اور یوگا
		245	نفل نمازوں کا تعارف
		246	نماز تہجد کا وقت
		246	نماز تہجد کی رکعتیں
		247	ہفتہ وار شب و روز کے نوافل
		247	اتوار کے نوافل
		248	پیر کے نوافل
		248	منگل کے نوافل





لباس

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس کو پسند فرماتے تھے۔ اس لئے کہ سفید لباس ہر قسم کے موئی تغیرات کا مقابلہ کرتا ہے۔ سخت گرمی کے موسم میں سفید لباس گرم نہیں ہوتا کیونکہ یہ گرمی جذب نہیں کرتا بلکہ رادع حرارت ہے سخت سردی کے موسم میں سردی کی وجہ سے لباس ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ (اوسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

کروموبیٹھی کے اصول

(Laws Of Chromopathy)

رنگ اور روشنی کے ماہرین نے سفید لباس کو کینسر (Cancer) سے بچاؤ کا بہترین تریاق قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ ماہرین کے مطابق جو سفید لباس زیپ تن کرے گا تو اسے چلدی گلینڈز (Sebecious Glands) کے ورم۔ پسینے کے مسامات کا بند ہونا، بچپنوندی کے امراض (Fungal Infections) جیسی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریاں نہیں ہوں گی۔

انہوں نے جلدی الرجی (Skin Allergy) اور ہائی بلڈ پریشر کے شکار میضوں کو ہمیشہ سفید لباس زیپ تن کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ کروموبیٹھی کے اصول کے مطابق سفید لباس دل، دماغ اور چلد کا محافظ ہے۔ (اصول کروموبیٹھی)

مشہور سیاح ان بطور طہ کا تجزیہ

مشہور سیاح ان بطور اس وقت زیادہ متاثر ہوا جب اس نے بر صغیر کے عوام کو سفید لباس کبترت پہننے دیکھا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے بر صغیر کے لوگوں کو سفید لباس پسند کرتے دیکھا ہے اور اس کے شفافی آثرات سے متاثر ہوا ہوں۔ (سفر نامہ ان بطور)

خلیل جران اور سفید لباس

خلیل جران مشہور مفکر اور مصنف گزارا ہے اس نے سفید لباس کو سفید گلاب کے پھول سے تشبیہ دی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ گلاب کی سفید پتی اور میرے بدن کا لباس دونوں بالکل برابر ہیں اور ان دونوں سے مجھے راحت ملتی ہے میں نے راحت کا سامان انہی سے پایا ہے۔ (گلاب کی سفید پتی کا لباس زیپ تن کروں اور سفید جھٹی تلے کھلے آنکن میں کھل کھل تیری مسکراہٹ کی سفید کنوں کو سفید دانتوں میں دیکھوں اور تیرے سفید لباس کو پسند کروں)۔

ڈاکٹر لوہی کونی

جرمنی کا مشہور مفکر اور معالج گزارا ہے۔ علاج بالماء (Hydro Therapy) کا موجود مانا جاتا ہے۔

اس نے تمام تجربات میں سفید لباس کو بہت اہمیت دی ہے۔ اگرچہ لوہی کونی کے باٹھ (Bath) لباس کے بغیر بھی ہیں لیکن جو باٹھ (Bath) لباس میں ہیں ان میں سفید لباس کو فو قیت حاصل ہے۔ (لوہی کونی موجود ہیں)

سوئی لباس (Cotton Dress)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس سوئی تھا۔
(رہبر زندگی)

☆ فطرت قائم اور انسان پھر پھرا کر واپس فطرت کی طرف لوٹ رہا ہے۔ مصنوعی (Artificial) لباس پہننے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں اور سنت کے مطابق سوئی لباس کے کیا فوائد ہیں۔

- ☆ اگر خداخواستہ کسی کو آگ لگ جائے تو سوتی لباس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچتا۔
- ☆ یہ گرمی کو برداشت کرتا ہے گرم ترین علاقوں میں اس کے بغیر گرمی کا قطبی علاج نہیں۔
- ☆ جس بدن پر سوتی لباس ہو گا وہ بدن بہت کم جلدی امراض (Skin Diseases) کا شکار ہو گا کیونکہ پلیسٹر اور مصنوعی نالکوںی دھاگے سے تیار شدہ لباس جسم کی رگڑ سے گرم ترین (Hotest) ہو جاتا ہے اور اس کی حرارت جسم کی حرارت سے بڑھ کر جلدی امراض کا باعث ہوتا ہے۔
- ☆ جدید تحقیق کے مطابق قدرتی ریشے (Natural Fibres) انسان دوست ہیں اور بہترین پوشاک۔
- ☆ سوتی لباس جسم کی حرارت کو متوازن رکھتا ہے۔ جس سے جلدی اور نفیسی امراض سے بچاؤ ہوتا ہے۔
- ☆ پلیسٹر کے لباس سے دونظرناک امراض پیدا ہو رہے ہیں ایک عورتوں میں لیکور یا اور مردوں میں جنسی امراض (Sexual Diseases) خود غور کریں زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔

موٹا لباس

حضور قدس ﷺ موٹا لباس زیب تن فرماتے تھے۔ (معولات نبوی ﷺ)
 تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ کا زندگی بھر موٹا لباس زیب تن کرنے کا معمول رہا۔ موجودہ سائنس نے طویل ریسروچ کے بعد یہ نتیجہ آخذ کیا ہے کہ موٹا سوتی لباس فائدہ مند ہے۔

ڈاکٹر لوٹھرا یم کے تجربات

ڈاکٹر لوٹھر جمنی کا مشہور ماہر سرطان (Cancer Specialist) ہے۔ اس

کا کہنا ہے کہ جب سے عوام اور انسانیت نے موٹا موتی لباس پہننا چھوڑا ہے اس وقت سے یہ مندرجہ ذیل امراض کا شکار ہو گئی ہیں۔

☆ جلدی سرطان (Skin Cancer)

☆ جلد کے غدوگا سرطان (Skin Glands Cancer)

☆ عورتوں میں سینے کا سرطان (Breast Cancer)

☆ ٹشوز کا سرطان (Tissues Cancer)

☆ ہارمونیز کا سرطان (ہارموزی سسٹم میں سرطانی رطوبت کا بڑھاؤ) (Hormones) (Cancer)

☆ جلدی خارش (Allergic Keramtitis)

☆ ایکسیما (Eczema)

☆ ارجنی (Allergy) (تحقیق دہلی)

ڈاکٹرو تھر کے زندگی کے تجربات بالکل درست ہیں یا اس نے بے کار سالہا سال کی ریسرچ میں عمر گنوادی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ لیکن میرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک طریقہ اس تحقیق پر غالب اور حاوی ہے اور ہمیشہ رہیگا۔

اسی ضمن میں ایک واقعہ عرض ہے ایک صاحب فرمانے لگے کہ ملتان کا ٹن مل میں میرا ایک ساتھی تھا ہم مل میں اکٹھے ملازم ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ فیکٹری سے استغفار دے رہا ہے حالانکہ اس کی تنخواہ اچھی خاصی تھی میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا مل کے ماکان نے فیصلہ کیا ہے کہ عوامی رجان کے مطابق اب عورتوں اور مردوں کیلئے باریک کا ٹن بنایا جائے گا جب کہ باریک لباس پہننا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے اس لیے میں ایسے کسی عمل کا حصہ دار نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس نے مل کی ملازمت چھوڑ دی۔ کافی عرصہ کے بعد میں کراچی کی سڑک کے ساتھ فٹ پاٹھ پر سے گزر رہا تھا کہ ایک کار میرے

پاس آ کر رُز کی اس میں سے میرا وہی دوست اُتر کر میرے قریب آیا اور بہت محبت سے ملا، میں نے احوال دریافت کیا تو کہنے لگا جب سے میں نے وہ مل کی نوکری چھوڑی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس سے کہیں بہتر نوکری عطا فرمادی اب میرے پاس گھر، گاڑی ہر وہ چیز ہے جو میں چاہتا تھا یہ سب اُس رُبِّ عظیم کا مجھ پر کرم ہے۔ یہ واقعہ آپ اور میرے لئے سبق آموز ہے اس لئے بیان کر دیا۔

رنگت میں تبدیلی

ہمارے خون میں ایک مادہ میلانین (Melanin) ہوتا ہے جس سے ہمارے جسم کا رنگ طبعی حالت میں رہتا ہے۔ لیکن جب کسی کی جلد پر دھوپ کی تمازت، سردی کی سختی اور موسم کی تبدیلی اثر انداز ہوتی ہے تو جلد کی مکملہ حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور ایسا صرف اس وقت ہوتا ہے جب باریک اور پتلاباس زیپ تن کیا جائے۔

پگڑی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رنگوں کی پگڑیاں استعمال فرمائی ہیں۔

- 1- سفید (White) 2- سبز (Green) 3- سیاہ (Black)
- پگڑی پہننا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کے بے شارف اندھیں۔
- ☆ جو آدمی سر پر پگڑی باندھے گا وہ لوگنے (Sun Stroke) سے نجح جائے گا۔
- ☆ پگڑی باندھنے سے دائی نزل نہیں ہوتا اگر ہو بھی تو اس کے آثرات کم ہو جاتے ہیں
- ☆ سر در کیلئے پگڑی باندھنا بہت مفید ہے جو باندھ لے اسے سر درد (Headache) کا خطرہ کم ہو جائے گا۔
- ☆ پگڑی دماغی تقویت اور یادداشت بڑھانے کیلئے عجیب الاثر ہے۔
- ☆ پگڑی کا شملہ ریڑھ کی ہڈی کے درم (Inflammation Of Vertebral

(Column) سے بچاتا ہے۔

- ☆ پگڑی کا شملہ نچلے دھر (Lower Half Of The Body) کو فائج سے بچاتا ہے۔ کیونکہ پگڑی کا شملہ حرام مغز (Spinal Cord) کو سردی گرمی اور موئی تغیرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے ایسے آدمی کو سام (Meningitis) کے خطرات کم رہتے ہیں۔
- ☆ فزیالوجی کی تحقیقیں اور یسرچ کے مطابق جب حرام مغز (Spinal Cord) محفوظ رہے گا تو جسم کا اعصابی نظام (Nervous System) اور عضلاتی نظام (Muscles System) درست اور منظم رہے گا۔ اور ایسا پگڑی کے شملہ میں ممکن ہے۔
- ☆ سفید پگڑی کی وجہ سے دماغ اور دماغی اعصاب (Brain Nerves) گرمی کی تماثت اور لوکے آثارات سے محفوظ رہتے ہیں۔

فیصل آباد کے ایک صاحب نے بتایا کہ مجھے دائیٰ نزلہ اور درد سرخاکسی نے مجھے پگڑی باندھنے کا مشورہ دیا تو میں مستقل پگڑی استعمال کر رہا ہوں مجھے بہترین افاقہ ہوا ہے۔ پگڑی باندھنے سے انسان زیادہ معزز اور بارع بنظر آتا ہے۔

پگڑی اور ماہرینِ نفسیات

ارشادِ بجوی ﷺ ہے کہ عمامہ باندھا کرو اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے۔
(فتح الباری)

ڈاکٹر عزیز احمد ماہرِ نفسیات ہیں فرمائے گے کہ میں جب اعلیٰ ڈگری کیلئے بیرون ملک گیا تو وہاں نفسیاتی امراض سے بچنے کیلئے پگڑی نما ایک کپڑا سا سر پر باندھا جاتا تھا میں نے جب دیکھا تو فوز ابو لایت تو پگڑی ہے اور جس انداز سے آپ باندھ رہے ہیں ہمارے نبی کریم ﷺ نے بالکل اسی طرح باندھی تھی۔ ماہرین وہ پگڑی نما کپڑا اس لئے باندھتے تھے کہ اس سے آدمی کے اندر مسائل و مصائب کی برداشت اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور آدمی بے شمار نفسیاتی امراض سے نجیگانہ جاتا ہے۔ (حلم نام ہے قوت برداشت اور تدبیکا) صدیوں

قبل آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمادیا اُس پر اب سائنس تحقیق کر رہی ہے۔

سبز لباس

☆ سفید لباس تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھا ہی مگر غمین لباس میں سبز لباس طبیعت پاک کو زیادہ پسند تھا۔ (زاد المعاو)

☆ ہر نگ سے غیر مرئی لہریں ٹکلتی ہیں۔ (Invisible Rays) یہ لہریں جسم اور جسم کی تمام کیفیات پر گہرا اثر مرتب کرتی ہیں۔

☆ سبزہ، باغات اور پھولوں وغیرہ کا دیکھنا روح و جسم کی تسلیم کیلئے مفید ہے اسی طرح سبز لباس بھی جسم کی راحت کیلئے مفید ہے۔

☆ کروموفیٹی کے ماہرین کے مطابق سبز لباس جسم کے بے شمار امراض کے لئے مفید ہے اس کے بارے میں ایک جامع تحقیق ہے اس تحقیق کے مطابق سبز لباس مندرجہ ذیل امراض سے بچاؤ کا حامل ہے۔

☆ معدے کے اسرے۔ ☆ معدے کی پرانی تیزابیت سے ☆ اعصابی اور دماغی کچھاؤ سے۔

ڈپریشن سے۔ ☆ دل کے امراض خاص طور پر ہائی بلڈ پریشر سے ہل جلدی امراض خاص طور پر جلن دار سوزش سے۔

سوچنے کی بات ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک پسند کرنی قیمتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ لباس کو مردوں کیلئے ناپسند فرمایا۔ (مجموعات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
اس ضمن میں علمائے کرام نے بے شمار احادیث سے سرخ لباس کے حوالے دیئے ہیں۔ (مردوں کے لئے)

سرخی مردوں کے ہارمونز نظام (Hormones System) کیلئے بہت نقصان دہ ہے اس سے جسم کے ہارمونز پر منفی اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے ایک خاص قسم کی رطوبت

(An سے خارج ہو کر خون میں شامل ہوتی ہے اس رطوبت سے ماہرین نفیات اور ماہرین کروم پیٹھی کے مطابق مندرجہ ذیل امراض پیدا ہوتے ہیں۔ سرخ لباس مردوں کی فطری پسند کے برعکس ہے۔

ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure)

جنسی یہجان (increase Sexual Desire Sexual Excitation)

چلدی امراض (Skin Diseases)

غددوکی ورم (Inflammation Of The Glands)

غدود رقیہ پر اثر (Inflection Of Thyroid Glands)

کمر کے بالائی عضلات کا کھچاڑ (Backache Pain In Back)

بعض مفسرین نے کسی خاص حکمت کے تحت سرخ لباس کی اجازت دی ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ کو گہرا سرخ رنگ ناپسند تھا۔

ریشم کالباس اور جدید سائنس

(Silk Modern Science)

ریشم مروں کیلئے حرام ہے۔ (دہبر زندگی)

طبعی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو اس کا مزاج گرم مائل بخشک ہے ریشم کا کیراشہنوت کے درخت کے پتوں سے بنتا ہے اور اسکی تاروں کا مجموعہ ابر ریشم کہلاتا ہے اور اس ابر ریشم کے خول کے اندر ایک کیرا ہوتا ہے جو بنتے بنتے آخر کا رخود مر جاتا ہے کنگ ایڈ ورڈ ششم کا تذکرہ ڈاکٹر براؤن نے کیا کہ وہ ریشم کالباس پہنتا تھا۔

ایک دفعہ سے جسم میں سخت تپش اور بے چینی محسوس ہوئی اور اس کی طبیعت غصے کی طرف مائل ہوئی۔ حالانکہ پہلے اُس کی کیفیت ایسی نہ تھی۔ اُس نے معاجمین سے مشورہ کیا معاجمین نے دوائیں دیں اور کچھ جسم پر بیرونی طور پر لگانے کی دوائیں دیں لیکن آفاق نہ ہوا۔ وہ

ہمیشہ ریشم کا لباس زیپ تن کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے ریشم کا لباس اُتارا تو اسے کچھ راحت محسوس ہوئی اس نے دوسرا لباس دو دن پہننا تو مرض میں کافی افاقہ محسوس ہوا اب اس نے کچھ عرصہ کیلئے ریشمی لباس چھوڑا تو مرض دور ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ لاحق مرض دراصل اس ریشمی لباس کی وجہ سے ہوا ہے۔

ٹخنوں کے اوپر لباس

امام الانبیاء رحمتِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تک آدھی پنڈلی تک ہونی چاہیے اور اس کے نیچے ٹخنوں تک بھی کوئی مضاائقہ نہیں ٹخنوں سے نیچے جتنے حصہ پر تکنی لٹکے گی وہ حصہ آگ میں جلے گا۔ اور جو شخص متکبرانہ انداز میں کپڑے کو لٹکائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اسوہ رسول ﷺ)

ظاہر منیر صاحب فوم کا کاروبار کرتے ہیں اچھے پڑھے لکھے صاحب ہیں فرمانے لگے میں امریکہ (مشی گن سیٹ) کے سفر پر تھا۔ وہاں ایک ہیلٹھ سنٹر (Health Center) دیکھا میرا ایک دوست مجھے وہاں لے گیا ہم دونوں وہاں ایک بہت بڑے سنٹر میں پہنچے اس کے مختلف شعبے تھے ہم پھر اتنے شعبہ لباس میں پہنچے تو وہاں ایک جگہ لکھا ہوا تھا شلوار کٹخنوں کے اوپر لٹکاؤ۔ میں شلوار کہہ رہا ہوں وہ صرف لفظ لباس تھا۔ اس سے ورم، جگر کے اندر ورنی ورم، اور پاگل پن سے نقچ جاؤ گے۔ میں چونک گیا میں نے دوست سے پوچھا کیا یہ سنٹر مسلمانوں کا ہے؟ دوست نے کہا نہیں یہ عیسائیوں کا تحقیقاتی ادارہ ہے۔ یہاں صحت کے مختلف شعبوں پر تحقیق کی جاتی ہے جن میں بعض اسلامی احکامات بھی نیز بحث آتے ہیں۔

اگر شلوار کٹخنوں سے نیچے ہو گی تو بعض اہم ترین شریانیں (Arteries) اور وریدیں ایسی ہوتی ہیں جن کو پانی اور ہوا کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور اگر وہ ڈھکی رہیں تو جسم کے اندر مذکورہ بالاتہ دلیلیاں آتی ہیں۔

لباس کی صفائی اور جدید سائنس

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مون کی تمام خوبیوں میں لباس کو صاف سُخّہ رکھنا اور کم پر راضی ہونا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند فرماتے تھے۔ (آسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ مارچ النبوة)

ماہرِ نفسیات لباس کی صفائی پر زور دیتے ہیں کیونکہ لباس کی صفائی کا تعلق انسان کی پوری زندگی سے متعلق ہے اگر اس کا لباس صاف نہ ہو تو اسکی اولاد اسی کے طریقے کو دیکھ کر اپنی زندگی گزارے گی۔ معاشرتی انسان اگر گندے میلے لباس کو لیکر افراد سے ملے گا تو معاشرے میں اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں بلکہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اور یہ نگاہ تغیر طرفین کو نفسیاتی (Psychological) گندے امراض میں بنتا کرتی ہے۔ اس کے پر اگنڈہ لباس پر عفونت اور گندگی کی انواع اقسام کے جراثیم (Germs) (گے) ہوتے ہیں اور بعض جراثیم مرض کو پھیلانے (Infectious Germs) والے ہوتے ہیں جس سے پورے معاشرے میں بیماریاں پھیل کر ماحول اور فضا کو مکدر کر سکتی ہیں۔

عملی طہارت (Sterilization) اسلام ہی نے یورپ کو دیا ہے۔ حالانکہ یورپ کی تاریخ میں یہ بات واضح ہے کہ یہ لوگ مہینوں غسل نہیں کرتے اور جسم کی عفونت اور سرازینختم کرنے کیلئے صرف بادی سپرے (Body Spray) پر اعتماد کرتے ہیں۔ بیرونی طور پر صفائی بھی اسلام نے دی ہے۔

مشہور ڈاکٹر سرجن ولیم کمفورڈ اک جس نے جارج الیگزینڈر کا علاج کیا تھا اس کا کہنا تھا کہ اہل یورپ لباس کی صفائی سے غافل تھے انہیں لباس کو صاف کرنے میں کچھ گوفت ہوتی تھی جس طرح ناخن اٹارنے میں پھر ترکوں سے انہوں نے لباس کی صفائی سیکھی۔ اور ظاہر ہے کہ ترک مسلمان ہیں۔

مسواک

ہر اس لکڑی کا مسوک دانتوں کیلئے موزوں ہوتا ہے جس کے ریشے زرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاوں کو زیادہ نہ کریں اور مسوزوں کو زخمی نہ کریں ان میں سب سے نمایاں 3 قسم کی لکڑی کی مسوک اہم ہیں۔ 1: پیلو کی مسوک 2: کنیر کی مسوک 3: نیم یا کیکر کی مسوک۔

مسواک اور جدید سائنس

(Miswak And Modern Scince)

فطرت کبھی بھی انسان کے برعکس نہیں یہ بھٹکا ہوا انسان جب ہر طرف سے دنیا کی عیاشیوں میں پھرتا پھرتا واپس فطرت کی طرف آتا ہے تو یہ پھر اسے وہی لطف اور فائدہ دیتی ہے جسے چھوڑ کر چکنے والے دھو کے کی طرف بھاگتا۔ بالکل یہی کیفیت مسوک کی ہے۔ جو ازال سے اب تک صحت انسانی کیلئے مدد و معاون رہی تھی اور رہے گی۔ جب سے ہم نے اس نعمت کو ہاتھ سے جانے دیا ہے اسوقت سے اب تک لوگ مسلسل پریشان ہو رہے ہیں۔ ہزاروں روپے بر باد کرنے کے بعد بھی صحت جسمانی کے اصل مبداء اور مرکز کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ بلکہ ایک صاحب عقل نے بڑی عکیمانہ اور پر لطف بات کہی کہ جب سے ہم نے مسوک چھوڑی ہے اس دن سے ڈینٹل سرجن (DENTEL SURGEON) کی ابتداء ہوئی ہے۔

آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ سُنت عین فطرت ہے؟ کیا یہ سُنت ہماری ترقی میں رُکاوٹ ہے؟ یہ سُنت ہمیں پتھر کے زمانے کی طرف لے جاتی ہے؟ یا سائنس سے قریب کرتی ہے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے غور سے پڑھیں اور فیصلہ کریں۔

رات اور مسوک

(Miswak And Night)

حضورِ اقدس نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر مسوک کرتے تھے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں تھا کہ آپ رات کو سوتے وقت مسوک کرتے تھے۔

(معمولات نبوبی صلی اللہ علیہ وسلم)

قبلہ انجینئر نقشبندی اپنے مواعظ میں فرماتے ہیں واشنگٹن (امریکہ) کا ڈاکٹر مجھے کہنے لگا سوتے ہوئے بھی مسوک کر کے سویا کریں۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ وہ کہنے لگا آج کی ریسرچ یہ ہے کہ انسان جو کھانا کھاتا ہے تو منہ کے اندر ایک خاص جراشیم پلازماعام کلی کرنے سے صاف نہیں ہوتا۔ کہنے لگا جب بھی دانت خراب ہوتے ہیں وہ سونے کیوقت ہوتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ کہنے لگا اسکی وجہ یہ ہے کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کا منہ بند ہو جاتا ہے اور بند منہ کے اندر اسکا کام آسان ہو جاتا ہے یوں پلازمما (PLAZMA) اپنا کام پورا کرتا رہتا ہے۔ کہنے لگا کہ (MAXIMUM) آپ دیکھیں گے کہ دن کیوقت کبھی بندہ بول رہا ہوتا ہے اور کبھی زبان چل رہی ہوتی ہے کبھی کچھ کھارا ہوتا ہے کبھی پی رہا ہوتا ہے دن کیوقت حرکت کرنے کیوجہ سے پلازمما کو کام کرنے کا موقع نہیں ملتا اور رات کیوقت جب منہ بند ہو جاتا ہے تو اس کو کام (WORK) کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس لئے دانت رات کیوقت زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ پھر کہنے لگا صبح ٹوٹھ پیسٹ کریں یا نہ کریں مرضی ہے لیکن رات کو سوتے وقت مسوک ضرور کریں۔ میں نے الحمد للہ پڑھا کہ یہ تو ہمارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ رات کو وضو کیسا تھا سوتے ہیں اور بغیر مسوک کے وضو نہیں فرماتے تھے۔ جب بھی انسان کھانا کھا کر وضو کرے گا اور مسوک بھی کریگا تو بہت سارے نقصانات سے بچا رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ مبارک دھوتے تھے اور کھانا کھانے کے بعد غفری کرتے

تھے اور آج لوگ کھانا کھا کر اسی طرح اٹھ کر چلے جاتے ہیں حالانکہ انہوں نے میٹھا بھی کھایا ہے اور میٹھے کے آثرات تو ویسے بھی کافی دیر تک منہ میں رہتے ہیں اگر کھانے کے بعد اسی وقت کلی کرنے کی عادت پڑ جائے تو کتنا فائدہ ہو جائے اور پھر دن میں پانچ دفعہ دضو کر رہا ہے اور پھر مستقل منہ صاف ہو رہا ہے اور پانچ دفعہ پھر انسان کا یہ الیکٹرونک سسٹم (ELECTRONIC SYSTEM) صاف ہو رہا ہے اور اس سے اس کے یہ ہاتھ پاؤں وغیرہ صاف ہو رہے ہیں۔

نماز سے قبل مسوک

(Miswak Before Namaze (Prayer)

در اصل اُس عظیم الشان رب کی حمد بیان کرنے کیلئے منہ کا صاف ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر کھانا کھایا ہے اور مسوک کے بغیر دضو کر کے نماز پڑھی ہے تو جو بھی خوراک کھائی ہے اُس کے ذرات دانتوں اور زبان میں اٹک رہیں گے اور نماز کے خشوع و خضوع میں خلل پڑے گا۔ نمازی نے نماز میں کھڑا ہونا ہے اگر نمازی کے منہ سے بدبو نکلی تو لوگ نفرت کریں گے اور ساتھ کھڑے نمازوں کو بھی تکلیف پہنچے گی لہذا مسوک کرنے سے منہ کی بدبو ختم ہو جاتی ہے۔ مسوک کرنے سے منہ کے اندر ایسی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے تلاوت، تسبیح اور حمدِ الہیہ میں مزہ اور آسانی پیدا ہوتی ہے۔ نماز ایک خالق لمیزیل اور مولاۓ گل کے سامنے حاضری ہے اور اگر میرا منہ ہی پاک و صاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی ہوگی۔

مسوک اور بابا گروناںک

بابا گروناںک کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مسوک ہاتھ میں رکھتے تھے اور دانتوں پر مسوک کرتے رہتے تھے اور فرماتے تھے یہ کڑی لے لو یا پھر بیماری لے لو کتنی گہری بات ہے کہ مسوک لے لو تو امراض ختم درنہ امراض سے واسطہ پڑھ سکتا ہے۔

دل کی جھلیلوں میں پیپ اور مسوک

حکیم ایس ایم اقبال اخبار جہاں میں لکھتے ہیں کہ میرے پاس ایک مریض آیا جس کے دل کی جھلیلوں میں پیپ بھری ہوئی تھی اور دل کا علاج کرتے رہے افاقہ نہ ہوا آخر دل کا اپریشن کر کے دل کی پیپ نکالی گئی کچھ عرصے کے بعد پھر پیپ بھر گئی تھک ہار کر میرے پاس آئے تو میں نے تشخیص کی تو پہنچ چلا کہ اس کے مسودہ ہے خراب ہیں اور ان میں پیپ پڑی ہوئی ہے اور وہ پیپ دل کو نقصان پہنچا رہی ہے اس تشخیص کو ڈاکٹروں نے بھی تسلیم کیا۔ اب اس کا علاج دانتوں اور مسوزوں کا کیا گیا کھانے کیلئے کچھ ادویات اور پیلوں کی مسوک استعمال کرنے کیلئے دیا گیا۔ بہت جلد مریض نے افاقہ محسوس کیا۔

منہ کا ذائقہ اور مسوک

ذائقہ کی حسن اللہ کریم کی نعمتوں میں ایک بہت اہم نعمت ہے۔ مسوک کے جہاں اور بہت فائدے ہیں، وہاں سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ مسوک نہ صرف آپ کے ذائقے کے حسن کو پڑھاتی ہے، بلکہ کھانے کی نعمتوں کے اصل ذائقے سے روشنas کرواتی ہے! جب تک ذائقے کی حسن بہتر نہ ہو لعاب نہیں بنتا! لعاب نہ بنے تو کھانا ہغم نہیں ہوتا ہے۔

ایک صاحب منہ کے ذائقے کی لذت سے محروم تھے، بہت علاج کروائے لیکن افاقہ نہ ہوا حتیٰ کہ کسی نے بتایا کہ آپ زبان پر جو گلیں لگاؤں گیں اس نے زبان کو جو گلیوں کے ذریعے زخم کیا لیکن فائدہ پھر بھی نہ ہوا اسکو مشورہ دیا کہ آپ بالکل تازہ مسوک پیلوکی استعمال کریں۔ ایک ماہ کے بعد بتائیں مریض کا کہنا ہے کہ یہ ایک روپے کی مسوک ہزاروں کی ادویات پر بھاری ہے پیلوکی مسوک کی وجہ سے اس کی زبان کا ذائقہ واپس آگیا۔

مسواک اور گلے

ٹانسلس (TONSILS) کے مریضوں کو جب باقاعدہ مسوک استعمال کروایا گیا تو ایسے مریض جلد صحیح یاب ہوئے۔ ایک صاحب گلے کے غدو بڑھنے سے پریشان تھے اسکو مسوک اور شربت توت استعمال کروایا گیا۔ یعنی شربت توت پینے کیلئے اور مسوک تازہ استعمال کروائی گئی اور مسوک کے گلے کے اسکو پانی میں ابال کر اس کے غارے کروائے گئے مریض نے فوری افاقہ محسوس کیا۔

مسواک اور منہ کے چھالے

بعض لوگوں کے منہ کے چھالے گرنی کی وجہ یا تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں اور ان میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں خاص قسم کا جراشیم پھیل جاتا ہے اور اسکے لئے تازہ مسوک کو منہ میں ملیں اور اسکے لعاب کو منہ میں حاصل کر کے منہ کے اندر پھرا لیں۔ اس ترکیب سے کئی مریض بھیک ہو گئے ہیں۔

مسواک اور جراشیم

مسواک منہ کے لقفن کو دور کرتا ہے (ANTI SEPTIC) جب بھی اس کو منہ میں استعمال کیا جائے گا یہ منہ کے اندر کے جراشیم کو قتل کر دیتا ہے جس سے نمازی بے شمار امراض سے نجات ملے۔ حتیٰ کہ بعض جراشیم صرف اور صرف مسوک کے اندر انٹی سپیک مواد ہی کی وجہ سے مرتے ہیں۔

مسواک اور دماغ

(Miswak and Jerm)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ مسوک کا استعمال کرنے سے دماغ تیز ہوتا ہے۔ دراصل مسوک کے اندر فاسفورس (PHOSPHORUS) ہوتا

ہے۔ تحقیقات کے مطابق جس زمین میں کیلشیم اور فاسفورس کی زیادتی ہوگی وہاں پیلو کا درخت زیادہ پایا جائے گا۔ چونکہ قبرستان کی مٹی میں کیلشیم اور فاسفورس انسانی بڑیوں کے گلنے کی وجہ سے زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ قبرستان میں پیلو کا درخت بھی زیادہ ہوتا ہے اور دانتوں کے لئے کیلشیم اور فاسفورس اہم غذا ہے اور خاص طور پر پیلو کے درخت کی جڑیں۔ مشاہدے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ اگر پیلو کی مسوک کوتازہ اور زرم حالت میں چیا یا جائے تو اسکے اندر سے ایک تلخ اور تیز مادہ نکلتا ہے یہی مادہ مسوک کے اندر جراشیوں کی نشونما کرو رکتا ہے اور دانتوں کو بہت سے امراض سے بچاتا ہے۔ اسلئے یہ بات بہت اہم ہے کہ پیلو کی مسوک کے ریشے توڑتے یا کاٹتے رہیں تاکہ نئے ریشے استعمال ہوں اور انکا تلخ مادہ صحت کے لئے قابل استعمال رہے۔

کنیر، کیکر، نیم

کیکر یا نیم ان دودختوں کے فوائد اور محاسن سے کوئی واقف نہیں ہے لیکن احقر بہاں کنیر کی مسوک کا ذکر کرے گا۔ یعنی کنیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ سرخ پھولوں والی اور سفید پھولوں والی۔ یہ دونوں عام طور پر پارکوں اور باغوں میں عام پائی جاتی ہیں۔ باغ کے مالیوں سے معلوم کرنے سے انکے مسوک توڑے جاسکتے ہیں۔ ایک صاحب نے دس ہزار درہم اپنے دانتوں کے علاج کیلئے صرف کئے صاحب موصوف عرب ملک سے تعلق رکھتے ہیں آخر کار جب اسکو کنیر اور پیلو کی مسوک استعمال کروائی گئی تو موصوف بالکل تندrst ہو گئے۔ اطبائے کرام اور خود احقر عرصہ دار از سے پایوریا کے مریضوں کو کنیر کی مسوک استعمال کرو رہا ہے اور لاعلاج مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ مسوک کو پہلے پانی کے گلاس میں بھگور کھیں پھر اسکو چباچبا کر ریشہ دار کریں اور دانتوں پر ادپر سے نیچے اور نیچے سے اور پر مسوک کریں۔ کنیر کی مسوک اگرچہ کڑوی ہوتی ہے۔ لیکن دانتوں کے امراض کیلئے بہت مفید ہوتی ہے اس کے اندر ایسے اجزاء پائے

جاتے ہیں جو دانتوں کو مضبوط اور چک دار کرتی ہے اور پائیور یا جیسے مہلک امراض کی روک تھام کیلئے اکسیر اعظم ہے۔

دانٹ اور بصارت

دانٹوں کے امراض کا بصارت اور امراض چشم سے بہت گہر اعلق ہے۔ دانتوں کی پیپ یا دانتوں کے خلاوں میں جب خوراک کے ذرات پھنس کر متغرض ہو جائیں تو اسکی وجہ سے آنکھیں امراض علی میں بنتا ہو جاتی ہیں تو ضعف بصارت، اندھاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ آج کل آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے جہاں اور وجوہات ہیں ان میں ایک بڑی وجہ دانتوں کی طرف سے غفلت ہے۔ اگر دانتوں کو صاف کیا جائی تو برش سے، کیا برش دانتوں کیلئے مفید ہے یا مضر؟ اسکی وضاحت آگے بیان کریں گے۔

دانٹ اور معدہ

ماہرین کے تمام ترجیبے اور تحقیق کے مطابق 80 فیصد امراض معدہ اور دانتوں کے نقش اور امراض کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ معدے کی بیماریاں آج کے دور کی علامت بن کر رہ گئی ہیں لیکن جب مسؤولوں کی پیپ غذا کیساتھ یا بغیر غذا کے لاعاب دھن کیساتھ ملکر معدے میں جاتی ہے تو یہی پیپ پیٹ کے امراض کا سبب بنتی ہے اور تمام پاکیزہ غذا کو غلظت اور متغرض بنادیتی ہے۔ معدے اور جگر کے امراض کے علاج سے پہلے دانتوں کی صحت کا خاص خیال رکھا جائے اس طرح معدہ کا فوری اور مستقل علاج ممکن ہے۔

دانٹ اور معاشرہ

انسان جب کسی مجلس میں شریک گفتگو ہوتا ہے یا سواری میں ہم نشست ہوتا ہے۔ خاص طور پر ٹرین، بس، چہاز، میں تو اس کی سانس سے بدبو محسوس ہوتی ہے اور ساتھ بیٹھنے والے کی شامت آ جاتی ہے۔ اسی طرح ان صاحب کو کھانی

شرع ہو جائے تو تمام فضا ان کی بدبو سے معطر ہو جاتی ہے اس مرض کا علاج کرتے وقت سب سے پہلے دانتوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ کیونکہ بدبو کی وجہ اکثر دانت ہوتے ہیں ورنہ معدہ کا علاج کیا جائے۔ الغرض صحت اور تندرستی کیلئے دانتوں کی تندرستی اور حفاظت اشد ضروری ہے۔ کیونکہ کامیاب زندگی صحت مند زندگی ہے اور وہ زندگی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس میں حفاظانِ صحت کے اصولوں سے بغاوت ہو۔

بُرش اور مسواک میں فرق

ایک آہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دانتوں کی صفائی اور حفاظت کیلئے بُرش ضروری ہے یا مسواک۔ ہم پہلے بُرش کے محاسن یا مضرات پر بحث کرتے ہیں۔ ہے کہ مسواک دائیٰ نزل کیلئے تریاق ہے۔ حتیٰ کہ اس کے مستقل استعمال سے ناک کے آپریشن اور گلے کے آپریشن کے چанс (CHANCE) بہت کم ہو جاتے ہیں۔

بُرش

ماہرین جراثیم کی برهابرس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے کہ جس بُرش کو ایک مرتبہ استعمال کیا جائے اس کا استعمال صحت اور تندرستی کیلئے اسوق مُضر ہے جب اسکو دوبارہ استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی ہے اگر اسکو صاف کیا کبھی جائے تو جراثیم مصروف نشونما رہتے ہیں دوسری بات بُرش دانتوں کے اوپر چمکیلی حفاظتی سفید تہ کو اُتار دیتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان خلا پیدا ہو جاتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوز ہوں کی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں اس سے غذا کے ذرّات خلا دل میں پھنس کر مسوز ہوں اور دانتوں کیلئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

مسواک

ہر اس لکڑی کا مسوک دانتوں کیلئے موزوں ہوتا ہے جس کے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاوں کو زیادہ نہ کریں اور مسوز ھوں کو خنی نہ کریں لیکن ان میں سب سے آہم تین قسم کی لکڑی کے مسوک ہیں۔

1- پیلو کی مسوک 2- کنیر کی مسوک 3- نیم یا کنکر کی مسوک

پیلو کی مسوک

مسواک سنتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ ہے دراصل ہر نماز سے پہلے اس کا استعمال دین اسلام میں لازم اور سنتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ اگر اسکے اثرات اور فوائد کو دیکھا جائے تو اس کے ریشے نرم ہوتے ہیں اور اسکے اندر کیلیشم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ پنجاب کے علاقوں میں یہ درخت اکثر شور اور کلرزدہ اور ویران علاقوں میں پایا جاتا ہے اور ماہرینِ ارضیات کی جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دماغ کی خوراک اور معاون جہاں اور بہت سی چیزیں ہیں وہاں فاسفورس بھی ہے اور یہ فاسفورس لعاب اور مساموں کے ذریعے دماغ تک پہنچتا ہے اس لئے دماغ طاقت و را ورقی ہوتا ہے۔

دائی نزلہ اور مسوک

دائی نزلہ کے وہ مریض جس کا بلغم رکا ہوا ہوتا ہے جب وہ مسوک استعمال کرتے ہیں تو بلغم اندر سے خارج ہوتا ہے جس سے دماغ ہلاکا ہو جاتا ہے۔ ایک پیتھاوجست (PATHOLOGIST) کہنے لگے کہ میرے تجربے اور تحقیق میں یہ بات واضح ہو چکی ہے مسوک دائی نزلہ کیلئے تریاق ہے حتیٰ کہ اس کے مستقل استعمال سے ناک کا آپریشن اور گلے کے آپریشن کے چанс (CHANCE) بہت کم ہو جاتے ہیں۔

مسواک اور دانتوں کی پیلا ہٹ

اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے ہیں اور دانتوں سے اسٹر اتر جاتا ہے۔ اسکے لئے مسوک کے نئے نئے دانتوں کی پیلا ہٹ کے لئے بہت مفید ہے۔

دانتوں کے امراض اور دس ہزار در رہم

عرب ملک سے ایک مریض نے لکھا کہ میں دانتوں کے ایک دیرینہ مرض میں مبتلا ہوں اور اس کے علاج پر اب تک دس ہزار در رہم لگا چکا ہوں لیکن افاقہ نہ ہوا پھر کسی جاننے والے نے تازہ پیلو کی مسوک استعمال کرنے کا مشورہ دیا وہاں مستقل ہر نماز سے پہلے مسوک کرو اور کسی دوائی کا استعمال نہ کرو۔ الحمد للہ مریض حیرت انگیز طور پر تدرست ہو گیا۔

دانت اور کان

بعض ایسے مریضوں پر اطباء کے مشاہدات میں آیا کہ جن کے کانوں میں ورم، پیپ، سرخی اور درد کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ بہت علاج کروایا لیکن بالکل افاقہ نہ ہوا۔ تحقیق و تشخیص پر معلوم ہوا کہ مریض کے مسوڑھوں میں پیپ پڑ چکی ہے۔ جب مریض کے مسوڑھوں کا علاج کیا گیا تو مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔

مسواک - ڈاکٹر اور سوئیٹر رلینڈ

دلب منصور صاحب ایک تاجر اور بہت مخلص انسان ہیں جنہے سے فرمانے لگے کہ میں سوئیٹر رلینڈ میں تھا ایک نو مسلم سے ملاقات ہوئی میں نے اس کو پیلو کی مسوک کا تحفہ دیا اس نے مسوک لیکر اس کو آنکھوں سے لگایا اور اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اس نے جیب سے ایک رومال نکالا تو اس میں ایک دوائی سے کم ایک مسوک لپٹا ہوا تھا کہنے لگا میں جب مسلمان ہوا تھا تو مسلمانوں نے مجھے یہ تخفہ دیا تھا میں اس کو بڑی احتیاط کیسا تھا

استعمال کرتا رہا اب صرف یہی مکٹرا بچا ہے تو آپ نے میرے ساتھ احسان کیا ہے۔ اس نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ مجھے تکلیف ہی اور میرے دانت اور مسوز ہے الیکی مرض میں بنتا تھے جس کا علاج وہاں کے سپیشلیسٹ کے پاس کم تھا میں نے یہ مسواک استعمال کرنا شروع کر دی کچھ عرصہ کے بعد اپنے ڈاکٹر کو دکھانے لگا تو ڈاکٹر حیران رہ گیا اور پوچھا کہ آپ نے کونسی الیکی دوا استعمال کی ہے جس کی وجہ سے اتنی جلدی آپ صحت یا ب ہو گئے ہو تو میں نے کہا آپ کی دوائی استعمال کی ہے تو کہنے لگا ہرگز نہیں میری دوائی سے اتنی جلدی صحت یابی نہیں ہو سکتی تو میں نے کہا میں ایک مسلمان ہوں اور مسواک استعمال کر رہا ہوں اور جب میں نے مسواک دکھایا تو ڈاکٹر بہت حیران ہوا اور نئی تحقیق میں پڑ گیا۔

ایک عجیب کیس (A Strange Case)

ایک مریض کاالمیہ یہ رہا کہ اسکی گردن میں درد، گلے میں درد، اور سوجن آہستہ آہستہ آواز میں کی اور پھر دماغی یا داشت میں کی پھر سر کا چکرانا وغیرہ کے امراض میں بنتا تھا۔ برین سپیشلیسٹ (BRAIN SPECIALIST) اور عام جنل فزیشن (GENERAL PHYSICIAN) سے بہت علاج کروائے لیکن حالت ویسی ہی رہی۔ اس کے علاج کیلئے مسواک کاٹ کر اسکو ابال کر اس کے غرارے کروائے گئے۔ مسواک کو مستقل استعمال کرنے کا کہا گیا اور میرونی طور پر گردن کے سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے ابھار پر ادویات کا لیپ کروا یا گیا تو اس سے بہت جلد افاقہ ہو گیا۔

دراصل اس کی تشخیص یہی کی کہ اس کے تھائی رائیڈ گلینڈ مٹاٹر (INFECTED) تھے جسکی وجہ سے اس کا تمام جسم متاثر ہوا اس کا مندرجہ بالا علاج کیا گیا تو مریض تند رست ہو گیا۔

مسواک اور منہ کی بدبو

ایک صاحب منہ کی بدبو کیلئے اعلیٰ قسم کی ٹوٹھ پیٹ استعمال کر چکے تھے

ادویات مخجن اور طرح طرح کی دفع تھن ادویہ (MEDICINE ANTISEPTIC) استعمال کیں۔ بالآخر مشورہ کیا کہ پیلو کی مسوک استعمال کی جائے اور ساتھ ہی یہ احتیاط بتائی کہ روزانہ مسوک کے ریشے نئے نکالے جائیں لیکن روزانہ ان ریشوں کو کامٹے رہیں اور نئے ریشے استعمال کرتے رہیں تھوڑے عرصے کے بعد وہ تند رست ہو گیا۔

وضو (Wuzoo)

وضو طہارت (WUZOO E TAHARAT) ایک ایسا اسلامی امتیازی عمل ہے جو کسی بھی نہ ہب میں نہیں پایا جاتا۔ اس میں ایک ایسا صاف ہے جس سے بدن کے وہ حصے صاف ہو جاتے ہیں جن کے ذریعے سے امراض جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اور یہی حصے امراض کے پھیلنے اور پھولنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور ان امراض کو کثیروں کر نیکا یہی طریقہ ہے کہ ان راستوں کی حفاظت کی جائے۔

وضو حافظ ہے ان راستوں کا جن کے ذریعے صحت کا شمن (جراثیم) جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ شاید یہی ایسا محافظ (GAURD) کسی کو ملے۔

ہاتھوں کا دھونا (Hand Washing)

دورانِ وضو سے پہلے ہاتھ دھونے جاتے ہیں۔ ہاتھوں کی صفائی کے بعد گھنی کی جاتی ہے اگر ہاتھ صاف نہ ہوں اور جراثیم (GERMS) سے آلووہ ہوں تو یہی جراثیم منہ کے راستے جسم میں داخل ہو کر متعدد امراض کا باعث بن جائیں گے۔

موجودہ تینی دور میں انسان بہت مصروف ہو گیا ہے ایسے مصروف انسان کیلئے ہر کام کرنا ضروری ہے بعض اوقات یہی ہاتھ کیمیکل کو لگتے ہیں۔ اگر یہی کیمیکل ہاتھوں کو کچھ دیر لگ رہیں تو بہت نقصان ہوتا ہے۔ بالکل یہی کیفیت ان کاروباری حضرات کی ہے جن

کے ہاتھ ہر وقت کسی نہ کسی چیز میں اٹکے اور بھرے رہتے ہیں اور یہی حالت اگر صبح سے شام تک رہے تو ہاتھ بہت جلد چدی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر ہاتھوں کو نماز کے بہانے وضو کے دوران وھی یا نہ جائے تو مندرجہ ذیل امراض کے پھیلنے کے قوی خطرات ہوتے ہیں۔ جلد کارنگ اور اس کی بیماریاں DISEASES OF SKIN (گرمی کے دانے) HEAT PRICKLY ECZEMA (پھیپھوندی کی بیماریاں) DISEASES OF SKIN (INFECTS OF SKIN) (الغرض جب ہم وضو کیلئے ہاتھوں کو دھوتے ہیں تو انگلیوں کے پوروں میں سے نکلنے والی شعاعیں RAYS) ایک ایسا حلقة بنالیتی ہیں جس کے نتیجے میں ہمارے اندر گردش کرنے والا برقی نظام تیر ہو جاتا ہے اور بر قی رو جس سے ELECTRIC RAYS (ایک حد تک ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے۔ اس عمل سے ہاتھ خوبصورت ہو جاتے ہیں) صحیح طریقہ پروضو کرنے سے انگلیوں میں ایسی ٹپک پیدا ہو جاتی ہے جس سے آدمی کے اندر تخلیقی صلاحیتوں کو کیوس پر منتقل کرنے کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔

کلی کرنا

(Mouth Wash)

کلی کرنے سے قبل مسوک کیا جاتا ہے جس کا تذکرہ ہو گیا ہے۔ کلی دراصل اس چیز کا نام ہے کہ ہم جو پانی استعمال کر رہے ہیں وہ صحت کیلئے نقصان دہ تو نہیں کیونکہ ہاتھ پانی کو چھوتے ہیں اور کلی سے رنگ، بو اور ذات کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ہم کھانا کھاتے ہیں تو غذائی ذریات دانتوں میں اُنک کر رہ جاتے ہیں اور پھر وہ غذائی ذریات متغیر ہو کر SEPTIC (ایک خاص شکل اختیار کر لیتے ہیں اور لعاب دھن کے ذریعے معدے میں پہنچتے رہتے ہیں اور یہی متغیر مادہ SEPTIC MATERIAC) دانتوں اور مسوڑوں کو نقصان پہنچاتا رہتا ہے کلی اور مسوک سے یہ امراض لا حق نہیں ہوتے۔ ہم ہوا

میں بے شمار مہلک امراض کے جراشیوں کو نہیں دیکھ سکتے لیکن وہ جراشیم ہمارے منہ میں ہوا کے راستے اندر جاتے رہتے ہیں اور لعاب کی وجہ سے چپک جاتے ہیں اگر ان کو صاف نہ کیا جائے تو وہ مندرجہ ذیل امراض کا باعث بنتے ہیں۔

منہ کی بیماریاں

(Stomattis..Thrush)

ایڈز(AIDS) کی ابتدائی علامات میں منہ کا پکنا بھی شامل ہے۔ منہ کے کناروں کا پھٹنا(CHEILOSIS ANGULAR STOMATTIS) ہونوں اور منہ کا داد قوبا(CANDIDIASIS MONILIASIS) منہ میں پھچوندی کی بیماریاں، چھالے وغیرہ(DISEASES OF FUNGUS) الغرض فحی ایک ایسا عمل ہے۔ جس سے انسان اپنے امراض سے نجیج جاتا ہے جس مرض میں انسان نہ دین کا رہتا ہے اور نہ دنیا کا۔ مزید یہ کھی کے ساتھ غرار ہے جس سے نمازی ٹانسلز اور گلے کے بے شمار امراض سے نجیج جاتا ہے۔ حتیٰ کہ گلے میں بار بار پانی پہنچانا آدمی کو گلے کے کینسر سے بچاتا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنا

(Nose Wash)

ناک سانس لینے کا واحد راستہ ہے جس ہوا میں سانس لیتے ہیں اس کے اندر بے شمار جراشیم پھلتے پھولتے رہتے ہیں اور ناک کے راستے انسانی جسم میں با آسانی چلے جاتے ہیں۔ اب اگر یہی جراشیم ڈھول، گرد و غبار جو ہر وقت ہماری ناک کے ذریعے جسم میں پہنچتی رہتی ہے۔ اور صبح سے شام تک پہنچتی ہی رہے تو جلد میں خطر ناک امراض کے پھوٹنے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ دائیٰ نزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کیلئے ناک کی صفائی کا عمل بہت مفید اور مجبوب ہے۔ اب ہم وضو کی برکت سے ناک پانچ مرتبہ

صاف کرتے ہیں اس لئے ممکن ہی نہیں کہ کسی قسم کا کوئی جراثیم ناک میں پروش پاسکے۔ کیونکہ ناک انسانی جسم میں ایک نہایت اہم اور قابل توجہ عضو ہے۔ ناک کی زبردست صلاحیت یہ ہے کہ آواز میں گھرائی اور سہانا پن پیدا کرتی ہے۔ ذرا انگلیوں سے ناک کے نہنچوں کو دبا کر بات کرنے کی کوشش کیجئے آپ کو فرق معلوم ہو جائے گا۔ ناک کے اندر پردے آواز کی خوبصورتی میں ایک مخصوص کردار آدا کرتے ہیں۔

ناک کے خاص فرائض میں صفائی کے کام کا بڑا دخل ہے ناک پھیپھڑوں کیلئے ہوا کو صاف مرطوب گرم اور موزوں بناتی ہے۔ ہر آدمی کے اندر روزانہ تقریباً پانچ سو مکعب فٹ ہوا ناک کے ذریعے داخل ہوتی ہے۔ برف باری کے موسم میں مخدود اور خشک دن میں آپ برف پوش میدان میں اسکینگ (SKATING) شروع کر دیں لیکن آپ کے پھیپھڑے خشک ہوا سے کوئی دچکپی نہیں رکھتے اور اسکی ایک رتن بھی قبول کرنے کو تیار نہیں انہیں اس وقت بھی ایسی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جو گرم اور مرطوب فضائیں ملتی ہے یعنی وہ ہوا جس میں 80 فیصد رطوبت ہو اور جس کا درجہ حرارت 90 درجہ فارن ہائیٹ سے زیادہ ہو۔ پھیپھڑے جراثیم سے پاک۔ دھوئیں یا گرد و غبار اور آلودگیوں سے مصنفی ہوا طلب کرتے ہیں ایسی ہوا فراہم کرنے والا معمولی ائیر کنڈیشنر (R I A) ایک چھوٹے ٹنک کے برابر ہوتا ہے لیکن ناک کے اندر قدرت نے اسکو اتنا مختصر اور جامع INTEGRATED کر دیا ہے کہ وہ صرف چند انجوڑا ہے۔ ناک ہوا کو مرطوب بنانے کیلئے تقریباً چوتھائی گیلن نبی روزانہ پیدا کرتی ہے صفائی اور دوسرے سخت کام نہنچوں کے بال سر انجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خورد ہیں N O N (MICROSCOPIC) جہاؤ ہے اس جہاؤ کے اندر غیر مرمری (DESCREPTIVE) روئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذریعے معدے کے اندر پہنچنے والے مضر جراثیوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ جراثیم کو اپنے مشینی انداز میں پکڑنے کے علاوہ ان غیر مرمری روؤں کے پاس ایک دفاعی نظام ہے جسے انگریزوں میں LYSOZIUM کہتے ہیں اس دفاعی نظام کے ذریعہ سے ناک آنکھوں کو خطرناک بیماری

(INFECTION) سے بچاتی ہے۔ جونمازی وضو کرتے وقت ناک کے اندر پانی ڈالتا ہے تو پانی کے اندر کام کرنے والی برقی روناک کے اندر غیر مرئی روؤں کی کارکردگی کو تقویت پہنچاتی ہے اس کے نتیجہ میں وہ بے شمار بیچیدہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

چہرہ دھونا (Face Wash)

ایک مریض کا چہرہ ہر وقت گرم رہتا تھا ٹھنڈی دوائیں ہر قسم کی اینٹی الرجی (ANTI ALLERGY) ادویات استعمال کیں لیکن افاقہ نہ ہوا اُس مریض کو نہماز پڑھنے اور ہر نماز سے پہلے نیا وضو کرنے کی تاکید کی گئی اور درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر منہ پر پھیرنے کا کہا گیا۔ مریض حیرت انگیز طریقہ سے بہت جلد تندرست ہو گیا۔ چہرے کا دھونا بے شمار امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

امریکن کوسل فاربیٹی (AMRICAN COUNCIL FOR BEAUTY) کی سرکردہ ممبر لیڈی ہپھر نے عجیب انکشاف کیا ہے کہ مسلمانوں کو کسی بھی قسم کا کیمیاولی لوشن استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے اُنکے اسلامی طریقہ وضو سے چہرے کا غسل ہو جاتا ہے اور چہرہ کئی امراض سے بچ جاتا ہے۔ نیز وضو میں چہرہ دھونے سے چہرے پر نکلنے والے دانے بالکل ختم ہو جاتے ہیں یا بہت کم نکلتے ہیں۔ ماہرین حسن اس بات پر متفق ہیں کہ تمام کریمیں، اُبٹن اور لوشن چہرے پر دار غچھوڑ دیتے ہیں لیکن وضو کی برکت سے چہرہ ہر وقت صاف رہتا ہے۔ موجودہ دور میں اینٹی دھماکے ہو رہے ہیں اُنہیں اسلخ جنگوں میں عام استعمال ہو رہا ہے اور ماحول آلو دہ ہو چکا ہے گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا کہہ رہی ہے لیکن اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ وضو با قاعدگی سے دن میں پانچ مرتبہ کیا جائے۔

چہرے کی المرجی (Allergy Of Face)

چہرے کی المرجی کے مریض اگر چہرے کو باقاعدگی سے وضو میں اچھی طرح دھونیں تو المرجی کے نقصانات کم ہو جاتے ہیں۔ ملکہ ماحولیات کے ماہرین اس بات پر تتفق ہیں المرجی سے بچنے کیلئے چہرے کو بار بار دھویا جائے اور ایسا صرف وضو کے ذریعے ممکن ہے۔

چہرے کا مساج (Face Message)

وضو میں چہرے کو 3 مرتبہ دھونے کا حکم ہے اس طرح اس کے ہاتھوں سے چہرے کا مساج ہو جاتا ہے اور خون چہرے پر رواں دواں ہو جاتا ہے اور جبی ہوئی میل اور گرداؤ ترجاتی ہے۔ چہرے کو 3 بار دھونے میں حکمت یہ ہے کہ پہلی بار چہرے پر پانی ڈالنے سے میل نرم ہوتی ہے دوسری دفعہ پانی ڈالنے سے میل اُتر جاتی ہے اور تیسرا مرتبہ پانی ڈالنے سے چہرہ ڈھل کر صاف و شفاف ہو جاتا ہے۔

بھوؤں میں پانی کا رکنا

وضو کے پانی سے بھوؤں کو ترکھنے سے میڈیکل کے اصول کے مطابق آنکھوں کی ایک ایسی خطرناک مرض سے انسان نجح جاتا ہے جس سے آنکھوں کے اندر زجاجیہ نامی رطوبت ختم ہو جاتی ہے۔ اور مریض آہستہ آہستہ نظر سے محروم ہو جاتا ہے۔

بعول ڈاکٹر کے ایک مریض لایا گیا جو نپینا تھا اندھے پن کوئی مہینے ہو گئے تھے مریض نے بتایا کہ میری نظر آہستہ آہستہ کم ہوئی ہے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ آنکھوں میں نبی اور رطوبت کم ہو گئی ہے۔

آنکھوں کے امراض سے بچاؤ

(Protection from eyes Diseases)

آپ کے گھر میں کسی کی آنکھ میں تکلیف ہو تو کہتے ہیں کہ آنکھ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو۔ پانی ایک ایسا تریاق ہے جس سے آنکھوں کا ہر مرض ختم ہو جاتا ہے۔ گرد و غبار جہاں چہرے اور ناک کو متاثر کرتا ہے اسی طرح آنکھوں کو بھی بہت زیادہ متاثر کرتا ہے۔ آشوبِ چشم کی وجہ یہی گرد و غبار ہی ہوتی ہے اور اگر آنکھوں کو دھوتے رہیں تو آنکھیں بے شمار امراض سے نجاتیں جاتیں ہیں۔

آنکھیں، پانی، صحت

(Eyes Water Health)

اسمیں اُس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اپنی آنکھوں کو روزانہ کمی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک امراض سے دوچار ہونا پڑے گا۔ (بحوالہ بدر صحت)

وضو کی حکمتیں اور موتیابند کا علاج

قبلہ انجینیر نقشبندی لکھتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب صحیح اٹھتے تو وضو کیا کرتے تھے آج سائنس کی دنیا کہتی ہے کہ آنکھوں میں موتیابند ہو جاتا ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ انسان صحیح صحیح آنکھوں کے اندر پانی کے چھینٹے مارے۔ جو آدمی تہجد کیلئے اٹھے گا تو وضو کرے گا۔ پھر فجر کیلئے وضو کرے تو اسکی آنکھوں کی مرض اُس سے رفع ہو جاتی ہے۔ الغرض چہرے کا دھونا جہاں دیگر اعضاء کو فوائد دیتا ہے وہاں پلکوں کے گرنے کے مرض کو بھی ختم کرتا ہے۔ آنکھ کے پپٹے کے ورم کو بھی ختم کرتا ہے۔

داڑھی کا خلال

چونکہ داڑھی گھنی اور گنجان ہوتی ہے اس لئے شرعی حکم یہی ہے کہ اسکی جڑ تک پانی

پہنچایا جائے۔ ایسا کرنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔ عام جراثیم (COMMON GERMS) اور اچھوئی امراض کے جراثیم (CONTAGIOUS GERMS) ختم ہو جاتے ہیں اور پانی کے ذریعے بہرے جاتے ہیں اگر غلال نہ کیا جائے تو جو دس (LICES) کا خطرہ لائق رہتا ہے۔ اگر پانی داربھی میں رُک جائے گا تو وہ گردن کے پھون (MUSSCLES OF NECK) (تحالی رائیڈ گلینڈ (THYROID GLAND) اور گلے کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ریسرچ ڈاکٹر پروفیسر جارج ایل۔ بحوالہ سائنسی دنیا)

کہنیوں تک دھونا

جسم کا یہ حصہ بیشہ ڈھکا ڈھپا رہتا ہے اگر اس حصے کو پانی اور ہوانہ لگتے تو اس سے بے شمار دماغی امراض اور اعصابی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہنی پر تین قسم کی بڑی ریگیں (VEINS) ہوتی ہیں جن کا تعلق بلواسطہ دل، دماغ اور جگہ سے ہے جب ہم ہاتھ کو کہنی تک دھوئیں گے تو مذکورہ بالائیوں اعضاء کو تقویت پہنچے گی اور وہ بہت سے امراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کہنیوں تک ہاتھ دھونے میں یہ مصلحت پہاڑ ہے کہ اس عمل سے آدمی کا تعلق براہ راست سینے کے اندر ذخیرہ شدہ روشنیوں سے قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا ہجوم ایک بہاؤ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

مسح کرنا

قبلہ انجینئر نقشبندی ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ ہمارے ایک دوست فرانس گئے وہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں وضو کر رہا تھا کہ ایک آدمی غور سے مجھے دیکھ رہا تھا جب میں نے وضو کمکل کر لیا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو تو میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اور

پاکستان سے آیا ہوں تو اُس نے پوچھا کہ پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں۔ میں نے کہا دو چار ہو نگے مجھے صحیح طرح پتہ نہیں تو وہ کہنے لگا کہ ابھی تم نے کیا کیا ہے تو میں نے کہا کہ وضو کیا ہے۔ اور روزانہ دن میں پانچ مرتبہ کرتا ہوں وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔

میں یہاں مینٹل (MENTAL) دماغی امراض کے ہسپتال میں سرجن ہوں اور تحقیق کرتا رہتا ہوں کہ لوگ پاگل کیوں ہوتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ میری تحقیق کے مطابق انسان کے دماغ سے سکنل پورے جسم میں جاتے ہیں جس سے ہمارے جسم کے اعضاء کام کرتے ہیں اور ہمارا دماغ ہر وقت (FLuid) کے اندر (FLOAT) کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگتے ہیں دوڑتے ہیں کو دتے ہیں پھرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا۔ اگر اور کوئی (RIGID) چیز ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو (FLUID) کے اندر رکھا ہے اس دماغ سے چند باریک باریک رگیں (CONDUCTOR) بن کر آ رہی ہیں اور رگیں ہماری پشت سے پورے جسم کو جاتی ہیں۔ سرجن مزید کہنے لگا! میں نے جو رسیرچ کی ہے اگر بال بہت بڑھادیئے جائیں اور گردن کی پشت کو خشک رکھا جائے تو ان رگوں کے اندر کئی دفعہ (CONDENSATION) کنڈینشن خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان کے جسم پر اسکا بڑا اثر ہوتا ہے۔

کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اس لئے ڈاکٹروں نے سوچا اس جگہ (مسح والی جگہ) کو دن میں دو چار بار ضرور تر کھا جائے۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے ہاتھ منہ دھونے کے بعد گردن کے پچھلے حصہ کو بھی تر کیا بقول ڈاکٹر کے آپ کے ملک میں لوگ پاگل کیسے ہو سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ مسح سے لوگنا (SUN STROKE) اور گردن توڑ بخار کا خاتمہ ہوتا ہے سوچنے کی بات ہے۔ ایک ڈاکٹر کی ساری عمر کی رسیرچ ایک مستحب عمل پر ختم ہو گئی پھر سنت واجب اور فرض کی کیا حیثیت ہو گی اور انکے فوائد احاطہ خیر سے باہر ہیں۔

جلن الورید کا راز

ماہرین روحانیات نے انسانی جسم کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

ایک حصہ جلن الورید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے میں تمہاری شرگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ یہ شرگ یا رُگ جان (جلن الورید) سر اور گردن کے درمیان میں واقع ہے۔ گردن کا مسح کرنے سے انسانی جسم کو ایک خاص قسم کی توانائی حاصل ہوتی ہے جس کا تعلق ریڑھ کے اندر حرام مغزاً اور تمام جسمانی جوڑوں سے ہے جب نمازی گردن کا مسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برتنی روٹکل کر رُگ جان میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی کو اپنی گزرگاہ بناتے ہوئے جسم کے پورے اعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے جس کے ذریعے اعصابی نظام کو توانائی ملتی ہے۔

پاؤں کا دھونا

ایک سرجن کا شوگر (DIABETES) کے مریضوں کیلئے کہنا ہے کہ! جس طرح آپ اپنے چہرے کی حفاظت کرتے ہیں اس طرح پاؤں کی حفاظت کریں۔ کیونکہ شوگر کے مریض کو پاؤں کی انفیکشن (INFECTION) زیادہ ہوتی ہے۔ پورپ کے ترقی یافتہ لوگ کئی دنوں تک جوتا نہیں اُتارتے بلکہ رات کو بھی جتوں سمیت سو جاتے ہیں ایسے لوگ بہت جلد پاؤں کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ دھول مٹی اور جراشیم سے ہمارے پاؤں آلودہ ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو انفیکشن شروع ہوتا ہے وہ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان شروع ہوتا ہے اب اسلام نے دن میں پانچ مرتبہ پاؤں دھونے اور انگلیوں کے خلال کا حکم دیا ہے تاکہ کسی قسم کا کوئی جرثومہ آنکا نہ رہ جائے۔ پاؤں کو دھونے کی وجہ سے بے شمار امراض کا خاتمه بھی ہوتا ہے۔ مثلاً پریشان (DEPRESSION) بے چینی، بے سکونی دماغی خشکی اور نیند کی کمی جیسے مہلک امراض ختم ہو جاتے ہیں۔

وضو اور ہائی بلڈ پریشر

(Wuzoo And High Blood Pressure)

جب غصہ کسی بھی وجہ سے آجائے تو شرعی حکم ہے کہ وضو کرو۔ طبی طریقہ یہ ہے کہ جب بلڈ پریشر زیادہ ہو تو وضو کرو۔ اب ان دونوں احکامات اور علامات کو ملا کیں تو تحقیق کی نئی راہیں کھلتی ہیں جس میں بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے اور دل کے مریض کا جب بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً وضو کرے۔ غصہ اور بلڈ پریشر کا بہترین علاج وضو ہے۔

ایک ماہر امراض قلب (HEART SPECIALIST) کہنے لگے کہ میرا تجربہ ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرو اور پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو انشاء اللہ بہت کم ہو گا۔ بالکل یہی کیفیت ڈاکٹر سلامت عزیز کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے وضو نفسی امراض کے خاتمه کا ایک اچھا نتھ ہے۔ مغربی ماہرین نفسیاتی مریضوں کو روزانہ کئی بار وضو کی طرح بدن پر پانی لگواتے ہیں اور اسلام نے پہلے ہی فرمادیا کہ وضو کرو۔

ایک نکتہ

وضو میں پہلے ہاتھ دھونا، 3 مرتبہ بھی کرنا، پھر 3 مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا، پھر 3 مرتبہ چہرہ دھونا اور دیگر اعضاء کا دھونا یہ ایسا امتزاج اور ترتیب ہے کہ اس سے فانج اور لقوہ سے بچا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر پہلے چہرہ دھونا اور مسح کرنا ہوتا تو جسم بے شمار امراض میں بتلا ہو سکتا تھا لیکن ہاتھوں پر پہلے پانی ڈالا گیا جس سے جسم کے اعصابی نظام کو اطلاع ملی اور وہ تیار ہو گیا اور پھر پانی کو منہ، ناک، چہرہ اور دماغی رگوں کی طرف آہستہ آہستہ بڑھایا گیا

وضو کا بچا ہوا پانی

كتب احادیث میں ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا شفا ہے۔ اس ضمن میں (Q.M.C) کے ڈاکٹر فاروق احمد نے اپنی ریسرچ بیان کی کہ جو شخص وضو کا بچا ہوا پانی پینے گا تو اس کا اثر

مندرجہ ذیل اعضاء پر پڑتا ہے۔ اس کا پہلا اثر مثانے پر پڑتا ہے اور خوب کھل کر پیشاب آتا ہے اور پیشاب کی رکاوٹ کم ہو جاتی ہے۔ ناجائز شہوت کو ختم کرنے کیلئے راقم الحروف کا آزمودہ ہے۔ قطرات بعد از پیشاب کی مرض کیلئے شفا کا ذریعہ ہے۔ جگر۔ معدے اور مثانے کی گرمی اور خشکی کو دور کرتا ہے۔

وضو سیمینار اور مغربی جرمنی

ڈاکٹر نور احمد صاحب فرماتے ہیں مغربی ممالک میں مایوسی یا ڈپریشن کا مرض جس تیزی سے عام ہو رہا ہے ہر علاقہ میں پاگل خانے موجود ہیں اور نفسیاتی امراض کے ماہرین سب سے زیادہ مصروف عمل رہتے ہیں۔ اسکے برعکس مسلمانوں میں یہ مرض بہت کم پایا جاتا ہے خاص طور پر جن کا تعلق دین اسلام سے زیادہ ہے۔ (نشترمیڈیکل کالج ملتان) چنانچہ مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے اسکی وجہ دریافت کرنے کی کوشش کی۔ چند سال قبل فیصل آباد گیا تو وہاں کے پنجاب میڈیکل کالج کے سامنے ایک فریو تھراپیسٹ نے دکان کھوئی۔ ان سے ملاقات ہوئی اس نے ڈپلومہ مغربی جرمنی سے حاصل کیا تھا۔ مجھے بتایا کہ اس کو دورانِ تعلیم جرمنی کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ مایوسی کا اعلان انہوں نے ادویات کے علاوہ مختلف طریقوں میں بھی دریافت کیا ہے۔ چنانچہ مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضوع تھا کہ مایوسی یا ڈپریشن (DEPRESSION) کا اعلان دواؤں کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ اس نے ڈپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ مرتبہ ہاتھ، منہ، اور پاؤں دھلوائے یہ دیکھ کر جیران رہ گئے کہ کچھ ماہ کے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔ اس ڈاکٹر نے مایوسی کے مریضوں کا دوسرا گروپ لیا یہی عمل ان کے ساتھ بھی پانچ مرتبہ دھرا یا گیا تو اس گروپ میں مایوسی کے مریضوں کو بھی بہت افاقہ ہوا، اپنے مقامے کے آخر میں اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ مرض مسلمانوں میں کم اس لئے ہے کہ وہ دن میں پانچ مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے ہیں یعنی وضو کرتے ہیں۔

اذان کی فضیلت

اذان اللہ کا حکم ہے کہ اب چھوڑ دو سب اسباب غلط جس سے تمہارا ظاہر اور باطن بدنما ہو گیا ہے۔ اذان حکم ہے کہ چھوڑ دو اسباب امراض جس سے تم روحانی اور جسمانی مریض بن گئے ہو۔

محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے آرخنی
فی الصَّلَاةِ (اے بلال مجھے راحت دے)۔

اذان امت محمدیہ کی امتیازی علامت ہے۔ احادیث نبویہ میں اذان واقامت کے متعلق اذان کی فضیلت و عظمت کے متعلق بہت سی خوش خبریاں سنائی گئی ہیں۔ جسکی تفصیل میری کتاب، کتاب الاذان میں ملاحظہ فرمائیں۔

نمونے کے طور پر چند احادیث و ارشادات نقل کیے جا رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے انیاء و شہداء جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد اذان دینے والے مؤذن جنت میں داخل ہوں گے۔ (علم الفتن)

حدیث:- اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس آواز کو جو انسان اور جن بھی سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن اذان دینے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔ جو شخص جنگل میں اپنی بکریاں مال مویشی چراتا ہو اور جب اذان کا وقت آجائے تو وہ بلند آواز سے اذان کہے کیونکہ جہاں تک اسکی آواز جائے گی قیامت کے دن تمام چیزیں اس کے لئے گواہ ہوں گی۔

حدیث: جو شخص سات سال تک برابر اذان دے اور وہ صرف اجر آخرت کا طالب ہو تو اس شخص کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ (جامع ترمذی ابو داؤد)

حدیث: قیامت کے روز اذان دینے والے لوگوں کی گرد نیں بلند ہوں گی۔ (مسلم شریف)
یعنی اس دن ان کو ایک امتیازی شان اور عزت سے نوازاجائیگا۔

حدیث: اذان کے وقت شیطان پر خوف اور بیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ انتہائی بدحواسی کے عالم میں بھاگتا ہے جہاں تک اذان کی آواز پہنچتی ہے اور وہ وہاں ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ (بخاری و مسلم شریف)

حدیث: جس مقام پر اذان دی جاتی ہے وہاں اللہ رب العزت اپنی خصوصی رحمت نازل فرماتے ہیں اور وہ مقام عذاب اور آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ (طرانی)

حدیث: تین قسم کے لوگ قیامت کے روز کستوری کے ٹیلوں پر سیر و تفریح کریں گے۔ انکو حساب و کتاب کا خوف نہ ہوگا اور نہ ہی گبراءہش یہاں تک کہ لوگوں کا حساب مکمل ہو جائے۔

1- جس نے رضائے الہی کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کی اور لوگوں کی امامت کی جبکہ وہ اس سے خوش ہوں۔

2- جس نے رضائے الہی کے لیے مسجد میں اذان دی اور لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف بلا یا۔

3- جسکو دنیا میں رزق کے معاملے میں آزمایا گیا مگر اس آزمائش نے اسکو آخرت سے غافل نہ کیا (شعب الایمان ہفتی)

حدیث: موذن کی اذان سے فارغ ہونے تک اللہ عزوجل کا دست قدرت موذن کے سر پر ہوتا ہے۔

القرآن: وَمَنْ أَحْسَنْ قَوْلًا هُنَّ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا - اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے (حمد السجدة)
ایک تفسیر کے مطابق یہ آیت موذنوں کے بارے میں ہے۔

حدیث: فرمایا جب تم اذان سن تو موذن کی مثل کہ جب موذن حسین علی الصالوة اور حسین علی الفلاح کہے تو تم لا حوال و لا قوّة إلا بالله العلی العظیم کہو۔ یعنی گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ اور جب اقامت میں

مؤذن (مکبر) قَدْ قَامَتِ الصَّلُوةُ کہ تو اس کے جواب میں وَا قَامَهَا اللَّهُ وَأَدَمَهَا مَا دَامَتِ السَّمْوَتُ وَالْأَرْضُ کہنا چاہیے اذان فِی میں مؤذن جب الصلوٰۃ خَیْرٌ ۝ من النّوْمِ کہ تو جواب میں صَدَقَتْ وَبَرَزَتْ وَنَصَحَّتْ کہنا مستحب ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو پہنچ جل جائے کہ اذان دینے اور اول صاف میں شامل ہونے کا لکنا اجر ملتا ہے تو اس اجر کو حاصل کرنے کے لئے لوگ قرعہ اندازی کرنے لگیں جس کا نام نکلے وہ اذان دے اور پہلی صاف میں بیٹھے۔ (ابوداؤد)

قرآن مجید میں اذان کے لفظ کو مدد اسے تعبیر کیا گیا جس سے اذان کا مفہوم نکلتا ہے۔ وَإِذَا نَادَيْتُمُ إِلَى الصَّلُوةِ اور جب تم نماز کے لیے نداد و یعنی اذان دو۔ دوسرا جملہ فرمایا گیا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلُوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ اے ایمان والوجب جمعہ کے لیے اذان دی جائے۔ اور تمہیں بلا یا جائے نماز جمعہ کیلئے تو دوڑ کر جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور فوراً چھوڑ دو خرید و فروخت کو یہی تہہاری نماز ہے۔

اذان و اقامت کے معنی

اذان کے معنی ہیں خبردار کرنا، اطلاع کرنا اور اعلان کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں نماز با جماعت کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کی غرض سے کچھ مخصوص الفاظ کے ذریعے پکارنے اور اطلاع دینے کو اذان کہتے ہیں، شروع اسلام میں تو وقت کا اندازہ کر کے مسلمان خود مسجد میں جمع ہو جاتے اور نماز با جماعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا اور مختلف مصروفیات رکھنے والے لوگ جب کثیر تعداد میں مسلمان ہونے لگے تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ان کو نماز با جماعت کے لئے جمع ہونے کی اطلاع دی جائے چنانچہ 1 ہجری میں حضور ﷺ نے مسلمانوں کو (امت کو) اذان کا طریقہ بتایا۔

اقامت کے معنی کھڑے کرنا، اصطلاح میں نماز با جماعت شروع کرنے سے پہلے

اذان کے الفاظ دھرانے اور یہ اعلان کرنے کو اقامت کہتے ہیں کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہے۔ اسی لئے اقامت میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاجِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلُوةُ کے الفاظ بھی دھرانے جاتے ہیں کہ بے شک نماز باجماعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

اذان و اقامت کے مسائل

فرض عین نمازوں کے لئے اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ چاہے اُسی وقت کی نماز ادا کی جا رہی ہو یا قضا نماز پڑھی جا رہی ہو۔ پڑھنے والے مقیم ہوں یا مسافر ہر صورت میں اذان سنت مؤکدہ ہے۔ البتہ سفر میں جب سب ساتھی جماعت میں شریک ہونے والے ہوں تو اس وقت اذان دینا مستحب ہے۔

مسئلہ: اذان اس وقت دی جائے جب اذان کا وقت ہو جائے اگر وقت سے پہلے اذان دے دی تو اعادہ ضروری ہے خواہ کسی وقت کی اذان ہو۔

مسئلہ: اذان عربی زبان میں انہی الفاظ میں کہنا ضروری ہے جو رسول اللہ ﷺ نے امت کو تعلیم فرمائی ہے۔ نہ تو یہ صحیح ہے کہ غیر عربی زبان میں دی جائے اور نہ یہ صحیح ہے کہ عربی زبان میں مسنون الفاظ کے علاوہ دوسرے لفظوں سے لوگوں کو جمع کیا جائے۔ ان تمام صورتوں میں اگر لوگ اذان سمجھ کر جمع بھی ہو جائیں تب بھی اذان نہ ہوگی۔ عربی کے مسنون مخصوص الفاظ میں اذان دینا ہوگی۔

مسئلہ: جس مسجد میں نماز باجماعت کا نظم قائم ہو اور اس میں باقاعدہ اذان و اقامت کے ساتھ نماز جماعت کے ساتھ ہو جکی ہو۔ اس مسجد میں دوبارہ جماعت کرانا مکروہ ہے۔ یعنی دوبارہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعت منوع ہے۔

مسئلہ: فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازوں مثلاً نمازِ جنازہ، نمازِ عیدِ دین، نمازِ نفل، اور نمازِ وتر کے لئے اذان کہنا منع ہے۔

مسئلہ: دوران اذان باتیں کرنا، سلام کا جواب دینا درست نہیں ہے۔ اگر کبھی اتفاق سے

جواب دے دیا تو خیراً گر باتیں شروع کر دیں تو اذان دوبارہ دینی ہوگی۔

مسئلہ: جمعہ کی پہلی اذان سننے ہی کاروبار چھوڑ کر مسجد میں جانا واجب ہے اگر اذان کے بعد کاروبار جاری رکھا تو وہ آمدن بالکل حرام ہے۔

مسئلہ: جب کسی کے کان میں اذان کی آواز پہنچ جائے وہ پاک ہو یا ناپاک عورت ہو یا مرد دونوں اذان سننے کے لیے ہمہ تن گوش ہو جائیں۔ اگر چل رہا ہو تو مستحب ہے کہ کھڑا ہو جائے اور اذان کا جواب دینے میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ یہاں تک نہ وہ سلام کرے اور نہ ہی وہ کسی کے سلام کا جواب دے۔ صرف اذان کا جواب دے، اگر قرآن پاک کی تلاوت کر رہا ہو تو بند کر دے۔

مسئلہ: جو آدمی اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے، اگر وہ کسی کو اجازت دے دے تو جائز اور درست ہے۔

مسئلہ: موذن کے لئے ضروری ہے کہ جس مسجد میں اذان کہے اسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔ وہ سری مسجد میں نہ جائے۔

مسئلہ: بچہ جب پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہیں۔

اذان کا جواب نہ دینے کی حالتیں

اذان کا جواب دینا واجب ہے لیکن سات حالتوں میں نہ دینا چاہیے۔

1- نماز کی حالت میں۔

2- خطبہ سننے ہوئے خواہ جمعہ کا خطبہ ہو یا کوئی اور۔

3- عورت کا حیض و نفاس کی حالت میں۔

4- علم دین پڑھنے اور پڑھانے کے دوران۔

5- بیوی سے ہمستری کے وقت۔

6- پیشاب، پاخانہ کی حالت میں۔

7۔ کھانا کھانے کی حالت میں۔

اذان کا جواب اور دعا تکمیل

فرمایا تم میں سے جو بھی اذان سے اس پر واجب ہے کہ اذان کا جواب دے یعنی جو الفاظ مؤذن سے سنے والی الفاظ خود بھی دہرانے: البتہ حَقَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَقَّ عَلَى الفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے۔ اس کا ترجمہ مراد یہ ہے معصیت الہی سے بچنے کی طاقت اور قوہ سے مراد ہے خدا کی فرمانبرداری کی استطاعت یعنی خدا کی مدد اور توفیق کے بغیر نہ ہم گناہ سے نج سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نیک عمل کر سکتے ہیں۔

محبوب کائنات صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اللہ آکبُرُ اللہُ آکبُرُ کہے تو تم بھی اللہ آکبُرُ اللہُ آکبُرُ کہو پھر مؤذن کہے آشہدُ ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جواب دینے والا بھی آشہدُ ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے پھر مؤذن کہے آشہدُ انْ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ پھر مؤذن کہے حَقَّ عَلَى اللَّهِ جواب دینے والا کہے آشہدُ انْ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ پھر مؤذن کہے حَقَّ عَلَى الصَّلَاةِ جواب دینے والا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ پھر مؤذن حَقَّ عَلَى الفَلَاحِ تو سنے والا بھی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے۔ پھر مؤذن کہے اللہ آکبُرُ اللہُ آکبُرُ تو سنے والا بھی کہے اللہ آکبُرُ اللہُ آکبُرُ پھر مؤذن کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُو سنے والا بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے جس نے یہ الفاظ (کلمات اذان) حضور قلب سے کہے وہ جنت میں داخل ہوگا (مسلم شریف)

مسئلہ:- فخر کی اذان میں مؤذن کہے الصلوٰۃُ خَیْرٌ مِّن النَّوْمِ تو جواب میں سننے والا کہے صَدَقَتْ وَبَرُزَتْ تم نے سچ کہا اور بھلا کی کی بات کہی (علم الغفلة)

حدیث: اذان سننے کے بعد دور شریف پڑھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی مؤذن کی اذان سنے

جو الفاظ موزن نے کہے وہ بھی وہی الفاظ دھرائے اور پھر مجھ پر درود شریف پڑھے کیونکہ جو میرے اوپر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے تو رب ذوالجلال اسکے دس گناہ معاف اور اس پر دس بار رحمت بھیجا ہے۔

حدیث: اذان سن کر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اذان سننے کے بعد یہ دعائی وہ میری شفاعت کا حقدار ہو گیا (بخاری شریف)

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الْتَّامَّةِ وَالصَّلْوَةِ الْقَائِمَةِ أَتِ هُمَّدَ الْوَسِيلَةُ
وَالْفَضِيلَةُ وَالدَّرَجَةُ الرَّفِيعَةُ وَابْعَثْهُ مَقَامًا فَخُمُودٌ بِالَّذِي وَعَدْتَهُ
وَأَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِ�يَعَادِ ○

ترجمہ: اے اللہ اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے مالک حضرت محمد ﷺ کا وسیلہ اور فضیلت عطا فرماؤ آپ ﷺ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرمائیں گے کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ دعوۃ التامہ سے مراد توحید کی یہ پکار ہے جو پانچوں وقت ہر مسجد سے بلند ہوتی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک بلند ہوتی رہے گی۔

وسیلہ سے مراد جنت میں قرب الہی کا وہ امتیازی مقام ہے جو صرف حضرت محمد رسول ﷺ کو حاصل ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی موزن کی اذان سننے تو وہ وہی کلمات خود بھی دھرائے پھر مجھ پر درود شریف بھیجے کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ رب العزت اس پر دس بار اپنی رحمت بھیجا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرے یہ جنت کا ایک خاص مقام ہے جو کہ خدا کے کسی خاص بندے کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ جو شخص میرے لئے وسیلے کی دعاء کرے گا۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔
(مسلم شریف)

فضیلت سے مراد بھی قرب الہی کا وہ بلند مخصوص ترین مقام ہے۔ جو حضرت محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو گا مقامِ محمود سے مرادِ مقبولیت کا وہ بلند مقام ہے جس پر فائز ہونے والا دنیا اور آخرت میں محمود خلاق ہو۔ اللہ نے قرآن مجید میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا وعدہ فرمایا ہے۔ عَنْ أَنَّ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا فَخَوْدَأَ ○ عَنْ قَرِيبٍ تَهَارَا ربُّ تَهَيْسٍ مَقَامٌ مُحَمَّدٌ عَطَاءٌ فَرَمَأَهُ ○ (بنی اسرائیل)

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے واجب نہیں ہے اور جب مکبر کے قد قامت الصلوٰۃ: تو سننے والا کہے آقَامَهَا اللَّهُ وَآدَمَهَا لِيَنِي خَدَا سُكُونٍ هُمْ شَهَادَةٌ قَاتِمٌ رَكَھے۔

مسئلہ: کئی اذانوں کی آواز آئے تو صرف ایک اذان کا جواب سب کے لئے کافی ہے سب اذانوں کے الگ الگ جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: جماعت کے دن خطبے کی اذان کا جواب دینا واجب نہیں ہے اور مکروہ بھی نہیں بلکہ مستحب ہے (علم الفتن)

مسئلہ: اذان مرد کو ہنی چاہیے عورت کی اذان صحیح نہیں ہے۔ اگر کسی وقت عورت نے اذان دے دی تو دوبارہ مرد کو اذان دینا ہوگی

مسئلہ: اذان ایسے آدمی کو ہنی چاہیے جو شریعت کے ضروری مسائل کو جانتا ہو نیک ہو۔ پرہیز گارہ اور اسکی آواز بلند ہو تو اچھا ہے۔

مسئلہ: اذان ہمیشہ عقلمند اور سمجھدار آدمی کو دینی چاہیے۔ دیوانے اور مدھوش آدمی کی اذان مکروہ ہے اور اسی طرح ناسمجھنچے کی بھی اذان مکروہ ہے۔

مسئلہ: جمع کی دوسری اذان مسجد میں دینی جائز ہے۔ اذان کے لیے مسجد میں الگ تھلگ جگہ ہونی چاہیے۔

مسئلہ اذان کھڑے ہو کر دینی ضروری ہے پیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔ اذان کہتے وقت شہادت کی دونوں انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں دینا مستحب ہے۔

مسئلہ: اذان کے الفاظ اٹھپرٹھپرٹھ کراورا قامت کے الفاظ روانی سے ادا کرنا سنت ہے کہ اذان کے کلمات اس طرح سانس لیکر پڑھے کہ جواب دیا جائے۔

اذان سن کر کیا کرنا چاہیے

ہر روز دن میں پانچ مرتبہ جو صدائیک مسلمان کے کان میں پڑتی ہے وہ بانگ نماز ہے اس آواز سے اللہ والوں کو عبادتِ الہی اور فلاح و نجات کی طرف بلا یا جاتا ہے۔ جس وقت ایک مسلمان اس بانگِ فلاح کو سنتے تو چاہیے کہ اس اذان کو دل کے کانوں سے سنے۔ جس کام میں مشغول ہو اسکو چھوڑ دے۔ امور دنیا سے منہ موڑے اور خانہ خدا میں عبادتِ الہی کے لیے فوراً آجائے۔

ان آداب کے علاوہ اس کی روح یہ ہے اس صدائے ندائے قیامت کو یاد کر لے اور یہ سمجھ کر اپنے دل کو شاد کر لے کہ جو کوئی دنیا میں ندائے اذان پر اپنے دنیاوی امور چھوڑ کر لبیک کہے گا تو وہ قیامت کے دن ندائے قیامت سے بشارت پائے گا۔ اور عذابِ الہی سے نجات پایے گا۔ یاد رہے کہ طہارت سے مقصود صرف بدن اور کپڑوں کو پاک کرنا نہیں بلکہ اس میں دل کی صفائی بھی شامل ہے۔ یعنی برے اخلاق اور خدا کی نافرمانی سے اپنے دل کو پاک کرے۔

یہ طہارت باطنی، طہارت ظاہری کی روح ہے۔ اگر یہ حاصل نہ ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ نماز کا غسل اور رضوی اور بے جان ہے۔ یاد رکھو اللہ کی نگاہ دل پر ہے۔ لہذا دل کا پاک و صاف ہونا اصل مقصد ہے۔ بدن صورت نماز کی جگہ ہے اور دل کی حقیقت نماز کی منزل ہے۔

اذان و اقامت کا مسنون طریقہ

اذان کا سنت طریقہ اس طرح ہے کہ مؤذن باوضو ہو کر کسی اوپھی جگہ قبلہ کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو اور شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں کے سوراخوں میں دیکر اپنی بھرپور طاقت سے یہ کلماتِ اذان کہئے: **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ: اَشْهَدُ اَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ: حَمْدٌ عَلَى الصَّلَاةِ: حَمْدٌ عَلَى الصَّلَاةِ**

الْفَلَاجُ: حَسَّ عَلَى الْفَلَاجِ: أَللَّهُ أَكْبَرُ أَللَّهُ أَكْبَرُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: صَحُّ الْنَّمَاءِ مِنْ حَسَّ عَلَى الْفَلَاجِ كَبَعْدَ الصَّلَاةِ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دُورَتِبَه کہے۔ کہ ”نماز نیند سے بہتر ہے۔“

اذان دیتے ہوئے جب اللہ اکبر کہے تو درمیان میں اتنا وقفہ کرے کہ سننے والا جواب دے سکے۔ اسی طرح ساری اذان میں وقفہ کر کے اذان دے کہ سننے والا بھی ساتھ ساتھ آسانی کے ساتھ جواب دے سکے۔

اقامت کہنے کا بھی یہی طریقہ ہے فرق صرف یہ ہے کہ اقامت صاف میں کھڑا ہو کر ذرا پست آواز سے پڑھے۔ اور نہ ہی کانوں میں انگلیاں دے اور نہ ہی حَسَّ عَلَى الصَّلَاةِ: حَسَّ عَلَى الْفَلَاجِ میں دائیں باعین مسٹہ پھرے۔ اور ہر نماز میں اقامت میں قلْ قَامِتِ الصَّلَاةِ دُورَتِبَه کہے۔ دُورَتِبَه أَللَّهُ أَكْبَرُ أَللَّهُ أَكْبَرُ پھر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: کہے۔

اذان میں اللہ کے نام کا ادب کرنے پر مغفرت

کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے ساتھ ایک لوہار ہتا تھا بال بچوں کی کثرت کی وجہ سے سارا دن کام میں لگا رہتا۔ اس کی عادت تھی کہ اگر اس نے ہتھوڑا لو ہے کوئی نہ کرے لئے اٹھایا ہوتا اسی دوران اذان کی آواز آجائی تو وہ ہتھوڑا لو ہے کے اوپر مارنے کی بجائے زمین پر رکھ دیتا اور کہتا کہ اب میرے پروردگار کی طرف سے بلا و آگیا ہے میں پہلے نماز پڑھوں گا پھر کام کروں گا۔

جب اسکی وفات ہوئی تو کسی کو خواب میں نظر آیا تو اس سے پوچھا کیا بن اللہ نے تیرے بارے میں کیا فیصلہ کیا تو اس نے کہا کہ مجھے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے ایک درجہ نیچے دیا گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تیر اعلم اور عمل اتنا اچھا تو نہیں تھا؟ اس نے جواب دیا میں اللہ کے نام کا ادب کرتا تھا اذان کے بعد فوراً مسجد میں پہنچ کر جماعت سے نماز پڑھتا اس ادب کی وجہ سے اللہ رب العزت نے مجھ پر یہ مہربانی فرمائی۔

عقائد کا بیان و مسائل

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پیدا کرنے والا ہے۔ دوبارہ زندہ کرنے والا۔ جو چاہے کرنے والا۔ عرش کا مالک۔ عزت والا۔ سخت گرفت فرمانے والا۔ اپنے پسندیدہ بندوں کو صراطِ مستقیم اور درست طرزِ عمل کی ہدایت دینے والا۔ شک و تردود کی اندر ہیریوں سے اپنے عقائد کو بچا کر اقرارِ توحید پر حج جانے والوں پر انعام فرمانے والا ہے۔ اپنے فضل و کرم سے اپنے پسندیدہ بندوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور معجزہ و مشرف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشیے والا ہے۔ اپنے پسندیدہ بندوں پر اپنی ذات و افعال کو ان عمدہ اوصاف کے ذریعے روشن فرماتا ہے۔ جن کا اور اک وہی کر سکتا ہے جو اس کی طرف متوج ہوتا ہے اور اس کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہے۔ اور وہ انہیں اپنی ذات کی معرفت بھی عطا فرماتا ہے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ کیتنا ہے اسکی کوئی نظیر نہیں۔ بے نیاز ہے کوئی اس کے جوڑ کا نہیں۔ تنہا ہے کوئی اس کا ہم رتبہ نہیں۔ واحد و قدیم ہے اس سے پہلے کسی چیز کا وجود نہ تھا اب سے ابتدک رہیگا۔ نہ اسکی ابتدا ہے اور نہ اسکی انتہا ہے۔ بذاتِ خود قادر ہے اور اوروں کو قادر رکھنے والا ہے۔ اسکا کوئی اختتام نہیں۔ وہ باقی اور غیر قابلی ہے۔ اس کے لیے انجام اور زوال نہیں۔ اسکی ذات بزرگی پر دلالت کرنے والی صفات سے متصف ہے۔ زمانہ گذرتے اور دن رات ختم ہوتے جائیں گے لیکن اس کی ذات نہ ختم ہونے والی ہے۔ نہ ٹوٹنے والی بلکہ اس کی شان یہ ہے۔ **هُوَ الْأَوَّلُ وَالآخرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيهِمْ** ○ (سورۃ حمید) وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

کلمہ شہادت کا پہلا جُز

اللہ تبارک و تعالیٰ جسم و جسمانیت سے پاک ہے۔ وہ مقناہی اور قسمت کے تالع جو ہر نہیں۔ وہ جسم کی مثل نہیں کیونکہ اجسام تو ایک حد میں محدود اور قبل تقسیم ہوتے ہیں۔ نہ تو وہ

جو ہر نہ عرض ہے اور نہ ہی جواہر و عوارض اس میں حلول کیے ہوئے ہیں۔ نہ تو وہ کسی موجود کے مشابہ ہے اور نہ کوئی موجود اس کے مشابہ ہے۔ (بلکہ قرآن میں ہے) لیس کمثیلہ شیع (سورۃ شورا) اس جیسا کوئی نہیں۔

اور نہ ہی وہ کسی جیسا ہے۔ وہ مقداروں میں شمار ہونے اور کفاروں اور ستمتوں میں احاطہ کئے جانے سے پوچھا ہے کہ زمین و آسمان بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتے وہ اپنی شایان شان اور اپنے فرمان و ارادہ کے مطابق عرش عظیم پر استوار فرمائے ہوئے ہے۔ اس کا استوار، چھوٹے، جائے گیر ہونے، جائے پذیر ہونے، کسی چیز میں حلول کرنے اور منتقل ہونے سے منزہ ہے۔ عرش اسے نہیں اٹھاتا بلکہ عرش و عالمین عرش کا قیام اسکی قدرت و لطف کا محتاج اور ان سب کا نظام اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہ تحت الشری کی گہرائیوں، آسمان کی وسعتوں اور عرش کی بلندیوں سے بلند تر ہے۔ اس کی اس بلندی کا یہ مطلب نہیں کہ وہ زمین و تحت الشری سے دوران کی نسبت عرش و آسمان سے قریب ہے بلکہ وہ زمین و تحت الشری سے جس طرح بلند و عظمت والا ہے۔ اسی طرح عرش و آسمان سے بھی عظیم تر ہے۔ لیکن ان تمام بلندیوں اور عظمتوں کے باوجود ہر موجودہ شے کے قریب اور انسان کی شرگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (سورۃ سباء)

جس طرح اس کی ذات اجسام کی مانند نہیں۔ اسی طرح اس کا قریب بھی عام طور پر ایک جسم دوسرے جسم کے قریب ہونے کی طرح نہیں۔ نہ وہ کسی شے میں حلول کیے ہوئے ہے اور نہ ہی کوئی شے اس میں حلول کیے ہوئے ہے۔

جس طرح کوئی زمانہ اس سے نہیں گھیر سکتا اسی طرح وہ کسی مکان میں بھی نہیں سما سکتا۔ بلکہ وہ مکان و زمان کی تخلیق سے بھی پہلے کا موجود ہے اور اب بھی پہلے کی طرح ہی ہے۔ اپنی جیج صفات سمیت مخلوق سے ممتاز ہے۔ نہ تو اس کی ذات میں کوئی دوسرا ہے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کی ذات میں ہے۔ وہ بدلنے، منتقل ہونے اور حادث و عوارض کے لاحق ہونے سے منزہ دبرا ہے۔ وہ اپنی بزرگی و برتر صفات کے ساتھ داکی طور پر متصف و

فاسے پاک ہے۔ اس کی صفات کمالیہ مزید کمال پانے سے مشغی ہیں۔ ذات باری تعالیٰ کا وجود عقل سے بھی پہچانا جا سکتا ہے۔ نیک لوگ اس کے فضل و کرم سے جنت میں اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اور دیدارِ الہی سے ہی اُسکی عطا کردہ نعمتیں پایا تکمیل تک پہنچیں گی۔

صفات باری تعالیٰ

حیات و قدرت: اللہ عزوجل زندہ، قادر و مطلق، غالب اور عظمت والا ہے۔ کوتا ہی اور عاجزی سے پرے ہے۔ اس کو نہ اوکھا آئے نہ نیند۔ اس کے لئے نہ فاہی نہ موت ملکوت و مالک اور عزت و عظمت کا مالک ہے۔ حقیقی باادشاہت و اقتدار والا ہے۔ پیدا کرنا اور حکم دینا سب اسی کے اختیار میں ہے۔ تمام آسمان اور جمیع مخلوق اسی کے تحت و قدرت میں ہے۔ وہ تخلیق و ایجاد اور بے مثل اشیاء پیدا کرنے میں یکتا ولاشریک ہے۔ مخلوق، اس کے اعمال کی تخلیق اور ان کے لئے رزق و موت کی تعین فرمانے والا ہے۔ کسی بھی شے کا وجود اور معاملات میں تصرفات اس کے اختیار سے باہر نہیں نیز اس کے تحت قدرت اشیاء کا شمار اور انکی معلومات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

علمِ الہی

اللہ تعالیٰ تمام معلومات کا عالم ہے۔ زمین کی گہرائیوں سے لیکر آسمان کی بلندیوں تک ہونے والے تمام معاملات اس کے احاطہ میں ہیں وہ ایسا عالم ہے کہ زمین و آسمان اور ان کی ذرہ بھر چیز بھی اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ بلکہ اندھیری رات میں صاف چٹان پر سیاہ چیزوں کے چلنے کی آواز اور فضاء میں بکھرے ذرات کی حرکات کو بھی وہ جانتا ہے۔ اس سے ظاہر اور پوشیدہ ہر چیز کا علم ہے۔ اپنی قدیم ازالی اور ہمیشہ سے ہمیشہ رہنے والی صفت علم ہے دل میں ابھرنے والے خطروں، وسوسوں اور پوشیدہ باتوں سے باخبر ہے۔ اس کا علم ایسا نہیں کہ اس کی ذات میں حلول و انتقال پیدا ہو۔

ارادہ خداوندی

اللہ تعالیٰ ہی تخلیق کائنات کا ارادہ فرمانے والا اور نو پیدا چیزوں کی تدبیر فرمانے والا ہے۔ عالم بالا ہو یا عالم دنیا۔ اس کا ہر تھوڑا زیادہ۔ چھوٹا، بڑا، اچھا، بُرانج، نقصان، کفر و ایمان، علم و جہالت، کامیابی و ناکامی کی بیشی اور طاعت و معصیت ذات باری تعالیٰ کی قضاو قدرت اور حکمت و مشیت سے ہے۔ اس نے جو چاہا وہ ہوا۔ جو نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ پلک جھپک اور دل کی لکھ میشیت الہی سے خارج نہیں۔ بلکہ وہی نئے سرے سے پیدا کرنے والا۔ اور دوبارہ زندہ کرنے والا۔ اور جب جو چاہے کرنے والا ہے۔ کوئی بھی ایسا نہیں جو اس کے امر میں رکاوٹ بنے۔ یا اس کے فیصلے کو ثال سکے۔ بندے کا اس کی نافرمانی سے بچنا یا اس کی عبادت پر کمر بستہ ہونا اور اس کی توفیق و رحمت اور اس کے ارادے اور مشیت سے ممکن ہے۔ اگر تمام جن و انس اور ملائکہ اور شیاطین ملکر مشیت خداوندی کے بغیر کائنات کے ایک ذرے کوہی حرکت دینا یا اٹھرا ناچاہیں تو ایسا نہیں کر سکتے۔

اس کا ارادہ تمام صفات سمیت اس کی ذات سے قائم اور ہمیشہ ان کے اوصاف کے ساتھ متصف ہے۔ اللہ جل جلالہ نے جن اشیاء کو جن اوقات میں پیدا کرنے کا اzel میں ارادہ فرمایا وہ سب چیزیں ازلیٰ ارادہ خداوندی کے عین مطابق بغیر کسی تقدیم و تاخیر اور بلا کسی تغیر و تبدل کے اپنے مقررہ وقت و حالت میں وجود میں آ گئیں۔ اسکے کاموں کی تدبیر سوچ و بچارا اور وقت کا انتظار کرنے سے منزہ ہے یہی وجہ ہے ایک کام اس اسے دوسرے کام سے غافل نہیں کرتا۔

کلامِ الٰہی

اللہ جل جلالہ فرمانے والا، حکم دینے والا، منع کرنے والا اور وعدہ ووعید فرمانے والا، کلام، اللہ عز وجل کے ساتھ قائم ازلی قدیم صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اللہ کا کلام مخلوق کے کلام کے مشابہ نہیں۔ اس کا کلام ہوا کے اندر سے یا اجسام کی رگڑ سے پیدا ہونے

والی آواز نہیں۔ نیز اس کا کلام کرنا ہونٹوں کے ملنے اور زبان کی حرکت کرنے کا بھی محتاج نہیں۔ قرآن، توریت، زبور، انجیل اس کے رسولوں پر نازل ہونے والی اسکی کتابیں ہیں۔ قرآن پاک زبانوں سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس پر لکھا جاتا ہے۔ دلوں میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود یہ کلام پاک قدیم اور ذاتِ الہی کے ساتھ قائم ہے۔ اس سے اور اس پر لکھنے والوں میں محفوظ کرنے سے ایسا نہیں کہ یہ ذاتِ الہی سے جدا یا الگ ہو۔ وہ ان صفات سے متصف ہے تو محض ذلت کی وجہ سے نہیں بلکہ حیات، قدرت علم، ارادہ، ساعت، بصارت اور کلام کی وجہ سے زندہ، عالم، قادر ارادہ کرنے والا، سنبھالنے اور دلکھنے والا، اور کلام فرمانے والا ہے۔

افعالِ الہبیہ

سوائے باری تعالیٰ کے ہر شے کا وجود اسی کے فعل اور اسی کے فیضانِ عدل سے ہے۔ وہ سب چیزوں کا وقوع، نہایت اچھے، کامل، مکمل اور مناسب طریقہ پر فرماتا ہے۔ اس کے تمام افعال و احکام حکمت و عدل پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس کے عدل و انصاف کو بندوں کے عدل و انصاف پر قیاس نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ بندے سے ظلم ہو سکتا ہے۔ اس طرح کہ جب وہ غیر کی طبق میں تصرف کرے گا تو ظالم کہلانے گا۔ جب کہ مالک دن جہاں عز و جل سے ظلم ہونا متصور ہی نہیں۔

سوائے اس کی ذات کے جو بھی ہے، انسان، جن، فرشتے، شیطان، زمین و آسمان حیوان و بے جان، بیزہ، جوہر، عرض، سمجھی اور محسوس کی جانے والی تمام کی تمام معدوم اشیاء کو اس نے اپنی قدرت کاملہ سے وجود بخشنا۔ نیست (یعنی غیر موجود کو) ہست یعنی موجود فرمایا۔ وہ ازل میں موجود تھا اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا پھر اس نے اپنے ارادہ کو ثابت کرنے اور اپنی قدرت کو ظاہر کرنے کے لیے کائنات کی تخلیق فرمائی اسی وجہ سے کہ وہ ازل میں اس کی تخلیق کا ارادہ فرمaja کا تھا۔

اس نے انبیاءؐ کرام علیہم السلام کے واسطے سے بندوں پر اپنا حق بصورت اطاعت لازم کیا مخفی عقل کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے رسولوں کو مجموع فرمایا پھر انکے صدق کو ظاہر و باطن مججزات کے ذریعے ثابت کیا اور انبیاءؐ کرام رب الامر کے احکام اور اسکی عطا کردہ چیزوں سے اور اس کے وعدہ و عیند کا پیغام خلق تک پہنچایا۔ اب بندوں پر لازم ہے وہ ان نفوسِ قدسیہ کے لائے ہوئے پیغام کو سچا جانیں۔

سمیع و بصیر

اللہ سمیع و بصیر ہے وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ کوئی بھی سنی جانے والی چیز کیسی ہی مخفی ہو۔ اور کوئی بھی چیز خواہ کتنی ہی باریک ہو اس کی ساعت و بصارت سے غائب و مخفی نہیں ہو سکتی، دوری، و تاریکی اس کی ساعت و بصارت میں خلل نہیں ڈال سکتی جس طرح وہ علم کے لیے دل کا، گرفت کے لیے عضو کا اور تحقیق کے لیے حاجات کا محتاج نہیں۔ بالکل اسی طرح دیکھنے اور سننے کے لیے آنکھوں اور کانوں کا محتاج نہیں کیونکہ اس کی ذات جس طرح مخلوق کے مشابہ نہیں اسی طرح اسکی صفات بھی مخلوق کی صفات کی مثل نہیں۔

فریضہ نماز کی غرض و غایت

مختلف ذاہب کے احکامات اور قوانین کی کوئی نہ کوئی غرض و غایت ہوتی ہے اسی طرح ہر وہ عبادت جو اسلام میں فرض کی گئی ہے کسی نہ کسی اعلیٰ مقصد اور نسب العین کے پیش نظر متعین ہوتی ہے۔ اگر اس عبادت کے آداب و شرائط کو بجا نہ لایا جائے اور اسکے نصب العین یا مقصد کو نظر انداز کر دیا جائے تو وہ عبادت اپنی آفادیت کھو دیتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہماری عبادت کی محتاج نہیں اس لئے ہماری ان عبادات کے فوائد فقط مخلوق کیلئے رواہیں۔ ہر عبادت کی ادائیگی میں اُسکا ایک ظاہر ہوتا اور ایک باطن ظاہر تو اسکی شکل و صورت سے متعلق ہوتا ہے اور باطن سے اس عبادت کی روح و ابستہ ہوتی ہے۔ ہمیں معلوم

ہے کہ یہ عبادات اللہ تعالیٰ کا مقصد نہیں بلکہ ان عبادات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ بندہ ان عبادات سے وصلِ الہی اور اُس کی خوشنودی حاصل کرتا ہے اور وہ اسی حالت میں ممکن ہے جب ان عبادات میں مخفی اعلیٰ مقاصد کا حصول ہو جائے۔ مثلاً جانوروں کی قربانی دینے سے اُن جانوروں کا گوشت اور خون اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا بلکہ اس میں مخفی قربانی کا جذبہ اور تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ (سورۃ الانج)۔

ایسی ہی دولت حاصل کرنے کا مقصد (روٹی، کپڑا، اور مکان وغیرہ) آسائش حاصل کرنا ہے لیکن اگر انسان دولت کے اس مقصد کو نظر انداز کر دے (اور صرف دولت کے جمع کرنے پر کمر بستہ ہو جائے) یہ بھل میں شمار ہو گا اور ایسی دولت عذابِ الہی کی طرف یجائے گی۔ اس لئے ہر عبادت کی غرض و غایت کا جانتا ضروری ہے تاکہ اس عبادت کا مقصد حاصل ہو سکے۔

نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بے بہانہ بیوں کے ظہور کا وعدہ فرمایا ہے حتیٰ کہ نماز پڑھنے کیلئے جو حرکاتِ بدنبی عمل میں آتی ہیں اُن سے بھی کثیر فوائد کا مرتب ہونا احادیث اور دیگر روایات سے ثابت ہوا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات شریف میں فرمایا ہے کہ سجدے کی حالت میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر کھنے سے بہت سے فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ اس ایک فائدے سے باقی فوائد کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ نماز کے کیا کیا اغراض و مقاصد ہیں۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو بندہ کو اللہ سے ہمکلام کر دیتی ہے اور اس میں مؤمن کی اللہ تعالیٰ کیستھ مواصلت اور معراج ہوتی ہے۔ اس لئے نماز کو رسی طور پر یاددا نہیں آدا کرنا چاہیے بلکہ مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کیستھ مواصلت قائم کرے اور معراج حاصل کرے۔ اس نماز کی آدائیگی کے حکم میں اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ میرے بندے بار بار میرے دربار میں حاضری دیں اور میں اپنے آنوار و فیوضات سے اُن کو ہر بار سیراب کرتا رہوں۔ آنوارِ الہیہ سے ہی اسرارِ نہانی (جو انسان میں مخفی ہیں) کھل جاتے ہیں اور وہ

کمالاتِ انسانی سے موصوف ہو جاتا ہے۔

نماز کی عبادت، قیام، رکوع، سجود، قعود، قرات، تسبیحات، تحمید، اور شناختی وغیرہ کا مجموع ہے۔ ایک نمازی اپنی نماز کی آدائیگی کے دوران مندرجہ بالا عبادات کے اثرات آخذ کرتا ہے ان سب کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوتا ہے جن کی جھلک اُسکی سیرت و اخلاق اور کردار و عمل میں نظر آتی ہے اور چھرے پر نورانیت اور چمک کی صورت میں رونما ہوتی ہے ان اثرات سے اس کے قلب میں ارضی و سماوی وسعت سے زیادہ کشادگی حاصل ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں بندہ مؤمن تسبیح کائنات سے متصف ہو کر کائنات میں تصرف کرنے لگتا ہے اس کے حکم سے زمین و آسمان کے درمیان کوئی چیزوں گردانی نہیں کرتی گویا اُس کے اشارے کشاوری و شرق و غرب کا سبب بننے لگتے ہیں اور اطاعت گزاری سے وہ نیابتِ الٰہی کے درجے پر فائز ہوتا ہے۔

مکر نکیر، میزانِ عمل، پلِ صراط، حوضِ کوثر

حساب و کتاب، جنت، جہنم، میدانِ محشر میں حساب و کتاب عقیدہ شفاعة اور ان سب پر ایمان لانا از حد ضروری لازمی ہے۔ ان تمام امور کے متعلق احادیث نبویہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ امامت مسلمہ کو آگاہ کر دیا ہے۔
ملاحظہ فرمائیں:- مسلم شریف کتاب الایمان، صحیح بخاری شریف، فتح الباری، ابن ماجہ شریف، سنن ابو داؤد شریف،

سر ولیم کرس کی تحقیق

مشہور ماہر روحانیات نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ۔ حرص، طمع، لالج، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد اور انقام وہ ذلیل امراض ہیں جن سے انسان ایسے نفیاتی امراض میں بنتا ہو جاتا ہے جہاں سے نکلا اس کے بس کاروگ نہیں۔ صرف موت ہی نکال سکتی ہے

لیکن اگر یہی آدمی مسلمانوں کی نماز انتہائی خشوع و خصوص اور دھیان سے پڑھنا شروع کر دے تو بہت جلد ان امراض سے نجابت حاصل کر سکتا ہے۔

مشہور مغربی مستشرق والئس ایڈ مرل نے اپنی کتاب میں لکھا
دھیان اور توجہ کو نماز کا حصہ ہی نہیں بلکہ سکون کا حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس نے کہا کہ تم
اگر سکون اور روحانی مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو۔

ڈاکٹر رابرٹ سمٹھ کا تجزیہ

مشہور سر جن بلکہ سر جری کے مرخیل کا قول ہے کہ ہم نے عمل تطہیر اسلام سے سیکھا ہے۔ آج کے انسان کی سو شل لائف کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو پہلا اصول یہی بیان کرتے ہیں کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ جو دوسرے انسانوں کے ساتھ ملکر رہنے پر مجبور ہے۔ اور یہی بات اسلام زور دیکھ کرتا ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ یعنی معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گذرانے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ پھر معاشرہ میں رہتے ہوئے بھی انفرادی زندگی نہیں گزارنی بلکہ اجتماعی زندگی کی ترغیب ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے جب ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

اس اجتماعیت کے پیش نظر نماز باجماعت پڑھنے کی نہ صرف ترغیب بلکہ سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ نماز باجماعت پڑھنی چاہیے۔ جب دن میں پانچ مرتبہ مسلمان ایک جگہ جمع ہوں گے تو یقیناً ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال ہو گا۔ باہمی دکھ سکھ دریافت کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کے لیے چارہ جوئی کی جائیگی۔

ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی

ایک صاحب (اے آر قمر) اپنے یورپ کے سفر نامے میں لکھتے ہیں کہ میں نماز

پڑھ رہا تھا اور ایک انگریز کھڑا مجھے پکھد دیر نماز پڑھتا دیکھتا رہا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ یہ ورزش کا طریقہ کیا تو نے میری کتاب سے سیکھا ہے کیونکہ میں نے بھی اسی طرح سے ورزش کا طریقہ بتایا ہے۔ جو شخص اس طریقہ سے ورزش کرے گا وہ کبھی بھی طویل و پیچیدہ اور سنسنی خیز امراض میں مبتلا نہ ہوگا۔ پھر اس نے وضاحت کی اگر کھڑا آدمی فوراً سجدہ کی ورزش میں چلا جائے تو اس سے اعصاب اور دل پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ اسلئے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر لکھی ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی قیام) پھر جمک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزش کی جائے (یعنی رکوع) پھر سر کو زمین کے ساتھ لگا کر ورزش کی جائے (یعنی سجدہ) وہ کہنے لگا کہ یہ ورزش میں صرف ایک ماہر شخص ہی کرو سکتا ہے۔ جب اس نے یہ بات کہی تو اے آر قر صاحب کہنے لگے میں مسلمان ہوں اور میرے مذہب اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی اور ایسا عمل (یعنی نماز) دن میں ہم اللہ کے حکم سے پانچ مرتبہ کرتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر (فریشن) کا رد عمل

ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری۔ جوڑوں کا درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لیے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا۔ مسلسل نماز پڑھنے کے علاج سے وہ صحت مند ہو گیا اس نے تمام ادویات کو چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔ وہ ڈاکٹر اب اپنے ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید اور نماز کے ہر کوئی کو سکون، اعتدال اور بالکل شرعی حیثیت کے مطابق ادا کرنے کی خاص تنبیہ کرتا ہے۔ اس طرح اس کے زیر علاج رہنے والے مریض جلد شفایا ب ہونے لگے۔

آسٹریلیا کے ماہر امراضِ دل کا مشورہ

ایک پاکستانی مریضِ دل کے مرض میں بنتا ہو گیا علاج کرتے کرتے ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے آخر کار جب آسٹریلیا پہنچا وہاں ایک مشہور ماہر امراض قلب نے اس کا مکمل معائنہ کرنے کے بعد کچھ ادویات اور ورزش تجویز کیں اور مجھے پابند کیا کہ میں روزانہ فزیو تھراپی وارڈ میں آٹھ دن میری گلگانی میں ورزش کریں۔ اس نے پہلے دن جو ورزش کروائی تو وہ مکمل خشوع و خضوع اور تسلی والی نماز ہی تھی جب دوسرا دن ہوا تو میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ یہ ورزش میں خود کر کے دکھلاتا ہوں اور میں نے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھی تو وہ ڈاکٹر حیران رہ گیا کہ یہ ورزش عام مریض سیکھ نہیں پاتے تو میں نے اس کو بتایا کہ میں الحمد للہ مسلمان ہوں اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے بتایا ہے ہم دن میں پانچ مرتبہ اسی طریقہ پر نماز پڑھتے ہیں تو وہ ڈاکٹر حیران رہ گیا اور اس نے مجھے ادویات دیں اور فارغ کر دیا۔

فزیو تھراپی کی ہو شر بائی

ایک پاکستانی ڈاکٹر (ماجد زمان عثمانی) یورپ میں فزیو تھراپی میں اعلیٰ ڈگری کیلئے گئے۔ جب وہاں انکو نماز کی طرح ورزش پڑھائی اور سمجھائی گئی تو ڈاکٹر صاحب یہ ورزش دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے تو آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور پڑھ لیا لیکن وہاں جا کر عجیب و غریب اکشافات میرے سامنے آئے کہ اس نماز کی ادبیگی (ورزش) سے بڑے بڑے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے نماز پڑھنے (ورزش کرنے) کی لست دی جو پہار یاں اس ورزش سے درست ہو جاتی ہیں۔ 1: دماغی امراض - 2: اعصابی امراض - 3: نفیاقي امراض - 4: بے سکونی، ڈپریشن، اور بے چینی کے امراض - 5: دل کے امراض - 6: جوڑوں کے امراض - 7: یورک ایسٹ سے پیدا ہونے والے امراض - 8: معدہ

اور اسری شکایت۔ 9: شوگر اور اسکے بعد کے آثار۔ 10: آنکھوں اور گلے کے امراض۔

امریکی ڈاکٹر پروفیسر برٹھم جوزف کا تجربہ

مشہور امریکین ڈاکٹر کے ایک اٹرو یو میں نماز اور اسلام کے متعلق اس کے زندگی کے متعلق تجربات شائع ہوئے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس میں ہاتھوں کا اٹھانا پھر باندھنا نگاہ کو ایک جگہ جمانا۔ پھر ہاتھ چھوڑنا اور جھکنا پھر اپڑھنا پھر سر جھکا کر (زمین پر سجدہ کرنا) دل و دماغ کی طرف جلدی اور زیادہ خون مہمیا کرنے کا موقع دینا اور وقوف و قفل سے دوزانوں ہو کر بیٹھنا اور عمل بار بار کرنا ایک بہت ہی جامن و رژش ہے۔

عورتوں کا سجدہ اور واشنگٹن کا ڈاکٹر

شیخ نقشبندی فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ایک امریکی ڈاکٹر سے ہوئی وہ کہنے لگے کہ یقین جانیے کہ عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ خوبصورت ہوتا اور پھرے پر نور (روشنی) آتی ہے تو وہ سجدے سے سر ہی نہ اٹھائیں۔

خواتین کی نماز اور سائنسی حفاظت

عورتوں کو شرعی حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہیوں کونہ پھیلا سکیں بلکہ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں۔ ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب دودھ پیدا کرنے والی غددوں، سینہ کے اعصاب اور حسن نسوں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔ یہی کیفیت سجدہ میں رانوں کو جданہ کرنے کی ہے کیونکہ شرعی حکم کے مطابق سجدہ کرے گی تو وہ بے شمار نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی۔ ورنہ ایسے پوشیدہ امراض پیدا ہوتے ہیں جو زندگی کے لیے دبال جان بن جاتے ہیں۔ (ستنبوی اور جدید سائنس)

سجدہ اور میل پیتھی

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو بیاسی میل فی سینٹڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔ اور زمین کے گرد ایک سینٹڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب ایک نمازی سجدہ کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور اس کے ذہن کی رفتار روشنی کی رفتار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیال پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشوری طور پر کشش قفل سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور اسکا براہ راست تعلق خالق کائنات سے ہو جاتا ہے اس کی روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ اسکی آنکھوں کے سامنے سے پرده ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آ جاتی ہے۔

جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر روشنیاں لیتا ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملاتا ہوا سجدہ میں چلا جاتا ہے تو جسمِ علی کا خون دماغ میں آ جاتا ہے اور دماغ (خوراک) تغذیہ فراہم کرتا ہے۔ کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال کی صلاحیت اجاگر ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی نمازی سجدہ کرتا ہے اس کی دماغ کی شریانوں کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغِ دماغی اعصاب، آنکھوں اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دورانیہ اور بہاؤ متوازن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نگاہ اور دماغ بہت تیز ہو جاتے ہیں۔ (سنن بنوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سائنس)

فرائض نماز اور سائنسی حقائق

اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس کا ہر حکم ازل سے ابد تک مفید ہے۔ زمین بد لے، زمان بد لے، مکان بد لے، لیکن حکمِ خدا کبھی بھی نہیں بد سکتا۔

شرائط نماز اور جدید سائنس

(The Conditions For Prayer And Modern Science)

نماز ایک مکمل زندگی، بندگی، حیات اور دنیوں جہاں کی روشنی ہے۔ اسلام نے اسکو پڑھنے سے پہلے یعنی اس نماز کے عمل کو شروع کرنے سے قبل کچھ شرائط مقرر کی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

1: فرائض نماز 2: سنن نماز 3: واجبات نماز

4: مستحبات نماز 5: مکروہات نماز

اوقات نماز اور جدید سائنس

(Timings Of Prayers And Modern Science)

انسان طبعی طور پر متھر جسم ہے۔ یہ جامد اور ساکت اجسام کی ضد ہے۔ اسلئے اسکی صحت، تندرستی اور بقا تحریک میں ہے۔ اور نماز بار بار اسی تحریک کا نام ہے قدرت نے اس کے معمولات زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اس کے لئے اوقات اور وقت مقرر کیے ہیں۔

ارکان نماز کی سائنسی توجیہ

نیت باندھنا: دماغ میں کھربوں خلیے کام کرتے ہیں اور ان خلیوں میں برقی رو دوڑتی رہتی ہے۔ اس برقی رو کے ذریعے خیالات، شعور اور تخت الشعور سے گذرتے رہتے ہیں۔ دماغ میں کھربوں خلیوں کی طرح خانے بھی ہوتے ہیں۔ دماغ کا ایک خانہ وہ ہے جس سے برقی رو فوٹولیٹی رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے۔ یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت زیادہ چک دار۔ ایک دوسرا خانہ جسم میں کچھ اہم باتیں ہوتی ہیں اور ان باتوں میں سے وہ اہم باتیں بھی ہوتی ہیں جنہیں شعور نے نظر انداز کر دیا ہوتا ہے۔ جنہوںم روحاںی

صلاحیت کا نام دے سکتے ہیں۔

نمازی جب ہاتھ اٹھا کر سر کے دونوں کانوں کی لوکے قریب لے جاتا ہے تو ایک مخصوص برقی رونہایت باریک رگ اپنا کنڈنسر بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے اندر اس خانے کے خلیوں کو چارج کر دیتی ہے جسکو شعور نے نظر انداز کر دیا تھا یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا جھمکا ہوتا ہے اور اس جھمکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں روحانی صلاحیتیں مخفی ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہاتھ کے اندر ایک تیز برقی رودماغ میں منتقل ہو جاتی ہے۔ جب بندہ کانوں سے ہاتھ ہٹا کر ناف کی طرف لے جاتا ہے اور پھر باندھتا ہے تو ہاتھوں کے کنڈنسر ناف سے یچے (ذیلی جزیری) میں بھلی کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے۔ ہاتھ زیر ناف باندھنے سے جنسی نظام میں تعديل اور اس جسم کے لیے موزوں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ تاکہ نوع انسانی کی نسل دوسری نووعوں سے ممتاز اور اشرف رہے۔ جب بندہ خدا سُبْحَنَ اللَّهِ میں جذب ہو جاتی ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات روشنی بن کر سیرايت ہو جاتی ہیں جس سے جسم کا رواں رواں اللہ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔

گنٹھیا کا علاج قیام کے ذریعے

گنٹھیا یا جوڑوں کے دردوں کا علاج نماز میں ممکن ہے جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے۔ لیکن جب نمازی نیت کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے، اور

عمدہ صحت کا دار و مدار ریڑھ کی ٹھڈی کی چک پر ہے۔

نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، بخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، بخنوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوت دیتا ہے گھٹنیا کے درد کو ختم کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔ (سنن بنوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس)

امراض قلب سے بچاؤ

دل کے ماہر ڈاکٹر صاحبان نے کئی سالوں کی محنت کے بعد ایک ورزش دریافت کی ہے جس سے دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں اور یہ ورزش نماز سے ملتی جلتی ہے۔ جب ہم قیام کرتے ہیں تو جسم کے نچلے حصہ کو خون زیادہ ملتا ہے اور جب ہم رکوع میں جاتے ہیں تو درمیانے حصہ کو فائدہ ہوتا ہے اور جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تو جسم کے اوپر والے حصہ کو زیادہ خون ملتا ہے۔

لہذا نماز کے دوران جسم کے ہر حصہ کو موزوں مقدار میں خون میسر ہوتا ہے جس کی وجہ سے کئی بیماریوں مثلاً دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں۔ مشاہدے کی بات ہے کہ عابدوں کا اکثر کمزور نحیف ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے دل قوی ہوتے ہیں اور وہ دل کے امراض میں بہت کم بیٹلا ہوتے ہیں۔

امام کی تلاوت جدید سائنس

امام جب تلاوت قرآن مجید کرتا ہے اور مقتدی دھیان اور توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور اس پڑھنے ستنے کے عمل کے دوران ایک خاص قسم کی لہریں پیدا ہوتی ہیں اور یہ لہریں دونوں کے درمیان انوارات منتقل کرتی ہیں اگر ان میں امام کی بر قی قوت تیز اور زیادہ ہوتی ہے تو وہ مقتدیوں میں منتقل ہوتی ہے۔ اور اگر بر قی قوت مقتدیوں میں زیادہ ہو تو وہ امام کو منتقل ہوتی ہے۔

ماہر روحانیات لیڈر بیٹر لکھتا ہے کہ تلاوتِ قرآن کا ہر لفظ ایک یونٹ ہے اس سے ایک تیز روشنی لکھتی ہے جو ثابت اور منقی ہوتی ہے۔ قرآن پاک سے لکھا ہوا لفظ ثابت ہوتا ہے اور مقتدیوں پر جب یہ ثابت اثرات (ابریں) پڑیں گی تو ان کے اندر کے بے شمار امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ (حوالہ میں کی دنیا)

خون کے سرخ ذرات تحقیق کے مطابق غیر مری اثرات سے ٹوٹتے رہتے ہیں اور اگر اس کے ٹوٹنے کے عوامل بڑھ جائیں تو پھر بذکیسیر کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور نماز میں تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہیں۔ إلَّا ما هَا أَنَّ اللَّهَ

نفسیاتی امراض فی زمانہ انسان کے لیے و بال جان ہیں اور ان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے ایسی لہروں کو اپنے اندر منتقل کیا جائے۔

حتیٰ کے ڈپریشن بے چینی جیسے امراض صرف نماز سے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اگر نماز میں دھیان خشوع و خضوع زیادہ ہو تو ان امراض کا بالکل خاتمه ہو جاتا ہے ورنہ عام نمازی کے لیے یہ مرض کم ہو جاتا ہے حتیٰ کہ خود کشی کے رجحانات ذہنی سطح سے کم ہو کر دھل جاتے ہیں۔

نماز، مراقبہ اور جدید سائنس

نماز ایک مکمل اور جامع مراقبہ ہے

آج مغرب کی دنیا اس کو مراقبہ کا نام دے رہی ہے۔ مراقبہ کے کلب بننے ہوئے ہیں جس میں مرد اور عورتیں جاتی ہیں۔ میں نے فلاڈلفیا یونیورسٹی آف پیلو نیا میں ایک لیکچر دیا مجھ سے لوگوں نے سوال کیا یہ مراقبہ کیا ہے؟ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیا جانتے ہیں تو وہ کہنے لگا کہ یہاں ہر جگہ محلہ مراقبہ سٹرکٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں مرد عورتیں جاتی ہیں وہ ان کو بیٹھا دیتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اپنی ناک کے سرے پر توجہ مرکوز کرو کبھی کہتے ہیں اپنی ناف پر توجہ مرکوز کرو کبھی کہتے ہیں کہ ہر چیز بھول جاؤ۔ وہ لوگ گھنٹہ آدھا گھنٹہ بیٹھ رہتے

ہیں۔ پسیے بھی دیتے ہیں۔ ٹائم بھی دیتے ہیں اور ان کے احسان مند بھی ہوتے ہیں کہ ہم نے آرام محسوس کیا۔ آپ سوچئے کہ وہ تھک تھک کر ہماری راہ پر ہر آرہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ رب العزت نے جو سکون نماز یعنی اپنی یاد کے اندر رکھا ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ (حوالہ موعظ انجیل صاحب)

انسان کے ہر عمل اور بات کا ریکارڈ کا سمک ورلڈ موجود ہے

فضا میں کئی شفاف دیواریں (Layers) موجود ہیں۔ ایک ایسی دیوار بھی ہے جو کا سمک شعاؤں کو روکتی ہے۔ کا سمک شعاؤں میں دس ارب ولٹ کی بھلی موجود ہوتی ہے۔ اگر دیوار نہ ہوتی تو یہ زندگی ختم ہو جاتی اور لوگ جلس کر مر جاتے۔ ایک دیوار ایسی ہے جو ایش کی لہروں کو روک کر زمین کی طرف لوٹا دیتی ہے۔ (LonoSphere) اور اسی کی بدولت ہم ریڈ یوو گیرہ کی آوازیں مٹن سکتے ہیں ثابت بھلی (+ive) کشش زمین روح اور ایش وہ راز ہیں جن کا علم انسان کے پاس بہت قلیل ہے۔ انسیوں صدی میں معلوم ہوا کہ ایش ہر جگہ موجود ہے یہ ایک لطیف بادل ہے جو عرش سے تحت الہری تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں کوئی خلا یا وزن نہیں غالباً اس آیت کریمہ میں اُسی کی طرف اشارہ ہے۔ اَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوَقَهُمْ كَيْفَ بَذَيْنِهَا وَزَيْنِهَا وَمَالَهَا مِنْ فُرُوجٍ (سورۃ ق) ترجمہ: کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم نے انکے سروں پر ایک آسمان بنائ کر گس طرح آراستہ کیا اور اس میں کہیں رخنہ (شگاف) نہیں ہے۔

اگر پانی کے تالاب میں ایک پتھر پھینکا جائے تو اس میں لہریں پیدا ہو کر کناروں کی طرف روانہ ہو گی مگر پانی وہیں رہے گا۔ دوسرے لفظوں میں پانی انتقالِ امواج کا وسیلہ بتا ہے۔ اسی طرح ایش بھی ہماری متعدد خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ یہ ہمارا قاصد ہے جو ہمارے پیغامات آنا فاناً ہزارہا میل کی مسافت پر پہنچا رہا ہے۔ نیز عمل بصارت ایش ہی کی بدولت وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ اس درمیانی واسطے یا وسیلے کا نام ایش ہے۔ آفتاں ایش میں

بیجان پیدا کرتا ہے اور یہ بیجان ہمارے دماغ میں پہنچ کر روشنی اور حرارت کا احساس پیدا کرتا ہے۔ مقناطیس ایک سوئی کو اپنی طرف کھینچتا ہے چنانچہ سوئی اور مقناطیس کے درمیان واسطے کا نام ایثر ہے۔ ایک روئی سائنسدان کا خیال ہے کہ ایثر گیس سے بھی زیادہ لطیف کوئی چیز ہے جس کے ذریعہ ہر جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ایثر کی لمبی رفتار جتنی یعنی ایک لاکھ چھیساںی ہزار میل فی سینٹ چلتی ہیں۔ سورج کی روشنی 8 منٹ میں زمین پر پہنچتی ہے جس کے متعلق علماء کا خیال ہے کہ روشنی نہیں چلتی بلکہ ایثر کی لمبی رفتار جلتی ہیں۔ یہ ایثر کی لمبی متفہیوں کی گردش سے پیدا ہوتی ہیں ان متفہیوں کی مختلف گردش فی سینٹ کے حساب سے ہمارے ذہن میں مختلف رنگوں کا احساس پیدا ہوتا ہے مثلاً (ایک انج کے فاصلے میں 37: ہزار لمبیں ہوں اور متفہیوں کی گردش 440 ملین فی سینٹ ہوں تو نارنجی رنگ کا احساس ہوگا) سائنسدانوں نے جورو حائیت پر کام کر رہے ہیں ایثر کوئی حصوں میں تقسیم کیا ہے اور کامک ورلڈ اور آسٹرول ورلڈ ایثر میں چلا جاتا ہے جہاں وہ عجیب لطیف (روح) جسم خاکی سے نکل کر آسٹرول ورلڈ ایثر میں چلا جاتا ہے اس دنیا میں جو کچھ ہے اس کی لطیف شکل اسٹرول میں بھی موجود ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ہر چیز کی اصل عالم بالا میں جسم لطیف کی شکل میں موجود ہے اور اس کا جسم کثیف دنیا میں ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جمۃ البالغین میں عالم مثال کے وجود کا ذکر کیا ہے اور اس کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ اگر ہم فضا کی بلندی میں جا کر دیکھیں تو زمین کی چیزوں سے لکرانے والی روشنی نظر آئے گی اور چونکہ روشنی ایک لاکھ چھیساںی ہزار میل فی سینٹ کی رفتار سے چلتی ہے اس لئے سورج کے طلوع ہونے کا پہلا کنارہ ہمیں زمین سے آٹھ منٹ کے بعد نظر آئے گا کیونکہ وہ روشنی 5۔ 9 لاکھ میل کا فاصلہ 8 منٹ میں طے کرے گی۔ اسی طرح اگر آپ فضا میں بہت زیادہ بلندی پر چلے جائیں گے تو سینکڑوں سال کے مناظر نظر آسکتے ہیں اگر ہم فضا میں ایسی جگہ پہنچ جائیں جہاں زمین کی لمبی رفتار 622 یا 1560 یا 1947ء میں

روانہ ہوئی تھیں اور آج وہاں پہنچی ہیں تو بصورتِ اول ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ اور مدینۃ المنورہ کا پرانا دور بھی کہیں نظر آجائے گا۔ بصورت ثانی واقعہ کر بلا کا منظر نظر آئے گا بصورت ثالث جلال الدین اکبر بھلی کے تخت پر تمکن نظر آئے گا اور بصورت رابع قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ گورنر جنرل ہاؤس میں نظر آئیں گے۔ اس کی طرح کے تاریخ کے بہت سے أدوار آپ کو نظر آسکتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ایشیا یا عالمِ مثال میں ہر چیز کی لاتعداد تصاویر محفوظ رہتی ہیں اور وقت کے ساتھ مسافت طے کرتی ہیں نہ صرف تصاویر بلکہ آوازیں بھی ایشی میں موجود رہتی ہیں۔

نماز قرآن کی روشنی میں

قُدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَوةٍ هُمْ خَاشِعُونَ۔ (سورۃ مؤمنون) یہ تحقیق مسلمانوں نے فلاج پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔ وَاسْجُدُوا قُتُرِب۔ اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔ حضور رحمۃ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ان آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے اس مسلمان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا اب اس کے لئے جنت ہے۔ اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا اور میں نے انکا کردار یا اب میرے لئے دوزخ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بندہ سجدہ کرتے وقت اللہ کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس ہر روز 1000 سجدے کرتے تھے اگر کثرت سجدہ کی وجہ سے لوگ انہیں سجاد (بہت سجدہ کرنے والا) کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز قیامت بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز میں کامیاب ہو گیا تو نجات پا جائیگا۔ اور اگر نماز میں پورا نہ اتر آ تو تباہ و بر باد ہو جائیگا (سنن نبأ)

حضرت عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر کسی قسم کی تنگی

پیش آتی تو آپ ان کو نماز کا حکم فرماتے۔ (فضل نماز)
 اللہ رب العزت کا ارشاد مقدس ہے کہ جو بھی شخص پانچ وقت نماز کا اہتمام رکھے گا تو
 میں اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (ابن ماجہ)
 مسنود امام کی روایت کے مطابق نمازیں جنت کی چاپیاں ہیں وضونماز کی چاپی
 ہے۔ یعنی جنت کے دروازہ کا تالہ اسی کے لیے کھلے گا جو نمازی ہو گا۔ بنے نمازی کے لیے
 دروازہ نہیں کھل سکتا کیونکہ اس کے پاس چاپی نہیں۔
 ارشاد حجوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ نماز شیطان کا منه کا لاکر تی ہے۔

نماز احادیث کی روشنی میں

- 1: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے
 نماز کا حساب ہو گا۔ اگر نماز میں پورا اُتر تو کامیابی اور نجات پا جائے گا اور اگر نماز پوری نہ
 ہوئی تو وہ خائب و خاسر (تباه و بر باد) ہو جائیگا۔ (طرانی، ترمذی)
- 2: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں پر ٹنگی
 پیش آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز پڑھنے کا حکم فرماتے۔ (فضل نماز)
- 3: حق تعالیٰ جمل شانہ نے فرمایا جو شخص پانچ وقت نماز کا اہتمام کرے آدھلُّهُ الْجَنَّةَ فِي
 عَهْدِهِ۔ تو میں اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا۔ (درمنثور، ابو داؤد)
- 4: مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمَفَاتِيحُ الصَّلَاةِ الظَّهُورُ۔ نمازیں جنت کی چاپیاں
 ہیں اور نماز کی چاپی طہارت ہے۔ (فضل اعمال)
 یعنی جنت کے دروازے کا تالہ اسی کے لئے کھلے گا جو نمازی ہو گا۔ بنے نمازی کیلئے جنت کا
 دروازہ نہیں کھل سکتا اس کے پاس نماز کی صورت میں چاپی ہی نہیں۔
- 5: اسلام کی علامت نماز ہے۔
- 6: نماز شیطان کا منه کا لاکر تی ہے۔

- 7: سب سے پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔
- 8: نماز پڑھنا گویا کہ شہنشاہ کا دروازہ ٹھکھٹانا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ ٹھکھٹاتا رہے تو وہ کھلتا ہی ہے۔
- 9: مسلمان پانچ وقت نماز کا اہتمام کرتا ہے تو شیطان اس سے ڈرتا ہے۔
- 10: نماز دل کو نورانی بنانے کا ذریعہ ہے۔
- 11: حضرت اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا آخری سانس باقی تھا اور آپ ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ تمہیں نماز کی نصیحت کرتا ہوں یہاں تک کہ روح مبارک ظاہری طور پر پرواز کر گئی۔

نماز پر صوفیائے کرام کے اقوال

- 1: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ہر صوبہ کے گورنر کو ایک خط میں ترغیب نماز پر لکھا۔ میرے نزدیک تمام کاموں میں سے سب سے اہم اور ضروری نماز ہے جس نے نماز کی حفاظت کر لی اُس نے تمام دین کی حفاظت کرتی اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا گویا وہ دین کے کاموں کو بہت زیادہ بر باد کر دیگا۔
- 2: حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے ظاہری وضو کرتا ہوں اور باطنی وضو بھی کرتا ہوں۔ ظاہری وضو پانی سے کرتا ہوں اور باطنی وضو توہہ سے کرتا ہوں۔
- 3: آسمانوں میں نماز پڑھنے والے فرشتوں کو خادم الرحمن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ فرشتے اس وجہ سے تمام مرسیین فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔
- 4: بزرگ فرماتے ہیں کہ جب ایک مومن نماز پڑھتا ہے تو فرشتوں کی دس قطاریں اس مومن بندے پر تجھب کرتی ہیں اور ہر قطار میں دس ہزار فرشتے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک لاکھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (وقت القلوب)

5: نمازی کا دنیا میں وہ مقام ہے جو آخرت میں دیدارِ الٰہی کا ہے۔ اب آپ خود ہی سمجھ لیجئے کہ اپنی نمازوں کو بہتر بنانے اور ترقی دینے میں کتنی فکر کرنی چاہیے۔

6: ایک بزرگ سے پوچھا گیا کیا نماز میں آپ کو دنیا کی کوئی یاد آتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کیا نماز سے بھی کوئی محبوب چیز ہے۔ جس کی یاد آئے۔

7: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نماز میں تیرا قلب حاضر ہے وہ ثواب کی جانب کے مقابلہ میں سزا کی جانب زیادہ تیزی سے لیجاتی ہے۔ (وقت القلوب)

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اتنے دنوں سے دعائماںگ رہا ہوں قبول نہیں ہوتی اتنے دنوں سے وظیفے پڑھ رہا ہوں ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اتنے دنوں سے نماز پڑھ رہا ہوں نماز میں دل نہیں لگتا۔ جب نفس پر شیطان غالب ہو جاتا ہے تو پھر نماز بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اول تو آپ کا عقیدہ ہی فاسد ہے کیا نماز اس لئے ہے کہ اسکی برکت سے ہماری دنیا کے مقاصد پورے ہوتے رہیں۔

میرے بھائی نماز تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور تم پر فرض ہے کہ تم نماز پڑھو۔ دوسری طرف ہمیں حکم ہے کہ اللہ سے دعائماںگو۔ اسلئے ہر حال میں حکمِ الٰہی کی تعییں ہم کو بجا لانا پڑے گی خواہ کسی ہی حالت کیوں نہ ہو جب ہم نے اللہ کے حکم کی تعییں کر لی پھر اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمانیت ہمیں دنیا کی کسی سعادت سے محروم نہ رکھے گی۔ (سوائی عارفی)

نماز اہم رکنِ اسلام ہے

ایمان کے بعد دوسرا اہم ترین رکن نماز ہے۔ نماز ہماری زبان کا جانا پہچانا لفظ ہے جو کہ قرآنی بول چال میں صلوٰۃ میں بولا جاتا ہے۔ صلوٰۃ کے لغوی معنی ہیں کسی کی طرف رخ کرنا، بڑھنا، دعا کرنا اور قریب ہونا۔ قرآن پاک کی اصطلاح میں نماز کے معنی ہیں خدا کی طرف متوجہ ہونا، اُس کی طرف بڑھنا، اُس سے دعا کرنا، اور اُس سے انتہائی قریب ہونا۔ اس طریقہ عبادت کے ارکان کی تعلیم قرآن پاک نے دی ہے اور اس کا تفصیلی طریقہ عمل

حضور نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَأَقِيمُواْ عَوْجُوهُكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْعِيدٍ وَأَدْعُوهُ كُلِّ صِيَّـنَ لَهُ الدِّينُ (الاعراف) اور ہر نماز میں اپنا رخ ٹھیک اللہ کی طرف رکھواد رخلصانہ اطاعت کیسا تھا اسکو پکارو۔

نماز کی فضیلت و اہمیت

ایمان لانے کے بعد مسلمانوں سے اولین مطالبہ یہ ہے کہ وہ نماز قائم کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ إِنَّمَا الظَّلَامُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ (سورة طہ) بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی بندگی کرو اور میری یاد کیلئے نماز کو قائم کرو۔

عقائد کے باب میں جس طرح خدا کی ذات و صفات پر ایمان پورے دین کا سر چشمہ ہے اسی طرح اعمال کے باب میں نماز پورے دین کی عملی بنیاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں تمام عبادتوں سے زیادہ نماز کی تاکید کی گئی ہے اور اس کی اقامت پر اتنا زور دیا گیا ہے کہ گویا اسی پر سارے دین کا دارو مدار ہے۔

نماز کے علاوہ دوسری عبادتیں کچھ خاص لوگوں پر خاص اوقات میں فرض ہیں۔ مثلاً حج اور زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جو مال دار ہوں۔ روزے سال میں صرف ایک ماہ کے لئے فرض ہیں۔ لیکن نماز ایک ایسا طرزِ عمل ہے جس کیلئے ایمان کے سوا کوئی اور شرط نہیں ایمان لاتے ہی نماز ہر مسلمان عاقل و بالغ پر چاہے وہ مرد ہو یا عورت امیر ہو یا غریب، تندرست ہو یا میریض مقیم ہو یا مسافر دن میں پانچ وقت فرضیں ہے یہاں تک کہ میدان جنگ میں جب کہ ہر لمحہ آندیشہ ہو اس وقت بھی نماز نہ صرف فرض ہے بلکہ جماعت کیسا تھا پڑھنے کی تاکید ہے۔

نماز کی تاکید و ترغیب کیسا تھا اسکی اہمیت کو دلوں میں جمانے کیلئے قرآن پاک نے اُس ہولناک انجام اور زبردست رسائی سے پوری قوت کیسا تھا ڈرا یا ہے جس سے

تارکین نماز دوچار ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ نے بھی نماز کی غیر معمولی فضیلت و اہمیت اور نماز کو نہ پڑھنے کی بدترین سزاویں پر مختلف طرز سے روشنی ڈالی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ مومن اور کفر کے درمیان نماز ہی حدفاصل ہے۔ (مسلم شریف)

جو شخص پابندی کیسا تھا اچھی طرح نماز پڑھے گا قیامت کے دن وہ نماز اُسکے لئے نور اور ایمان کی ولیل ہوگی اور نجات کا ذریعہ ثابت ہوگی اور جو شخص توجہ اور پابندی کیسا تھا نماز آدائے کرے گا تو ایسی نماز نہ اُس کے لئے نور ثابت ہوگی نہ (ایمان کی) ولیل ہوگی۔ اور ناہی وہ اسے خدا کے عذاب سے بچانے والی ہوگی۔ ایسا شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف کا ساتھی ہو گا (مسدحہ بیہقی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ زندگی کے آخری لمحات میں نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک پر یہ کلمات تھے، نماز، نماز، نماز، (الادب المفرد) دین میں نماز میں اہمیت و فضیلت معلوم کرنے کیلئے قرآن و سنت کی اُن واضح اور تاکیدی ہدایات کیسا تھی یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ خود نبی کریم ﷺ کو نماز سے کس قدر گہرا شغف تھا آپ ﷺ نماز میں واقعی آنکھوں کی ٹھنڈک محسوس فرماتے۔ معمولی سی بات ہوتی تو آپ ﷺ مسجد کی طرف دوڑ پڑتے اور نوافل تو اس کثرت کیسا تھا پڑھتے کہ پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا۔

نماز کی فرضیت

نمازو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام شروع ہی سے پڑھتے رہے البتہ یہ پانچ وقت کی نماز باقاعدہ شبِ معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ بھرت سے ڈیڑھ سال پہلے نبی رحمت ﷺ کو اللہ رب العزت نے معراج کرائی اور اپنی ملاقات کا شرف بخشنا۔ اور اسی موقع پر آپ ﷺ کو نماز کا تختہ عطا کیا گیا۔ اور اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے

اور آپ ﷺ کو نماز کے اوقات بتائے اور نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ بتایا۔ قرآن پاک میں نماز کی فرضیت صریح الفاظ میں آئی ہے اور تمام عبادات سے زیادہ نماز کی تاکید کی گئی ہے جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ یقیناً مسلمان نہیں۔

باعتبارِ ثواب لوگوں کی تین قسمیں ہیں

منقول ہے کہ لوگ باعتبارِ ثواب تین اقسام میں نماز سے فارغ ہوتے ہیں۔

- 1۔ ایک گروہ پچیس نمازوں (کے ثواب) کے ساتھ نماز سے نکلتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو امام کے بعد رکوع و سجود کرتے ہیں۔
- 2۔ ایک گروہ ایک نماز کے ساتھ فارغ ہوتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو امام کی برابری کرتے ہیں۔
- 3۔ ایک گروہ بغیر کوئی (ثواب پائے) نماز سے نکلتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو (رکوع و سجود وغیرہ) میں امام سے سبقت لے جاتے ہیں۔

لفظ صلوٰۃ کے معنی و مفہوم

نماز کیلئے قرآن مجید میں صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے عربی اور عبرانی زبان میں دعا کے معنی ہیں۔ اسلئے نماز کی لفظی حقیقت اللہ تعالیٰ سے درخواست اور التجاء ہے۔ اسکی لفظی حیثیت کے متعلق حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ کے لغوی معنی دعا کے ہیں اور نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے تمام اعضاء و جوارح کی ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ گویا اس کے تمام اعضاء زبان بن جاتے ہیں جس کی ساتھ بندہ ظاہر و باطن میں اس کو پکارتا ہے۔ بندہ کی ظاہری حالت بھی گریہ وزاری اور خضوع میں نیاز مند سائلوں کی طرح گڑگڑا کر مانگنے میں اس کا باطن بھی شریک ہے۔ جب بندہ سراپا دعا بن کر رپ جلیل کو پکارے گا تو وہ اپنے بندے کی دعاؤں کو ضرور سنے گا کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ **أَذْعُونَكُمْ** آستَجِبْ لَكُمْ۔ تم مجھے پکارو میں ضرور تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

نماز کا حقیقی مقصد

نماز کا اصل مقصد یہ ہے کہ خالق کائنات کی عظمت کا نقش مرسم ہو جائے یہاں تک کہ (عذاب الہی) سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات کی تعمیل اور ممنوعات سے پرہیز کیا جائے۔ اس میں تمام بني نوع انسان کا فائدہ ہے کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہوگا اور برا نیکیوں سے کنارہ کش رہے اس سے بھلا کی اور لفغ کے سوا اور کوئی بات سرزنشیں ہو سکتی۔ اور جو شخص نماز پڑھ لیتا ہو لیکن اس کا دل خدا سے غافل ہو اور خواہشات نفسانی اور لذتی جسمانی میں لگا ہو۔ اور اسکی نماز سے گو بقول بعض ائمہ ادائے فرض تو ہو جائے گا لیکن درحقیقت مطلوبہ مقاصد حاصل نہ ہوں گے۔ نماز (در اصل) وہ ہے جسکی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ أَلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةٍ خَاشِعُونَ ○ یعنی وہ مسلمان جو اپنی نماز میں خشوع سے کام لیتے ہیں وہ فلاح پا گئے۔ یعنی کامیاب ہو گئے۔ نماز کا حقیقی مقصد نیاز مندی کے ساتھ خدا نے خالق زمین و آسمان کی برتری کا اعتراف اور اسکی لازوال عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے سرنگوں ہونا ہے۔ لہذا حقیقی معنوں میں کوئی شخص اُس وقت تک نمازی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل حاضر، خدا نے وحدہ لا شریک کے خوف سے بھرا ہوا، باطل و سوسوں اور ضرر رسائی خیالات سے خالی ہو کر طالب نجات نہ ہو۔ پس اگر انسان اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوا اور اس حال میں اس کا دل خشوع و خضوع سے پر ہوا اپنے پروردگار، قادر، وقار، صاحب سطوت، لامتناہی، مالک قدرت بے پناہ کے سامنے عاجزی و فروتوی سے حاضر ہو تو وہی شخص اپنے گناہوں سے تائب اور اپنے رب کی طرف مائل ہوگا۔ تب ہی اس کے ظاہری و باطنی اعمال کی اصلاح ہو سکے گی۔ اس کا رابطہ اس کے پروردگار سے مضبوط ہوگا اور وہی بندگان خدا حق تعالیٰ کے زمرة میں شامل اور دین کے قائم کردہ حدود پر قائم ہوگا۔ اور وہی ان امور سے باز رہیگا جن سے رب الحلمین نے منع فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد رب الحلمین ہے۔ إِنَّ

الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ○ بلاشبہ نماز بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ کاموں سے باز رکھتی ہے۔ اور حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کی یہی صورت ہے۔ غرض جو نماز بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ امور سے مانع ہے وہ ہی نماز ہے۔ جس میں بندہ اپنے رب کی عظمت کا اعتراض کرے۔ اس کے (عذاب) سے ڈرے اور اسکی رحمت کا امیدوار ہو اور ہر شخص کو نماز سے اسی قدر فیض ملتا ہے جتنا اس دل میں اللہ کا خوف ہو۔ اور اس کا قلب اللہ ہی کی جانب مائل ہو۔ کیونکہ اللہ پاک اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے۔ بندوں کی ظاہری صورت پر نہیں جاتا اسی لئے ارشاد فرمایا وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ○ یعنی نماز کو ذکر الہی میں منہک ہو کر پوری طرح ادا کرنا چاہیے۔ جس آدمی کا دل خدا کی یاد سے غافل ہے وہ اللہ کا عبادت گزار نہیں ہو سکتا۔ لہذا حقیقی معنوں میں ایسا شخص نمازی نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةٍ لَا يَحْصُرُ الرَّجُلُ فِيهِ قَلْبَةٌ مَعَ بَدِينِهِ ○ یعنی جب تک کوئی شخص تنہن کے ساتھ حاضر نہ ہو اللہ رب العزت اس کی نماز کی طرف نہ دیکھے گا۔ دین کی نگاہ میں نماز یہی ہے۔ اور اسی نماز کو نقوص انسانی کے سنبور نے اور اخلاق کے درست کرنے میں دخل ہے۔ کیونکہ نماز کے ہر جزو میں انسانی فطری فضائل کی برتری کا دستور العمل اور انسانی پسندیدہ خصائص میں سے کسی نہ کسی خصلت کی مشق ہے۔

سورۃ فاتحہ اور اس کے مخفی اسرار

سورۃ فاتحہ کی اس قدر اہمیت کیوں

جو لوگ باقاعدگی سے نماز آدا کرتے ہیں ان کے ذہن میں یہ خیال ضرور آتا ہے کہ کیا سورۃ فاتحہ کا دن میں ایک بار پڑھنا یا ہر نماز میں ایک بار پڑھ لینا کافی نہ تھا؟ اس کے ساتھ ہی دل میں اس سوال کا جواب آتا ہے کہ ہر رکعت میں اس سورۃ کا پڑھنا اور اسکی تلاوت کو ہر رکعت میں واجب کر دیا جانا ضرور اپنے اندر کوئی بہت بڑی حکمت پوشیدہ رکھتا ہے۔

صوفیاء میں سے کسی کو بذریعہ کشف اس بات کا إلهام ہوا کہ ہر رکعت میں اس سورہ کا پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ ایک مسلمان جو دن میں اسے چند بار پڑھ لیتا ہے اسے ایسی قوت عطا کر دی جاتی ہے جس سے وہ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے۔ سورۃ فاتحہ کی ایک خاص تعداد روزانہ پڑھ لینے سے بہت سی برکتوں، رحمتوں اور کامرانیوں کے خزانے پڑھنے والے کے ہاتھ لگ جاتے ہیں۔ جو شخص دن میں 40 بار اس کی تلاوت کرے وہ اس کا عامل قرار دیا جاتا ہے اور اس سورہ میں مخفی تمام خوبیوں کا حامل بن جانا غیر معمولی سعادت سے کم نہیں۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مرض، بلا، وبا، مصیبت، قحط، فقر و فاقہ، تنگدستی اور ہر نصیبت کا علاج رکھا ہے۔

نمازوں میں سورۃ فاتحہ کی تعداد کا تعین

دن بھر کی پانچ نمازوں کے فرائض، وتر اور سنتِ مؤکدہ میں پڑھی جانے والی سورۃ فاتحہ کی تعداد 32 بنتی ہے۔ جو لوگ عصر اور عشاء کی 4، 4 سنتِ غیر مؤکدہ بھی پڑھتے ہیں ان کیلئے روزانہ پڑھی جانے والی سورۃ فاتحہ کی تعداد کا مجموعہ 40 ہوتا ہے۔ اشراق، چاشت، اواین اور تہجد وغیرہ کے نوافل کا (ظہر، مغرب اور عشاء کے نوافل کے ساتھ) ستر کا مجموعہ بنتا ہے۔ یہ دونوں اعداد (40 اور 70) روزمرہ کے وظائف میں خاص آثر کرتے ہیں صوفیاء کے ظفیروں میں 11، 21، 40، 21، 70، 81 کے عدد بہت معروف ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ دن میں 70 بار استغفار فرماتے تھے چنانچہ اگر مسلمان ایک دن میں پانچ نمازوں کے دوران 40 بار سورۃ فاتحہ تلاوت کر لیتا ہے تو اس سورۃ فاتحہ کا فیضان اس پر جاری ہو جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تعلیمات

یہ سورۃ ایک دعا ہے یہ دعا اسلام کی تمام تعلیمات کا خلاصہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ

کی حمد و شاء کے علاوہ تو حیدر بیان کی گئی ہے۔ اس میں اعمال کی جزا و مزما کا تپین، عبادت کی ملخصانہ آدا کا اقرار، توفیق وہدایت کی طلب اور نیکیوں کی تقلید اور بروں سے اجتناب کی تمنا ہے۔ اس سورہ کریمہ کے پڑھنے سے اس کی تمام قدر تپیں اور کششیں جو آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں قاری پر آشکار ہو جاتی ہیں۔ رحمان رحیم کہہ کر پکارنے سے اس کی بے انتہار حمت و بے پایاں شفقت غیر محدود بخششیں اور ناقابل پیان محبت و کیف کا سمندر دل کے مختصر کوزے میں موجیں مارنے لگتا ہے۔ فرطِ عبودیت سے ایمان کے پودے کی آبیاری ہوتی ہے اور اس کی اٹھنیاں پھلدہ اڑ ہو جاتی ہیں۔ اسکی تلاوت کے بعد روزِ جزا کے مالک کا خیال ہم کو اپنے اعمال کی ذمہ داری اور مواخذہ سے باخبر اور اللہ کے جلال و جبرود سے مرعوب کر دیتا ہے۔ اسکی تلاوت سے دنیا و مافیحا کے سہاروں سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ کے نیاز مند ہو جاتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے نزول کی تفصیل

سورۃ فاتحہ کو فاتحۃ الکتاب، اُمّ القرآن یا اساس القرآن بھی کہتے ہیں کیونکہ ان ناموں میں مذکورہ تمام حکمتیں موجود ہیں۔ روح البیان میں ہے جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی جبراً تسلیل علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نازل ہوئے۔ مفسرین کرام نے اس سورۃ کے پچیس سے زائد نام اسکی شان کے مطابق لکھے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے فضائل و برکات

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا اس نے گویا رب کی نازل کردہ چاروں کتابوں کو پڑھا۔ سورۃ فاتحہ کا ثواب دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ امام الانبیاء رحمۃ دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیزیں مجھے عرش کے خزانہ سے ملی ہیں اور ایسی کوئی چیز اس خزانہ سے کسی کو نہیں ملی۔ ایک سورۃ فاتحہ دوسری آیہ

الکرسی، تیسرا سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات اور چوتھی سورۃ کوثر۔
روایات میں آتا ہے کہ ابلیس کو اپنے اوپر نوحہ زاری اور سر پر خاک ڈالنے کی چار مرتبہ نوبت آئی۔

1: جب اس پر لعنت ہوئی۔ 2: جب اس کو آسمان سے زمین پر ڈالا گیا۔
3: جب امام الانبیاء رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی۔ 4: جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی
مشائخ کا تجربہ ہے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے مرگی، درد گردہ، سانپ اور بچوں
کے کالے پر اور دمگر، بہت سی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے جہنم کے
عذاب سے چھٹکا رہ ملتا ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ بعض گناہ گار قوموں پر عذاب الہی آنے
والا ہوا گامران میں سے کوئی بچہ مکتب میں جا کر سورۃ فاتحہ پڑھے گا تو اسکی برکت سے
چالیس روز تک عذاب دور رہے گا۔ روایات میں ہے کہ جو کوئی سواری پر بیٹھتے وقت سورۃ
فاتحہ مع بسم اللہ پڑھتے تو اسے سواری کے ہر قدم پر نینکی ملے گی۔ دنیاوی بلاوں میں اسکی
تلاوت کرنے والا بلاوں سے نجات پائے گا۔ جو انسان سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے تو اسکی
تلاوت سے فضاوں میں تاثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اللہ کے نیک بندے عموماً
اپنا کمرہ علیحدہ رکھتے ہیں تاکہ دوسروں کے تاثرات شامل نہ ہوں۔ جنگل چونکہ تاثرات
سے نہ ہوتے ہیں اس لئے بہت سے اولیاء کرام عام طور پر کچھ حدود کیلئے وہاں جا کر چلے
کیا کرتے تھے۔ امریکہ کے ڈاکٹروں نے کچھ آلات کی مدد سے اس بات کی تصدیق کی۔
حدیث شریف میں ہے کہ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (سورۃ فاتحہ میں ہر
مرض کی شفا ہے۔) کیونکہ جب ان کے ایجاد کردہ آلم پر یہ آیت پڑھی گئی تو اس کے وہی
آثرات مرتب ہوئے جو انہوں نے صحت حاصل کرنے کیلئے خصوصی سینیپوریم سے حاصل
کئے تھے۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کا وہی آثر تھا جو ایک مریض پر ان کے سینیپوریم میں جانے
سے ہوتا ہے۔ امریکی ڈاکٹروں نے سورۃ فاتحہ کا سورۃ شفا ہونا ثابت کر دیا اور نبی مختشم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق کی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔ الْفَاتِحَةُ

شفاً عِمَّنْ كُلِّ سُقْمٍ (سورۃ فاتحہ ہر روگ اور بیماری سے شفاء دیتی ہے۔)

واجبات نماز

واجبات نماز سے مراد وہ ضروری باتیں ہیں جن کا ادا کرنا نماز میں ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر بھولے سے کوئی چیز چھوٹنے کے بعد سجدہ سہونہ کیا جائے یا قصدًا کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوثانا واجب ہے۔

واجبات نماز چودہ ہیں

- فرض نمازوں کی پہلی دور کعتوں میں قرات کرنا۔
- فرض نمازوں کی پہلی دور کعتوں میں اور باقی نمازوں کی ساری رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔
- سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کے بعد فرض کی پہلی دور کعتوں اور واجب، سننوں کی اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں کوئی دوسری سورۃ پڑھنا، چاہے پوری سورۃ پڑھے یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھے۔
- سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا، اگر کوئی شخص پہلے دوسری سورۃ پڑھ کر بعد میں سورۃ فاتحہ پڑھے تو واجب ادا نہ ہوگا۔
- قرات، رکوع، سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔
- قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔
- جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان باطمینان سیدھا بیٹھ جانا۔
- تعدل ارکان یعنی رکوع اور سجدوں کو پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ اچھی طرح ادا کرنا۔

- 9- قعده اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نمازوں میں دو رکعت کے بعد آللّتھیاٹ پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔
- 10- دونوں قعدوں میں ایک بار آللّتھیاٹ پڑھنا۔
- 11- امام کا فجر کی دونوں رکعتوں میں، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جمعہ اور عیدین میں، تراویح اور رمضان المبارک کے مہینے میں وتروں میں بلند آواز سے قرات کرنا، اور ظہر عصر اور مغرب، عشاء کی آخری رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرات کرنا۔
- 12- نماز کو آل اللہ علیہ کُمْ وَ حَمَّةُ اللَّهِ کے الفاظ کے ساتھ ختم کرنا۔
- 13- نماز وتر میں دعائے قوت کیلئے ”تکبیر“، دونوں ہاتھوں کا کانوں تک اٹھا کر کہنا اور دعائے قوت پڑھنا۔
- 14- دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیرات کہنا۔ (الدریج الر)

واجبات نماز کی تفصیل

واجبات کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے

تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ آکبڑ کے کلمات سے ہو۔ مکمل سورۃ الفاتحہ پڑھنا یعنی آللّتھیسے وَ لَا الصَّالِیْنَ تک تمام آیات کی تلاوت کرنا۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ سورۃ فاتحہ کی ہر آیت کو پڑھنا مستقل واجب ہے۔ اگر ایک آیت بھی چھوٹ گئی تو ایک واجب چھوٹ گیا۔ سورۃ الفاتحہ کے ساتھ کوئی ایک سورۃ ملانا یا تین چھوٹی آیتیں ملانا واجب ہیں۔ چھوٹی سورۃ کی مثال إِنَّمَا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ مکمل اور تین آیتوں کی مثال فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهِرْ ○ وَ أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَ أَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَخَلِّثْ ○ (کتاب الفقہ)

- فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنتوں نوافل اور وتر کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورتیں ملانی واجب ہیں۔

- سورۃ الفاتحہ کا پہلے پڑھنا اور سورۃ کابعد میں پڑھنا واجب ہے۔ سورۃ یا آیتوں سے قبل ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔
- قرات کے فوراً بعد رکوع کرنا واجب ہے۔
- دونوں سجدوں کا پے در پے کرنا واجب ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان کوئی رکن فاضل نہ ہونا۔
- تعدیل ارکان کا ہونا یعنی رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ میں کم از کم اتنی دیر وقہہ کرنا جتنی دیر آدمی ایک دفعہ سبحان اللہ کہہ سکتے۔
- رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یعنی قومہ کرنا واجب ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ) یعنی سیدھا بیٹھنا واجب ہے۔
- تعدد اولیٰ یعنی۔ تین چار رکعت والی نماز فرض یا سنت مؤکدہ یا غیر مؤکدہ پہلے آلتَّحِیَاتُ سے لیکر عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تک پڑھنا واجب ہے۔ درود شریف نہیں پڑھنا۔ اگر کسی نے بھولے سے یا جان بوجھ کر آلَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ تک پڑھ لیا تو سجدہ سہو پڑ جائیگا۔
- نمازوں میں تشهد پورا پڑھنا واجب ہے۔ ایک لفظ بھی چھوڑ دیا تو سجدہ سہو پڑ جائیگا۔
- نمازوں کے لفظ آللَّاهُمَّ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ سے داعیں باعیں سلام پھیرنا واجب ہے۔
- دعائے قوت و تروی کی تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور قرآن کی کوئی سورۃ پڑھنے کے بعد آللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر دعائے قوت پڑھنا واجب ہے۔ تکبیر دعائے قوت کہنا واجب ہے۔
- عید کی نمازوں میں دونوں رکعتوں میں زائد چھنگبیریں کہنا واجب ہے۔
- عید کی نمازوں کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کہنا واجب ہے۔

ارکانِ نماز جدید سائنس کی روشنی میں

- امام کو صحیح کی نماز، مغرب کی نماز، عشاء کی نماز، رمضان المبارک میں وتروں کی تینوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے۔
- ہر فرض، واجب کو اپنی جگہ ادا کرنا واجب ہے۔
- ہر رکعت میں رکوع کا ایک دفعہ ہونا واجب ہے۔
- دوسری رکعت کے مکمل ہونے سے پہلے تعداد نہ بیٹھنا اور چار رکعتوں والی نماز میں تیسرا رکعت کے بعد تعداد نہ بیٹھنا واجب ہے۔
- اگر کسی نے دورانِ نماز بھی سجدہ والی آیت پڑھی تو سجدہ کرنا واجب ہے۔
- فرضوں کی ادائیگی یا وتروں کی ادائیگی کے دورانِ اتنا وقت کہ کردیانا کہ تین بار سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَى کہہ سکیں تو سجدہ سہو واجب ہو جائیگا۔
- امام کے پیچھے مقتدری کا خاموش رہنا قرات کا نہ کرنا واجب ہے۔ چاہے امام بلند آواز سے قرات کرے یا آہستہ آواز سے۔
- تمام واجبات نماز میں امام کی متابعت کرنا۔
- بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سورة الفاتحہ کے تالیع ہے اور اسی طرح آمین کہنا بھی سورۃ الفاتحہ کے تالیع ہے۔
- تعداد اول فرضوں، سنتوں، وتروں میں واجب ہے۔
- اگر کوئی قعدہ اولیٰ میں کوئی حرف / لفظ بھول جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔
- اگر کسی نے أَلْحَمْدُ لِلَّهِ مُكْمَلٌ پڑھنے کے بعد اتنی دیر خاموش کھڑا رہا جتنی دیر تین بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہہ سکتے تو سجدہ سہو لازم ہے۔ (دریتار)
- اگر سورۃ الفاتحہ کی کوئی آیت یا لفظ رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا لازم ہے۔ (دریتار)
- اگر امام تشهد پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو مقتدری کیلئے ضروری ہے کہ وہ تشهد مکمل کر کے کھڑا

- ہو۔ اس لیے کہ تشهید امام اور مقتدی دونوں پر واجب ہے۔ (درستار)
- فرض نماز بجماعت میں فرائض واجبات مقتدی پر بھی واجب ہیں۔ لہذا مقتدی پر ضروری ہے کہ وہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ واجب کا تعارض نہ پڑے اگر تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اسے ادا کرے۔ امام کی متابعت کرے۔ (درستار) اب اس صورت میں درمیانی تشهید واجب ہے اور قیام فرض ہے اس طرح مقتدی کی امام کی متابعت واجب تھی مگر اس نے تشهید پورا نہیں کیا کہ امام کھڑا ہو گیا۔ اب یہ تعارض تھا کہ امام کی متابعت اور تشهید کی باقی تو اس مقتدی کے لیے حکم ہے کہ تشهید پورا کر کے امام کی متابعت کرے۔
 - مقتدی نے رکوع یا سجدے میں ابھی تسبیحات تین مرتبہ نہیں پڑھی تھیں کہ امام نے سراٹھالیا تو یہ بھی امام کی متابعت میں کھڑا ہو جائے۔
 - امام کسی رکعت میں دو سجدوں کی بجائے ایک ہی سجدہ کرے تو اس سلام پھیرنے سے پہلے پہلے جب یاد آجائے وہ سجدہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ نماز درست ہو جائے گی اگر رہ جانے والا سجدہ نہ کیا اور سلام پھیر دیا تو نماز نہ ہو گی کیونکہ ہر رکعت میں دو سجدے کرنا فرض ہیں۔ جس کا ایک سجدہ رہ گیا اس کا فرض رہ گیا۔ لہذا دوبارہ نماز لوٹائے۔ مہیں حال اکیلانماز پڑھنے والے آدمی کا ہے۔ (درستار)
 - اگر سلام پھیرنے کے فوراً بعد یاد آیا اور نماز کے منافی کوئی عمل بھی نہیں کیا تو پہلے فرض سجدہ ادا کرے اور پھر سجدہ سہو کر سکے۔ بعد پھر **آلۃٰ تَحْییَاتِ** مکمل پڑھ کر سلام پھیرے۔ (درستار)
 - اگر کسی نے ایک رکعت میں تین سجدے کر لیے تو آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائیگی۔ (درستار)
 - اگر کسی نمازی کا پہلا قعدہ پڑھنا بھول گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (درستار)

- اگر کسی نے پہلے قاعدہ میں عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ تک پڑھ کر کھڑا ہونا تھا اور وہ کھڑا نہ ہوا بلکہ بھولے سے آلَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ تک پڑھا تھا کہ اس کو یاد آگیا کہ میں نے کھڑا ہونا ہے تو فوراً کھڑا ہو جائے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر درود شریف پڑھ لیا تو اس کو دوبارہ نماز پڑھنا ہوگی۔
- اگر مقتدی نے امام سے پہلے تشہد پڑھ لیا اور امام ابھی پڑھ رہا ہو تو مقتدی خاموش بیٹھے۔ درود دعا کچھ نہ پڑھے۔ (درستار)

نماز واجب ہونے کی شرطیں

نماز واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو نماز واجب نہ ہوگی۔

- 1 اسلام یعنی نماز مسلمان پر واجب ہے کافر پر واجب نہیں
- 2 بلوغت، جب تک لڑکا لڑکی بالغ نہ ہو جائیں نماز واجب نہیں ہے۔
- 3 عقل و هوش اگر کوئی دیوانہ ہو جائے، بے هوش ہو یا ہر وقت مست یا مد ہوش رہتا ہو تو اس پر نماز واجب نہیں۔
- 4 عورتوں کا حیض و نفاس سے پاک ہونا، حیض و نفاس کی حالت میں عورت پر نماز فرض نہیں ہے
- 5 نماز کا وقت پایا جانا، یعنی اتنا وقت مل جائے کہ آدمی اسوقت کی نماز ادا کر سکے یا کم از کم اتنا وقت ہو کہ آدمی طہارت حاصل کر کے تکمیر تحریکہ کہہ سکے۔ اگر اوپر کی چاروں شرطیں پائی گئیں مگر نماز کا اتنا وقت نہ مل سکا تو اس وقت کی نماز واجب نہ ہوگی۔

نماز کی سنتیں

حضور رحمت کائنات محبوب رب العالمین ﷺ نے نماز میں فرض اور واجب کے

علاوہ بھی بعض باتوں کا اہتمام فرمایا یا لیکن ان کی ایسی تاکید ثابت نہیں ہے جیسی تاکید فرض اور واجبات کی ثابت ہے، ان کو سنت کہتے ہیں، اگرچہ ان کے چھوٹے سے نہ تو نماز ٹوٹتی ہے اور نہ ہی سجدہ سہولازم آتا ہے، لیکن ہر نمازی کو نماز میں ان باتوں کا پورا پورا اہتمام کرنا چاہیے، کیونکہ خود آقا مولانا ﷺ نے ان کا اہتمام فرمایا ہے، اور نماز درحقیقت وہی ہے جو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ سے زیادہ مشابہ ہو۔

نماز کی سنتیں یہ ہیں

1. تبیر تحریمہ کے وقت مرد کیلئے دونوں ہاتھ کا نوں تک اٹھانا اور عورت کیلئے کندھے تک اٹھانا۔
2. ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑ دیں نہ ملائیں نہ کشادہ کریں۔
3. تبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ رہیں۔
4. تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کونہ جھکایا جائے۔
5. تکبیر تحریمہ کہتے وقت پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں۔
6. امام کو بلند آواز سے اللہ اکبر۔ سمع اللہ لیعن تَحْمَدَهُ کہنا اور آلِ سَلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ بھی بلند آواز سے کہنا۔
7. تکبیر تحریمہ کے بعد دونوں ہاتھ باندھ لینا۔
8. ہاتھ باندھ لینے کے بعد شاء سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھنا۔
9. تَعُوذُ بِعَذَابِ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا۔
10. تسمیہ یعنی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھنا۔
11. آمین کہنا۔
12. شناۓ تعوذ تسمیہ اور آمین دل میں کہنا۔

13. ترتیب کے ساتھ پہلے شاء۔ تعوذ پھر تسمیہ پھر فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔
14. ان میں وقنه کرنا فوراً پڑھنا۔
15. رکوع میں تین مرتبہ سُجَّاحَ رَبِّ الْعَظِيمِ کہنا۔
16. رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔
17. مردوں کو چاہیے کہ گھٹنوں کو پکڑتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھے۔
18. عورتیں انگلیاں کھلی نہ رکھیں۔
19. رکوع کرتے وقت نانگیں سیدھی رکھیں۔
20. رکوع کیلئے اللہ اکبڑ کہنا۔
21. رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے سمعَ اللہِ لِمَنْ حَمَدَہ کہنا۔ پھر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔
22. سجدے میں جاتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔
23. سجدے میں تین مرتبہ سُجَّاحَ رَبِّ الْأَعْلَیٰ کہنا۔
24. سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا۔
25. دونوں سجدوں کے درمیان تشہد کی طرح بیٹھنا۔
26. دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھ کر بیٹھنا۔
27. سجدہ کرتے وقت پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھنا۔
28. ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔
29. دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ زمین پر گلنا سنت ہے۔
30. دوسرا رکعت کیلئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔
31. تشہد میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بائیاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا سنت ہے۔
32. حالت تشہد میں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا۔
33. حالت تشہد میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کنارے گھٹنوں پر ہوں۔

34. قده اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔

35. تشهد میں کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔

36. سنت غیر موقّدہ اور چار رکعت والے نفل کی نیت کی صورت میں تشهد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

37. تعدد اخیرہ میں درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

38. مقتدی کا امام کے ساتھ تمام اركان میں امام کی متابعت کرنا۔

39. **آلَسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّهُ** کہنا۔

40. **آلَسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّهُ** پہلے دنوں ہاتھ اٹھا کر کانوں تک لے جانے کے بعد تکبیر کہنا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

○ عیدین کی نمازوں میں بھی اسی طرح کرنا سنت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

○ تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں کسی جگہ بھی ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

○ اگر تکبیر پہلے کہہ لی اور بعد میں ہاتھ اٹھایا تو یہ درست نہیں ہے۔ تکبیر کہہ لینے کے بعد ہاتھ نہ اٹھائے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

○ اگر ایک آدمی صرف ایک ہاتھ اٹھا سکتا ہے دوسرا نہیں اٹھا سکتا مجبور ہے تو تکبیر تحریمہ کیلئے صرف ایک ہی ہاتھ اٹھائے۔ (دریختار)

○ امام کیلئے تکبیر تحریمہ سمیت تمام تکبیرات کے انتقال سمیت ہی بلند آواز سے کہے۔ (دریختار)

○ اگر امام کی آواز مقتدیوں تک نہ پہنچے تو لا وَذْ سپیکر استعمال کرے یا مکبر بنادے تاکہ سب تک آواز پہنچ سکے۔

○ اگر امام کی آواز نمازیوں تک پہنچ سکے تو پھر مکبر نہ بنائے۔ کیونکہ یہ مکروہ اور بدعت میں شمار ہو گی۔ (دریختار)

- مکبر جسکو بنایا جائے وہ ایسی جگہ پر کھڑا ہو جہاں اس کی ضرورت ہو۔ (درختار)
- مقتدی تکبیر میں آہستہ آواز سے کہے۔ (درختار)
- تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لینا چاہیے۔ (غینیۃ)
- نمازی تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ ناف کے نیچے باندھے۔ عورتیں اور خشی چھاتی کے نیچے۔ (غینیۃ)
- مرد ناف کے نیچے دامکی ہتھیلی باعث کی کلائی کے جوڑ پر رکھے اور چھپگلی انگلی اور انگوٹھے سے کلائی کے گرد حلقہ بنائے اور باقی تین انگلیوں کو باعث کی کلائی کی پشت پر رکھے۔ (درختار)
- جنازہ کی نماز میں بھی تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے اور سلام پھیرنے سے قبل ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرے۔ (درختار)
- نماز عید کی زائد تکبیروں کو کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو چھوڑ دینا ہوتا ہے۔
- اگر امام نے قرات شروع کر دی اور مقتدی نے ابھی شناہ نہیں پڑھی تو امام کی قرات بالجھر کی وجہ سے شناہ چھوڑ دے۔
- امام ظہر و عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھتا ہے تو مقتدی شناہ اور تعوذ امام کے پیچے پڑھ سکتا ہے۔
- اگر کوئی امام کو رکوع میں پائے تو اب وہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت کھڑا ہو پھر دوبارہ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے امام کے ساتھ شریک ہو جائے شناہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (درختار)
- کیا امام کے پیچے مقتدی تعوذ اور تسمیہ پڑھ سکتا ہے؟ - نہیں پڑھ سکتا کیونکہ مقتدی پر قرات کرنے نہیں تعوذ اور تسمیہ قرات کے تابع ہے۔ (درختار)
- ہر رکعت میں شناہ نہیں پڑھی جاتی، پہلی رکعت کے شروع میں پڑھی جاتی ہے۔
- ہر رکعت کے شروع میں بسیم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ (درختار)

- بسُمِ اللہ وَہ رکعت کے شروع میں آہستہ پڑھی جائے۔ (درالختار)
- اگر کوئی آدمی نماز کے شروع میں شاء تعوذ اور تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور اس نے **الْحَمْدُ لِلّٰہِ** سے شروع کر دیا تو اس کے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔
- اگر کسی آدمی نے نماز میں شاء کے بجائے صرف تعوذ اور تسمیہ پڑھ دی تو اب اس کو اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (درالختار)
- آدمی کی ایک رکعت فوت ہو گئی جب امام سلام پھیرے گا مقتدی جب وہ رہ جانے والی رکعت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گا تو اس وقت شاء پڑھ لے۔ (غذیۃ)
- عیدین کی نمازوں میں دونوں ہاتھ باندھ کر شاء پڑھے۔ (درالختار)
- بعض لوگ رکوع میں ٹانگیں کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں۔ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (درالختار)
- کسی آنے والے آدمی کیلئے رکوع کو لمبا کرنا اگر اسکو جانتا ہے تو مکروہ ہے۔
- اگر امام نے رکوع سے سراٹھا لیا اور مقتدی نے ایک یاد و دفعہ شیع پڑھی تو مقتدی امام کی پیروی کرے کیونکہ امام کی متابعت واجب ہے۔ (درالختار)
- اگر مقتدی نے امام سے پہلے سراٹھا لیا تو فوراً پھر رکوع میں چلا جائے، یہ واجب ہے۔ اگر مقتدی واپس نہ لوئے تو گنہ گار ہو گا۔ (درالختار)
- رکوع کرتے ہوئے سرکونہ بالکل جھکا دے بلکہ اونچار کھے، پشت کے برابر رکھے۔ (ہدایہ)
- ابو داؤد شریف، ترمذی، نسائی شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس شخص کی نمازن کافی ہے (یعنی کمل نہیں) جو رکوع و بجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ محبوب خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا رکوع و سجود کو پورا کرو، خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

◦ عورت کو اتنا جھکنا چاہیے کہ اس کے دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

(فتاویٰ عالمگیری)

- رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ کہنا سنت ہے اس سے کم نہ کہا جائے۔
- ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ شریف نے حدیث کی ان کتابوں میں لکھا کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں جب کوئی رکوع کر لے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ کہے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَى کہے اس کا سجدہ پورا ہو گیا۔ اور یادوںی درج ہے۔
- سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھائے۔ (فتاویٰ عالمگیری)
- مرد کیلئے یہ سنت ہے کہ سجدہ کرتے وقت بازو کروٹوں سے جدا ہوں، پیٹ رانوں سے جدا ہو، کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔ (فتاویٰ عالمگیری۔ درجتار)
- امام بخاری و امام مسلم نے اپنی ان حدیثوں کی کتابوں میں حدیث برداشت حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ ہم نے دیکھا کہ آپ جب بھی سجدہ کرتے تو اعتدال کے ساتھ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ فرماتے کہ جیسے کتا زمین پر بیٹھتے وقت کلائیاں زمین پر بچھاتا ہے ایسے سجدہ نہ کرو۔
- مردوں کی طرح عورتیں سجدہ نہ کریں۔
- عورت بازو کروٹ سے ملا کر رکھے۔
- عورت کا پیٹ رانوں سے ملا ہوا اور پنڈلیاں زمین سے ملائے۔
- زمین پر سے اٹھتے وقت ہاتھ نہ ٹیکا جائے۔ اگر بڑھا پایا تکلیف ہو تو مجبوری ہے۔
- جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو دوسری رکعت ثناء سے شروع نہیں کرنی بلکہ **أَكْحَمُدُ اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ** سے شروع کرنی ہے۔ (درجتار، در المختار)
- مرد کا تشهد میں بیٹھنا اس طریقہ پر ہو گا کہ بائیاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ

- کر بیٹھے اور دائیاں پیر کھڑا رکھے اور اسکی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ (درختار)
- عورت دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر سرین پر بیٹھ جائے۔ (درختار)
- فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف **اَحْمَدُ لِلّهِ اَكْبَرُ** اور سورۃ الفاتحہ پڑھیں سورۃ نہ ملا کیں۔ (درختار)
- تمام سنتوں اور نوافل میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورتیں ملا کر پڑھنی ہیں۔ صرف فرضیوں کی آخری رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ نہیں ملانی۔ (درختار)

سنن پڑھنے کا طریقہ و تعداد

نفل و سنن پڑھنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو فرض کا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ فرائض کی صرف دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد قرآن کی دوسری سورۃ پڑھنے کا حکم ہے جبکہ نوافل کی سب رکعتوں میں جو سورتیں پڑھی جائیں ان کا برابر نہ ہونا بھی خلاف سنن نہیں ہے۔ نوافل دن رات میں پڑھنے کی اجازت ہے۔ دن میں دو رکعت تک اور رات میں چار رکعت تک ایک ہی سلام سے پڑھے جاسکتے ہیں۔ مگر ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنی ہوگی۔ اگر آپ چار رکعت سنیں غیر مودودہ یا نوافل پڑھتے ہیں تو التحیات درور شریف اور دعا کے بعد سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو کر ثناء سے تیسری رکعت شروع کریں گے۔

نماز تراویح

نماز تراویح مرد، عورت دونوں کے لیے سنن مؤکدہ ہے۔ البتہ مردوں کے لیے جماعت کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے۔ نماز تراویح کی نیس رکعت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (20) تراویح پڑھنے کا نظم تمام صحابہ کرام کے مشورہ سے قائم کیا ایک لاکھ 29 ہزار صحابہ میں سے کسی نے بھی انکار یا مخالفت نہیں کی اور گذشتہ ساڑھے چودہ سو سال سے آج تک (20) رکعت ہی پڑھی جا رہی ہیں۔ مکتبہ المکرمہ اور مدینہ الرسول میں بھی آج تک (20) رکعت ہی باجماعت پڑھی جا رہی ہیں۔ اور قیام اللہیل اس کے علاوہ ہے۔

نماز تراویح کا طریقہ یہ ہے کہ دو دور رکعت نماز تراویح کی نیت باندھ کر اس طرح نماز ادا کیجیے جس طرح دوسری نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اور ہر (4) رکعت کے بعد نماز تراویح کی تسبیح دعا کے لیے وقفہ ضرور کریں۔

نماز تراویح کا وقت عشاء سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک ہے۔ احادیث میں تراویح کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایمانی قوت اور حکم آجر آخرت کے لیے رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھیں اللہ رب العزت اس کے سارے گناہ بخش دے گا جو اس سے ہو چکے ہیں۔ (بخاری)

نماز اشراق

طلوع آفتاب کے بعد تقریباً (15) منٹ بعد نماز اشراق کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ 2 رکعت یا چار رکعت یا جس قدر ممکن ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز فوجر جماعت سے پڑھی پھر اسی جگہ پر بیٹھا رہا اللہ کے ذکر میں مصروف رہا پھر سورج نکلنے کے بعد نماز اشراق کی دور رکعت نماز پڑھی تو اس سے ایک حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ (جامع ترمذی)

نماز چاشت

چاشت کی نماز مستحب ہے جب سورج اچھی طرح نکل آئے اور روشنی خوب پھیل جائے تو نماز چاشت کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور زوال سے پہلے پہلے تک باقی رہتا ہے اس وقت آدمی کو اختیار ہے کہ چاہے (4) رکعت دو دو کر کے ادا کرے یا چار سے زیادہ نبی رحمت ﷺ نے چار رکعت بھی پڑھی ہیں اور چار سے زیادہ بھی پڑھی ہیں نماز چاشت کی نیت اس طرح کریں میں نے نیت کی چاشت کی نماز کی نماز ادا کرتا ہوں محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ادا کرتا ہوں۔

حدیث

عورتوں کو حکم ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر گھر ہی میں بیٹھ کر ذکر و تسبیحات اور تلاوت قرآن مجید کریں۔ سورج ٹکلنے کے پندرہ منٹ بعد نماز اشراق پڑھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسی اجر و ثواب سے نوازیں گے۔

تحیۃ المسجد

تحیۃ المسجد سے مراد وہ نماز ہے جو مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے مسنون ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں جایا کرے جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے مسجد میں چونکہ خدا کی عبادت کے لیے تغیر کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کی تعظیم کا تقاضا یہ ہے کہ وہاں داخل ہوتے ہی آدمی خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جائے۔ اور اگر کوئی داخل ہونے کے بعد فرض نماز پڑھ لے یا کوئی اور سنت یا نوافل یا واجب نماز پڑھ لے تو وہ بھی تحیۃ المسجد کے تمام مقام ہو جائے گی، تھیۃ المسجد دور کعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تحیۃ الوضو

جو وضو سے فارغ ہو کر پانی خشک ہونے سے پہلے پہلے دور کعت پڑھنا مستحب ہے اور اسکو تھیۃ الوضو کہتے ہیں۔ اگر کوئی (4) رکعت پڑھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ ارشاد محبوب ﷺ ہے تم میں جو شخص بھی اچھی طرح وضو کر کے دور کعت پورے خلوص کے ساتھ پڑھ لیا کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (صحیح مسلم شریف)
غسل کے بعد بھی ان دور کعتوں کا پڑھنا سنت ہے اس لیے کہ غسل کے ساتھ وضو بھی ہو جاتا ہے۔

نوافل سفر

سفر میں روانہ ہوتے وقت مستحب یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر سے دور رکعت نماز پڑھ کر نکلے اور سفر سے واپس آنے پر بھی یہ مستحب ہے کہ دور رکعت مسجد میں ادا کرنے کے بعد آدمی گھر میں داخل ہونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تو پہلے مسجد میں پنج کرو درکعت نماز ادا فرمائیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے گھر میں دور رکعتوں سے بہتر کوئی چیز پیچھے نہیں چھوڑتا جو سفر شروع کرتے وقت وہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔
(طرانی)

سفر کے دوران بھی اگر کوئی آدمی مٹھرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ مستحب ہے
پہلے دور رکعت نماز پڑھے۔ (فتاویٰ شای)

صلوٰۃ ال۳۶ ایام

نماز ایام کے چھ نفل بعد نماز مغرب پڑھے جاتے ہیں۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی بڑی فضیلت بیان فرمائی اور اس کے پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی یہ نماز 2-2 کر کے چھ رکعت پڑی جاتی ہے۔ یہ نماز مستحب ہے جنت کے ایک دروازہ کا نام ایام ایام ہے جس سے یہ نماز پڑھنے والے داخل ہوں گے۔

صلوٰۃ الشیع

اس نماز کو صلوٰۃ الشیع اس لیے کہتے ہیں کہ اسکی ہر رکعت میں پھر 75 مرتبہ یہ شیع پڑھی جاتی ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَلَّهُ أَكْبَرُ○ صلوٰۃ الشیع پڑھنا مستحب عمل ہے اور احادیث میں اس کا بڑا اجر و ثواب بتایا گیا ہے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چار رکعت پڑھی ہیں۔ بہتر ہے کہ چاروں رکعتوں کو ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھا جائے اور اگر کوئی دو دور رکعتیں پڑھ لے تو بھی درست ہے۔ (درختر)

نماز تسبیح پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ تسبیح کی نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور شناہ کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَهُ الْكِبْرَیْر○ پھر تعود اور بسم اللہ الحمد للہ مکمل پڑھے پھر قرآن پاک کا کچھ حصہ پڑھے رکوع سے پہلے دس مرتبہ تسبیح پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدے میں دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے اٹھ کر قعدہ میں بیٹھ جائے اور دس مرتبہ پڑھے پھر دوسرا سجدہ میں دس مرتبہ پڑھے یہ کل پچھتر 75 مرتبہ ہو گیا۔ اسی طرح ہر رکعت میں پڑھے چار رکعت میں 300 مرتبہ ہو جائیگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر روز یہ نماز پڑھوایہ بھی نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھوایہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا۔ (سن تنہی) اس نماز میں تسبیح زبان سے نہ گئیں ورنہ نمازوٹ جائے گی۔ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوں وہاں سے ہی دباتے رہیں۔ (رد المحتار)

صلوٰۃ التوبہ

ہر انسان خطا کار ہے جب اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نادم ہو کر رب ذوالجلال کے حضور گڑا گڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے دور کعت نفل نماز توبہ پڑھنا مستحب عمل ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسکو چاہیے کہ پاک و صاف ہو کر دور کعت نماز پڑھے پھر اللہ رب العزت سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ **وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا إِلَذِنُوْهُمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصْرُّ وَاعْلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ** (قرآن ۱۴۵)

ترجمہ: اور ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر ان سے کوئی خش کام سرزد ہو جائے یا وہ کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں تو انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور اس سے اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور وہ دیدہ دانستہ اپنے کیے پر اسرار نہیں کرتے۔

نماز حاجت

جب بندے کو کوئی ضرورت یا حاجت درپیش ہو۔ خواہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہو، مثلاً کسی امتحان میں کامیابی مطلوب ہے یا کسی مکان یاد کان کی ضرورت ہو یا کوئی ایسی ضرورت ہو جس کا تعلق کسی دوسرے انسان سے ہو، مثلاً کسی اسلام پسند خاتون سے نکاح مقصود ہے یا کسی کے ہاں کوئی ملازمت مطلوب ہے غرض جو بھی حاجت ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ آدمی دور کعت نماز حاجت پڑھے سلام پھر بنے کے بعد اللہ کی حمد و شනاء کرے پھر حضور ﷺ پر درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيلُمُ الْكَرِيمُ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ أَسْتَلْكُ مُوْجَبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَّائِمَ مَغْفِرَتِكَ۔ وَالْغَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ إِيمَّ۔ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ۔ لَا تَدْعُ عَلَى ذَنْبٍ إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمَّا فَرَّجْتَهُ۔ وَلَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ رِضاً إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّحْمَيْنِ**

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا ہی درگذر کرنے والا ہے اور بہت ہی کرم فرمانے والا ہے، پاک و برتر ہے خدا عرش عظیم کا مالک، شکر و تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے ان چیزوں کی بھیگ مانگتا ہوں جو تیری رحمت کو لازم کرتی ہیں اور تیری بخشش و مغفرت کا سبب بنتی ہیں۔ ہر بھلائی میں حصہ کا طالب

ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی کا طالب ہوں۔ اے اللہ میرا کوئی گناہ بخشنے بغیر اور کوئی دکھا درغم دور کیے بغیر نہ چھوڑ اور میری کوئی حاجت جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پوری کیے بغیر نہ رہنے دے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ (ترمذی ابن ماجہ)
اس دعا کے بعد جو ضرورت اور حاجت ہو وہ خدا کے حضور کھلی جائے۔ یہ نماز حاجت روائی کے لیے مجرب ہے۔

ایک بار ایک نابینا نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے درخواست کی یا رسول اللہ ﷺ میری بینائی کے لیے خدا سے دعا کیجئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو تو بہت اجر پاؤ گے اور کہو تو میں دعا کر دوں ان صحابی نے خواہش ظاہر کی کہ آپ دعا فرمادیں تو محبوب کائنات ﷺ نے انکو نماز سکھائی۔
(علم النعمہ جلد دوئم)

صلوٰۃ استخارہ

استخارہ کے معنی ہیں خیر اور بھلائی چاہنا، جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو۔ جب تم میں سے کوئی کسی اہم معاملہ میں فکر مند ہو تو درکعت نفل پڑھے اور اسکے بعد ایک تبیح درود شریف، تیسرا کلمہ ستغفار پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْيِرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ ○ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَامُ الْعُيُوبِ ○**
اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ يَهْبِطُ إِلَيَّ مِنْ حُكْمِكَ فَلَا تُؤْمِنُ بِهِ وَلَا تُنْهِيَنِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ يَهْبِطُ إِلَيَّ مِنْ حُكْمِكَ فَلَا تُؤْمِنُ بِهِ وَلَا تُنْهِيَنِي عَنْهُ ○
بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ يَهْبِطُ إِلَيَّ مِنْ حُكْمِكَ فَلَا تُؤْمِنُ بِهِ وَلَا تُنْهِيَنِي عَنْهُ ○ شَرِّ لِي فِيهِ وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةَ أَمْرِي فَاقْدِرْ لِي وَلَا تُؤْمِنُ بِهِ وَلَا تُنْهِيَنِي عَنْهُ ○

عَنْهُ وَأَقْدُرُ لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضَيْنَاهُ ○ ترجمہ: اے اللہ میں تجوہ سے تیرے علم کی بنیاد پر خیر کا طلبگار ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجوہ سے تیرے زبردست فضل و کرم کا سوال کرتا ہوں اسلئے کہ تو قدرت والا ہے اور مجھے ذرا بھی قدرت نہیں اور تو علم والا ہے اور مجھے علم نہیں اور تو غیب کی ساری باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ کام (یہاں اپنے کام کا نام لے) میرے لئے بہتر ہے میرے دین اور دنیا کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے تو میرے لئے اسکو بہتر فرما اور میرے لئے اسکو آسان کر دے اور میرے لیے اسکو مبارک بنادے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین اور دنیا کے لحاظ اور انجام کے لحاظ سے اس کام کو میرے سے دور کر دے اور مجھے اس سے بچائے رکھ اور میرے لئے خیر اور بخلائی مقدار فرمادے جہاں کہیں بھی ہوا اور اس پر مجھے راضی اور یکسو بھی فرم۔

نماز حفظ ایمان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو آدمی 2 رکعت نماز حفظ ایمان پڑھے گا دنیا سے با ایمان جائیگا۔ اور شیطان لعین وقت نزاع اسکو بہکانہ سکے گا، ہر رکعت میں الحمد کے بعد 1 بار آیت الکرسی 3 بار سورۃ اخلاص، 1 بار سورۃ فلق، 1 بار سورۃ الناس پڑھے پھر نماز ختم کر کے تین بار یہ دعا پڑھے سر سجدہ میں رکھ کر یا حسینی یا قیومہ شیشتنی علی الائیمان ○ ترجمہ: اے زندہ اور قائم رہنے والے اللہ مجھے ایمان پر ثابت قدم رکھ۔

غیر مؤکدہ سنت

مندرجہ ذیل سنتیں غیر مؤکدہ یعنی نقل بھی کہلاتی ہیں:

- 1 عصر کی فرضوں سے پہلے چار رکعت
- 2 عشاء کے فرضوں سے پہلے چار رکعت

- 3 عشاء کی دو موکدہ سنتوں کے بعد چار سنتیں دو سلام کے ساتھ
- 4 مغرب کی دو سنتوں کے بعد چار رکعت سنت دو سلام کے ساتھ۔
- 5 جمعہ کے فرضوں کے بعد چار رکعت سنت کے بعد 2 رکعت سنت۔

مسئلہ: فرضوں سے پہلے پڑھی جانے والی سنتیں پڑھکر دنیاوی کاموں میں مشغول ہونا درست نہیں تا وقٹیکہ فرض نہ پڑھ لئے جائیں اس سے ان سنتوں کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ بعض فقہائے کرام کے نزدیک وہ سنتیں ہی نہیں رہتیں بلکہ نفل ہو جاتی ہیں۔ لہذا سنتیں پڑھنے کے بعد کسی بھی دنیاوی کاروبار میں مشغول نہیں ہونا چاہیے۔

عصر کی سنتوں کا ثواب

عصر کی نماز سے قبل چار رکعت سنتیں غیر موکدہ ہیں لیکن اس کا ثواب بہت زیادہ ہے اور احادیث میں ان کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضور رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے کی عادت بنالے اس کے لیے قیامت کے روز جہنم سے بچاؤ کے لیے دیوار بن جائیں گی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت سنتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنا دیتے ہیں۔

نماز چاشت

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے آقا و مولیٰ ﷺ نماز چاشت 4 رکعت پڑھتے تھے اور مزید اللہ جتنی چاہتا زیادتی کی کوئی حد نہیں لیکن چار پر آپ ﷺ نے یہی شکل اختیار فرمائی۔ نماز چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال سے نصف تک ہے۔ (صحیح مسلم شریف)

نماز اُواہین

(بعض اہل شافع) نے ان نوافل کو سنت مؤکدہ میں شمار کیا ہے۔ ان کی چھ رکعت دو، دو کر کے ادا کی جاتی ہیں (مجمع الصغیر) اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ ارشادِ بانی ہے۔ تَتَجَّاْفِيْ جَنُوْبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ اگر کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے (اسجدہ) اس سے مراد نماز اُواہین ہے اور ارشادِ محبوب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھی۔ تو یہ نماز اُواہین ہی ہے۔ (الذحدلابن المبارک)

ارشادِ محبوب رب اعلمین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے کہ جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد میں روکے رکھے اور وہ نماز اور تلاوت قران کے علاوہ گفتگو نہ کرے تو اللہ جل جلالہ کے ذمہ کرم میں ہے کہ اس آدمی کے لیے جنت میں دو ایسے محل بنائے کہ ہر محل کی لمبائی سو سال کی مسافت ہو اور اس کے لیے ان کے درمیان ایسا درخت لگائے کہ تمام اہل زمین اسکیں گھویں تو سب کے لیے کافی ہو۔ (وقت القلوب)

پنجگانہ نمازوں کی سنت و نوافل

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ فرضوں کے علاوہ دیگر نمازوں کی تین قسمیں ہیں۔

1 سنت 2 نفل 3 مستحب

1: سنت سے مراد وہ نمازوں ہیں جو آقائے دو جہاں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت متواترہ ہیں جیسے نماز پنجگانہ میں سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ جیسے صبح کی 2 سنتیں، ظہر کی چھ سنتیں، عصر سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، مغرب کے فرضوں کے بعد 2 رکعت، عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ بعد فرض 2 رکعت سنت مؤکدہ، وتر، تہجد و دیگر۔

2: سنت اس راستہ پر چلنے کو کہتے ہیں جو کہ محبوب کائنات صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے عمل سے ثابت ہو مستحب سے مراد وہ نمازوں ہیں جنکی فضیلت احادیث نبویہ سے ثابت ہیں جنکی ادائیگی

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کی اور کبھی چھوڑ دی یہی شکنی نہیں فرمائی۔

3: نفل کے ایک معنی زائد کے ہیں اور یہ تمام اقسام کے فرائض پر زائد ہیں۔ اس سلسلہ میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ موجود ہیں۔ اسلئے ہر نماز کی سنتیں مؤکدہ دوسری سنتوں سے افضل ہیں۔ اسی طرح جو سنتیں پا جماعت ادا کی جائیں جیسے عیدین کی نمازیں وہ دیگر سنتوں سے افضل ہیں۔ پھر سورج گرہن، پھر نماز استقاء انفرادی نماز وتر، پھر فجر کی سنتیں پھر اس کے اپنے مرتبے سے دیگر سنت مؤکدہ ہیں۔

وہ نمازیں جو کہ ہر دن رات با قاعدگی سے پڑھی جاتی ہیں

ان میں سے پانچ سنت مؤکدہ ہیں صبح 2، ظہر قبل نماز 4 بعد فرض 2، مغرب کے فرضوں کے بعد 2 سنتیں، عشاء کے فرضوں کے بعد 2 سنت۔ اس کے علاوہ تین نمازیں اور ہیں فجر کے بعد چاہت، مغرب کی نماز کے بعد اواپسیں، عشاء اور صبح کے درمیان تجدی کی نماز ہے۔

فجر کی سنت

یہ دو رکعتیں ہیں اسکی فضیلت احادیث میں بہت زیادہ آئی ہے۔ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی دو رکعت دنیا و مفیحہ سے بہتر ہیں۔ ان کی ادائیگی کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے۔

فجر کے فرضوں کا وقت اگر فوت ہو جائے تو سنت بھی فوت ہو جاتی ہیں۔ لیکن سنت محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ فرضوں سے پہلے پڑھی جائیں۔ جب جماعت کھڑی ہو جائے مسلم شریف کی روایت کے مطابق فرضوں کی نماز کے علاوہ کوئی اور نماز جائز نہیں۔

ظہر کی سنتوں کی فضیلت

ظہر کی مؤکدہ سنتیں 6 ہیں 4 نماز فرض سے پہلے اور 2 رکعت فرضوں کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی

نے زوال کے بعد ظہر کے فرضوں سے پہلے 4 رکعت ادا کیں اس طرح کہ اس میں قرات رکوع و سجود اچھی طرح ادا کیے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے محبوب کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ 4 رکعت طویل پڑھتے اور پھر ارشاد فرماتے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اس مخصوص وقت میں میرا عمل آسمانوں کی طرف بلند ہو۔

ہر روز بارہ رکعت سنت ادا کرنے کی فضیلت

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا راوی حدیث ہیں کہ وجہ تخلیق کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص روزانہ بارہ رکعت سنت 2 فجر، 6 ظہر، 2 مغرب، 2 عشاء کے فرضوں کے بعد اس کیلئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر کی دو روایات ہیں جو کم و بیش بیان فرمائی گئی ہیں اس کے لیے وہ جنت میں گھر بنائے گا۔ (سنن نبی)

عصر کی سنتیں

عصر کی نماز سے پہلے 4 رکعت ہیں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔ (سنن ابی داؤد)
ہر عاشق رسول مومن کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی دعائیں شامل ہونے کے لیے سنت غیر مؤكدہ عمل کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی دعا بالیقین قول ہوگی۔

مغرب کی سنتیں

مغرب کے فرضوں کے بعد 2 رکعت سنت مؤكدہ ہیں۔ بعض صحابہ کرام بشمول حضرت ابی بن کعب، سیدنا عبادہ بن صامت، سیدنا ابوذر، سیدنا زید بن ثابت رضوان علیہم

اجمیعین مغرب کی اذان کے فوراً بعد 2 نفل پڑھتے (صحیح مسلم شریف) جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اذانوں کے درمیان (یعنی اذان، اقامت) درمیان نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

مغرب کا وقت

سورج غروب ہوتے ہی نماز مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس نماز میں تاخیر منع ہے۔ یہ نماز جلد از جلد پڑھ لی جائے۔ اسلاف کے نزدیک وقت مغرب غروب آفتاب سے غروب برقش قنیت کے۔ مغرب کے فرض کے بعد 2 رکعت سنت مؤکدہ پڑھنی ضروری ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی فرمائی ہے اور تاکید بھی فرمائی۔

عشاء کی سنتیں

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھتے پھر آرام فرماتے۔ (سنن ابی داؤد)
جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی حکم مصلحت سے خالی نہیں ہوتا تو پھر اجر آخرت کے لیے ہر کام اس کی قدر و منزلت پر سرت ہو کر نمازوں کے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے جس قدر وہ بھلائی کی رغبت رکھتا ہے۔ بعض نوافل کی بعض دوسرے نوافل سے تاکید زیادہ ہے اور مؤکدہ عمل کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔ خصوصاً اس صورت میں فرائض کی تکمیل نوافل کے ذریعے ہوتی ہے۔ جو آدمی کثرت سے نوافل پڑھتے تو قریب ہے کہ اس کے فرائض پورے نہ ہوں اور اسکے نقصان کی تدارک کے لئے یہی نوافل کام آئیں گے۔

نمازو تر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی

نماز کے آخر میں تین رکعت و ترا دافرماتے۔ پہلی رکعت میں سب سچ اسمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے۔ دوسری رکعت میں قُلْ يَا آيُهَا الْكَفِرُونَ پڑھتے اور تیسرا رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔ (سنن ابن ماجہ)

احناف کے نزدیک وتر کی نماز واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہے۔ اس میں دو رکعت کے بعد قعده اولیٰ واجب ہے۔ صرف التحیات پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ نہ تو درود شریف پڑھے اور نہ ہی سلام پھیرے۔ جیسے نماز مغرب کی دور رکعت پڑھ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اسی ہی کھڑا ہو جائے اور تیسرا رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملائی اور پھر تکبیر پڑھتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھاتے پھر باندھ لے اور دعاۓ قوت پڑے رکوع و سجود اور قعده اخیرہ بیٹھ کر نماز و تکملہ کر کے سلام پھیرے دے۔ (بہار شریعت)

عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھے جاتے ہیں اگر کوئی عشاء کی نماز سے پہلے وتر دافرماتا ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ اور نہ ہی وتروں کی فضیلت پاسکے گا۔ جو کہ اس کے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ (سنن ابی داؤد شریف)

عشاء کی نماز سے پہلے صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمل اجماع امت کے خلاف ہے۔ نیز اس سے پہلے کوئی نماز نہیں جو اس کے ساتھ وتر بن سکے۔

نماز میں دو سجدے کیوں ہیں

جب آدم علیہ السلام کو سجدے کا حکم ہوا تو تمام فرشتوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور فوراً سجدے میں گر گئے مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا اور ملعون ٹھہر۔ اس کے گلے میں لعنت کا طوق ہمیشہ کیلئے ڈال دیا گیا۔ فرشتوں نے لعنت کا طوق شیطان کے گلے میں دیکھا تو فوراً دوسرے سجدے میں گر گئے اور عرض کی یا اللہ تیرا شکر ہے کہ ٹھونے ہمیں اس لعنت سے بچالیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دو سجدے امّتِ محمدیہ علیہ السلام کیلئے پسند فرمائے تاکہ انکو فرشتوں کے سجدوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے۔

مجلس سُنّیہ میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو نبی نمازی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اسی طرح نماز کے ہر رُنگ پر بہت سی نکیوں کا ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ جب وہ سلام پھیرتا ہے تو جنت کے دروازے اُس کیلئے کھول دیجے جاتے ہیں۔

حضرت اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز کی ہر رکعت میں قیام ایک، رکوع ایک مگر سجدے دو ہیں۔ پہلے سجدے میں خیال کرے کہ یا اللہ تو ن مجھے اس زمین سے پیدا کیا (جس پر میں نے سر رکھا ہوا ہے) اس لئے تجھے سجدہ کرتا ہوں دوسرے سجدے میں یہ خیال کرے کہ الہی دوسرا جہاں بھی تو نے پیدا کیا ہے اس لئے تو ہی سجدے کے لائق ہے۔

قرآن کریم میں اوقات نماز کا ذکر

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اوقات نماز کا ذکر موجود ہے۔

فَسُبْحَنَ اللَّهُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُسْبِحُونَ ○ (سورہ روم)

1. پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب سے عشاء تک) اور جب تم صح کرو (یعنی فجر کے وقت)

2. وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّلَوَاتِ وَالآرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظَهَرُونَ ○ (سورہ روم) اور ساری تربیفیں زمین و آسمانوں میں اسی کیلئے ہیں (اور تم تسبیح کیا کرو) سے پھر کو بھی (یعنی عصر کے وقت) جب تم دوپہر کرو (یعنی ظہر کے وقت)

3. وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَثُ عَوْرَتِ لَكُمْ ط ○ (سورہ نور) اور تیسرا نماز عشاء کے بعد جب تم خواب گا ہوں میں چلے جاتے ہو (یہ) تین (وقت) تمھارے پرده کے ہیں۔

نماز پنجگانہ کی فضیلت

نماز پنجگانہ مسلمانوں کیلئے ایک اہم ترین فریضہ ہے: اسلامی عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز ہے۔ قرآن و حدیث میں نماز کیلئے بے شمار فوائد و فضائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ چند درج ذیل ہیں۔ مَنْ صَلَّى الصُّبُّحَ فَهُوَ فِي ذَمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ فِي ذَمَّتِهِ۔ ترجمہ: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی گویا وہ اللہ کی حفاظت میں آگیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصلوٰۃ لِوَقْتِهَا نماز کو اس کے وقت مقررہ پر پڑھنا۔ (سلم شریف، کتاب الائیمان)

مستحبات نماز

نماز میں کچھ باتیں مستحب ہیں ان کا اہتمام کرنا بہتر اور باعث ثواب ہے اور اگر چھوڑ دے تو گناہ نہیں۔

- مرا اگر چادر اوڑھے ہوئے ہے تو تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھاتے وقت چادر وغیرہ سے باہر نکال کر اور عورتیں چادر کے اندر سے بکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ نکالے بغیر کہیں۔
- کھڑے ہونے کی حالت میں سجدے کی جگہ نظر رکھنا، رکوع کی حالت میں دونوں پیروں پر، جلسہ اور قعدہ میں اپنے زانو پر اور سلام پھیرتے وقت دائمیں بائیں کندھوں پر نظر رکھنا۔
- اگر نمازی اکیلے نماز پڑھ رہا ہو تو رکوع و سجود میں تسبیحات تین سے زیادہ مرتبہ پڑھنا چاہیے تو وہ پڑھ سکتا ہے۔
- نماز میں جہاں تک ہو سکے کھانی کو روکے۔
- جمائی آئے تو منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرنا، اگر منہ کھل جائے تو قیام کی حالت میں

سیدھے ہاتھ کی پشت سے نماز کے علاوہ حالتوں میں۔ باعثیں ہاتھ کی پشت سے منہ کو چھپانا: جمائی کورونے کا مستند طریقہ یہ ہے کہ جب جمائی آنے کو ہو تو دل میں یہ خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو کبھی جمائی نہیں آئی یہ وہاں ہی رک جائے گی۔

مفسدات نماز

مفسدات نماز سے وہ چیزیں مراد ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مفسدات نماز 15 ہیں۔ نماز کی حفاظت کیلئے ان کا یاد کرنا ضروری ہے۔

1) پہلی صورت: نماز میں گفتگو کرنا، تھوڑی سی گفتگو کی جائے یا زیادہ، ہر حال میں نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز کا ہر حال میں لوٹانا ضروری ہو جائے گا۔ گفتگو کرنے کی پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں، پہلی صورت: کسی آدمی سے خود بات کی جائے یا اسکی بات کا جواب دیا جائے۔ چاہے اپنی زبان میں بات کی جائے یا عربی زبان میں، یا خود قرآن پاک کے الفاظ میں۔ ہر صورت میں نماز فاسد، ہو جائے گی۔ مثلاً: یکی نامی شخص نے قرآن کی زبان یا یہجی **خُنِ الْكِتَاب** اے بیجی اپنی کتاب پکڑو۔ یا کسی خاتون نے کہا **يَمْرِيْمُ** اُفْنُتْيَ لِرِتِّيكَ وَاسْجُدِيْنَ وَأَذْكُرِيْعَ مَعَ الرَّأْكِعِينَ۔ اے مریم اپنے پروردگار کی فرمانبردار رہو۔ اس کے حضور سجدہ ریزہ رہنا اور جھکنے والوں کی طرح اس کے سامنے جھکے رہنا۔ یا کسی جانے والے سے قرآن کے الفاظ میں پوچھا: **فَأَيْنَ تَذَهَّبُونَ** ○ پس تم کہاں جا رہے ہو۔ یا کسی کو حکم دیا **أَقْرَأْتَ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** ○ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسکی ہی طرف لوٹ کر خبر سن کر: **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** ○ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسکی ہی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ یا کسی کی چھینک سنی تو **يَمْرِيْمُ اللَّهُ مِنْ كَمْلَةٍ** میں کہہ دیا یعنی اللہ تم پر حم کرے۔ یا کسی سے کوئی تعجب کی بات سنی **سُبْحَانَ اللَّهِ كَمْلَةٌ دِيَا وَاهِ پَا كِي** اور برتری اللہ ہی کی ہے۔ یا کوئی خوشی کی بات سنی تو **أَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَمْلَةٌ دِيَا** یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ یا کسی پر نظر پڑی

جب وہ کوئی نازیب اپات کر رہا ہے یا کوئی نازیب احرکت کر رہا ہے اور کہہ دیا: اللہ یہ دیکھے ہدایت دے۔ یا کسی کیا سلام کرنے والے کا جواب دیا۔ یا نماز سے باہر کسی نے کوئی دعا مانگی اور دعا سن کر امین کہہ دیا یعنی اے اللہ قبول فرم۔ یا اللہ کا نام سن کر جل جلالہ کہا یعنی بزرگ و برتر ہے اسکی ذات۔ یا نبی کریم ﷺ کا نام سن کر درود شریف پڑھ لیا۔ یا کسی خاتون کے بچے کو گرتے دیکھا تو پسیح اللہ کہہ دیا۔ غرض یہ کہ کسی طرح کسی شخص سے کوئی گنتگو کر لی یا اسکی کسی حرکت پر متوجہ ہو کر کوئی جواب دے دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

2) دوسری صورت: کسی جانور سے متوجہ ہو کر کچھ کہہ دیا: مثلاً نماز پڑھتے وقت نظر پڑی کہ مرغی یا بلی کسی کھانے کی چیز میں منہ ڈال رہی ہے تو اس کو ڈانتنے اور بھگانے کیلئے کچھ کہہ دیا تو توبہ بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

3) تیسرا صورت: خود اپنی زبان سے کچھ کہہ دینا، چاہے وہ اپنی زبان میں کہے یا پھر عربی زبان میں کہے ہبھال نماز ٹوٹ جائے گی۔ اگر کسی نے ایسا کلمہ کہا کہ اس شخص کا تکیر کلام ہے تب نماز فاسد ہو جائے گی۔ مثلاً کسی کا تکیر کلام ہے نعم تو اگرچہ یہ لفظ قرآن میں بھی موجود ہے پھر بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔

4) چوتھی صورت: دعا اور ذکر کرنا، دعا اور ذکر کرنا اپنی زبان میں ہو یا عربی زبان میں ہر حال میں نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر قرآن و حدیث میں آئی ہوئی دعاؤں یا اذکار میں سے کوئی دعا ہے، موقع مانگے یا بے موقع مانگے، نماز فاسد نہ ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کبھی اتفاق سے ایسی غلطی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ نہ یہ کہ قصداً کوئی ایسا کرنے لگے۔ اور اسکی عادت ڈال لے کر رکوع و سجود میں یا قعود و قیام جو چاہے ذکر و اذکار و دعا کے الفاظ پڑھنے لگے یہ ہرگز صحیح نہیں ہے۔ اور اس چیز کی دعا سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی جو کہ انسانوں سے مانگی جاتی ہے۔ چاہے عربی زبان میں مانگے یا اپنی زبان میں۔

5) پانچویں صورت: کوئی شخص حالت نماز میں کسی دوسرے شخص کو جو قرآن پاک

غلط پڑھ رہا ہے لقمہ دیدے۔ چاہے یہ شخص نماز پڑھ رہا ہو یا نماز سے باہر تلاوت کر رہا ہو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہاں اگر لقمہ ایسے شخص کو دیا جائے جو اس شخص کا امام ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر مقتدی نے قرآن پاک دیکھ کر لقمہ دے دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی یا اگر کسی دوسرے آدمی نے صحیح سن کر اپنے امام کو لقمہ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے لقمہ لے لیا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

6) حالت نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا اس سے نمازوٹ جاتی ہے۔

7) شرعاً نماز میں سے کوئی شرط ختم ہو جائے، چاہے وہ نماز کی صحت کی شرط ہو یا نماز کے وجود کی بہرحال نماز فاسد ہو جائے گی۔ مثلاً طہارت باقی نہ رہے۔ وضعوٹ جائے، یا غسل کی حاجت ہو جائے یا جسم کے کسی حصے سے خون آجائے یا حیض و نفاس کا خون آجائے یا کپڑے نجس ہو جائیں، یا جائے نماز نجس ہو جائے، یا کسی عذر یا مجبوری کے بغیر کوئی قبلے سے منہ پھیر دے۔ یا سترکھل جائے اور اتنی دیر کھلارہے کہ جتنی دیر میں رکوع اور سبود کیا جاسکتا ہے یا کسی وجہ سے ہوش و حواس جاتے رہے۔ یاد یوائی یا بیہوشتی کا دورہ پڑھ جائے، یا کسی وجہ سے آدمی مد ہوش ہو جائے۔ غرض یہ کہ کوئی ایک شرط بھی ختم ہوگئی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

8) فرائض نماز میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے، چاہے وہ بھولے سے چھوٹے یا قصداً کوئی ترک کر دے۔ مثلاً قیام نہیں کیا۔ یا رکوع یا سجدہ چھوڑ دیا یا قرات بالکل ہی نہ کی۔ سہواً اس طرح ہو جائے یا قصداً۔ بہرحال میں نمازو دوبارہ پڑھنا ہوگی۔

9) واجبات نماز میں سے کوئی واجب ایک یا زائد بار قصداً چھوڑ دینے سے نمازنہ ہوگی۔

10) واجبات نماز بھولے سے چھوٹ گئے لیکن سجدہ سہونہ کیا تب بھی نمازو لوثانا ہوگی۔

11) کسی عذر یا صحیح ضرورت کے بغیر کھانسا، ہاں اگر کسی یہاری کی وجہ سے بے اختیار کھانسی آجائے، یا حلقو صاف کرنے کیلئے کھانسے۔ یا مقتدی اس لیے کھانسے کہ امام اپنی غلطی سمجھ جائے یا کوئی اس لیے کھانسے کہ لوگ سمجھ جائیں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو ان

صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر اس طرح کی صحیح ضرورت اور مخذولی کے بغیر اگر کوئی کھانے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

مفسدات نماز وغیرہ

احکامات اسلامی تعلیمات میں ملتے ہیں یعنی کسی بھی ورزش شروع کرنے سے قبل اس کی تیاری کی جاتی ہے یا اس ورزش کی معلومات کر کے پھر اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح چونکہ نماز ایک مکمل عبادت اور متوازن ورزش بھی ہے اس لئے اس عمل کو شروع کرنے سے قبل اس کا علم ہونا ضروری ہے۔

چونکہ نماز علاج ہے دکھی لوگوں کے لیے۔ اسلئے اس شفافی عمل کو شروع کرنے سے قبل جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ شرائط ہیں۔

جس طرح ایک شفافی دوائی کی تیاری کے لیے جڑی بوٹیوں یا یکمیکل، پھر اس دوائی کی تیاری کے اوزار اور اس کے ماہرین اور اس کا طریقہ کار در کار ہے ایسے ہی نماز کا طریقہ کار بھی ہے۔

پانچ وقت نماز پڑھنے کی وجہ

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے۔ جسم کی غذاز میں سے نکلنے والی خوارک ہے اور روح کی غذا نماز ہے۔ دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کے لئے الگ الگ انتظام کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت ناشستہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں۔ اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت دیتے ہیں۔ دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان بن جاتا ہے۔ ڈھلتے دن کے بعد عصر کی نماز مزید روح کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ کیونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھا لیتے ہیں اسلئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

ارکان نماز پورا کرنے کی فضیلت

- 1 فرمانِ امام الانبیاء ع رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ فرض نماز کی مثال ترازو کی سی ہے جس نے اسے پورا کیا اس کو پورا اجر ملے گا۔ (کتاب الزهد لابن المبارک) حضرت سیدنا یزید بن ایان رضی اللہ عنہ، اور حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز برا بر ہوتی تھی اس طرح کہ اس کا وزن کیا گیا ہوا۔ (کتاب الزهد لابن المبارک)
- 2 میری امت کے دو آدمی نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے رکوع و سجود ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کی نمازوں میں زین و آسمان جتنا فاصلہ ہوتا ہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشوع و خضوع کی طرف اشارہ فرمایا کہ خشوع کی وجہ سے نماز افضل ہو جاتی ہے۔ (کشف الخنا)
- 3 اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس بندے کی طرف نظر الفات نہیں فرمایا گا جبکہ پیٹھ رکوع و سجود کے درمیان سیدھی نہیں ہوتی (المند امام احمد بن حنبل)
- 4 جو شخص نماز میں چہرے کو ادھر ادھر پھیرتا ہے کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ عز و جل اس کا چہرہ گدھے کے چہرے جیسا نہ بدل ڈالے۔ (صحیح مسلم شریف)
- 5 فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کر کے وقت پر نماز پڑھی اس طرح کہ خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع و سجود کو پورا کیا تو اس کی نماز سفید چمکتی ہوئی بلند ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ اللہ عز و جل تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت فرمائی اور جو آدمی کامل وضو کے ساتھ وقت پر نماز نہیں پڑھتا۔ رکوع و سجود خشوع و خضوع کے ساتھ ادا نہیں کرتا وہ نماز سیاہ اور تاریک ہو کر بلند ہوتی ہے۔ اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے بر باد کرے جسے تو نے مجھے ضائع کیا یہاں تک کہ جب وہاں جاتی ہے جہاں تک اللہ چاہتا ہے اسکو پرانے کپڑے میں لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔ (لجم الادعو)

فرض نمازوں کی فضیلت چودہ فرائیں

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْبُوُمِينِ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔ – بے شک نمازوں کی وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے (القرآن)

- 1 آللہ جل شانہ نے بندوں پر پانچ نمازوں کی فرض کی ہیں۔ جس بندے نے انکو ملھیک طریقے سے ادا کیا۔ ضائع نہ کیا تو اللہ جل شانہ کے ذمہ کرم پر اس بندہ سے وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کریگا۔ اور جس نے ان نمازوں کو ادا نہ کیا اس کے لئے اللہ کے ذمہ کرم پر کوئی وعدہ نہیں۔ عذاب دے چاہے جنت میں داخل کرے۔ (سنن ابن داؤد)
- 2 پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے جسکا پانی صاف سترہ اور گہرا ہو جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ بندہ ہر روز دن میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو تمہارا کیا خیال ہے اے میرے صحابہ کیا اس کے جسم پر کوئی میل و پچیل رہ جائیگی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نہیں ارشاد فرمایا پانچ نمازوں صغیرہ گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل و پچیل کو ختم کر دیتا ہے (صحیح مسلم شریف)
- 3 بے شک نمازوں گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کمیرہ گناہوں سے بچا جائے (صحیح مسلم شریف)
- 4 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے اور منافقین کے درمیان عشا اور نجھر کی جماعت میں حاضری کا فرق ہے منافقین کو ان دونمازوں میں حاضری کی طاقت نہیں (الموطا امام باک)
- 5 جو بندہ اللہ سے اس حال میں ملا کہ اس نے نماز ضائع کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کسی نیکی کی پرواہ نہ کرے گا۔ (کتاب الکبار)
- 6 نمازوں کا ستون ہے جس نے اسکو چھوڑا اس نے دین کو گرا یا۔ (ابی هبی)
- 7 بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی گئی۔ کون سا عمل افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ (مسلم بخاری)

8 جس نے مکمل طہارت و پاکیزگی کے ساتھ اوقاتِ نماز کا خیال رکھتے ہوئے پانچ نمازوں کی حفاظت کی تو وہ نمازوں اس کے لیے بروز قیامت نور اور برہان ہوں گی اور جس نے ان پانچ نمازوں کو ضائع کیا اس کا حشر فرعون اور ہامان کے ساتھ ہو گا۔ (المسندا امام احمد بن حنبل)

9 نماز جنت کی کنجی ہے۔ (المسندا امام احمد بن حنبل)

10 اللہ جل شانہ نے اقرار توحید کے بعد نماز سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز اپنے بندوں پر فرض نہیں کی اور اگر اللہ جل شانہ کو کوئی اور عمل اس سے زیادہ محبوب ہوتا تو اس کے فرشتے بھی اس کو اپناتے۔ فرشتوں میں سے بعض حالت رکوع میں۔ بعض

حالت سجدوں میں۔ بعض قیام میں اور بعض قعدہ میں ہیں۔ (قوت القلوب)

11 جس بندے نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔ (مجموع الادسط)

وضاحت: یعنی قریب ہے دین کی رسی کھلنے اور اس کا ستون گرنے کی وجہ سے اس شخص کا ایمان رخصت ہو جائے۔

12 جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی وہ آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ سے نکل گیا (المسندا امام احمد بن حنبل)

13 قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز دیکھی جائیگی اگر وہ اسمیں کامیاب ہو گیا تو اس کے سارے اعمال قبول ہو جائیں گے۔ اور اگر نماز میں کمی ہوئی تو باقی سب اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔ (الموطا امام مالک)

14 سیدنا ابو هریرہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو هریرہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تھیں وہاں سے رزق دیگا جہاں سے تمہارا گمان بھی نہ ہو گا۔ (کنز الاعمال)

ارکان نماز کی روح

نماز کے لیے جس طریقہ پر تیاری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً وضو، غسل، کپڑے اور بدن کی طہارت۔ اس کا مقصد اور مقصود یہ ہے کہ ہم پاک و صاف طریقہ سے رہیں اور گندگی اور غلاظت سے نفرت کریں۔ اور اس میں ہماری ہی تندرستی کا راز پوشیدہ ہے۔ اگر ہم نے اس ظاہری طہارت و پاکیزگی کی پابندی کی تو بہت سی بیماریوں سے چھٹکا را پاسکتے ہیں۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی بادشاہ یا افسر کے دربار میں حاضر ہونا ہوتا ہے تو پہلے اس امر کی تیاری کی جاتی ہے کہ حسب استطاعت اچھے اور صاف کپڑے ہوں اور پاکیزگی کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔

ای طرح اسلام نے حکم دیا ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے طہارت و پاکیزگی بدرجات حاصل کروتا کہ تم اللہ کے قرب اور حضوری کے قابل ہو سکو۔

تعدیل ارکان

تعدیل ارکان کے معنی ہیں نماز کے تمام ارکان اطمینان کے ساتھ ادا کرنا۔ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے دونوں سجدوں کو اطمینان سے آدا کرنا واجب ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام نماز میں تعدیل کے ساتھ خشوع و خضوع کو لازم کپڑنا واجب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نماز کے رکوع میں نمازی اپنی پشت ہموار نہ رکھے وہ نماز کافی نہیں ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب نمازی رکوع و بجود وغیرہ اور تمام ارکان کو اچھی طرح اطمینان کے ساتھ ادا کر لے تو نماز اسکو کہتی ہے کہ اللہ تیری حفاظت کرے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی ہے۔ اور اگر رکوع و بجود وغیرہ ارکان اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے خدا تجھے برباد کرے تو نے مجھے برباد کیا۔ ایسی نماز پرانے کا لے

کپڑے میں لپیٹ کر منہ پر مار دی جاتی ہے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں بظاہر ان دونوں آدمیوں کا رکوع و سجودا کھٹا ہوتا ہے لیکن ان دونوں کی نمازوں میں زین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ یعنی ایک آدمی تبدیل ارکان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور دوسرا یونہی رسمی طور پر۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ میں تم کو بدترین چور کی اطلاع نہ دو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا بدترین چوروں ہے جو نماز میں چوری کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ نماز میں کیسے چوری کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا رکوع و سجود کو آرام وطمینان سے ادا کرنا۔ اس کے بعد فرمایا نماز ایک پیانہ ہے جو صحیح پڑھے اسکو پورا ثواب ملے گا۔

ممنوعاتِ نماز

آقائے دو جہاں محبوب رحمن رحمٰن مصطفیٰ ﷺ نماز میں دونوں پاؤں ملا کر رکھنے اور ایک پاؤں پر کھڑا ہونے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان دس باتوں سے بھی منع فرمایا۔
 ۱: اقْعَاءٌ ۲: صَدَلٌ ۳: كَفٌ ۴: إِخْصَارٌ ۵: صُلْبٌ ۶: مَوَاصِلَةٌ ۷: صَلْوَةُ الْحَاجَةِ ۸: عَاقِبٌ ۹: حَادِثٌ ۱۰: جَائِعٌ۔ عَضْبَانٌ وَمُكْلَمٌ

ان دس امور کی تفصیل

۱: اقْعَاءٌ۔ اہل لغت کے نزدیک اقوعاء یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی سرین پر بیٹھے گھٹنوں کو کھڑا کر کے زمین پر رکھ دے جیسے کتابیختا ہے۔ جبکہ محمد بنین کے نزدیک یہ ہے کہ اپنی پنڈلیوں پر یوں بیٹھے کہ زمین پر صرف پاؤں کی الگیوں کے سرے اور گھٹنے لگے ہوئے

ہوں۔ (وقت القلوب)

2: سَدَّلٌ - اس میں محدثین کا موقف یہ ہے کہ نمازی کپڑا پیٹ کر ہاتھوں کو اندر داخل کرے اور اس طرح رکوع و بجود کرے یہود اس طرح عبادت کرتے تھے لہذا ان کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے اس سے منع کر دیا گیا لہذا ان کے ساتھ قمیص بھی اسی حکم میں ہے۔
(سنن ابن ماجہ)

لہذا نمازی کیلئے مناسب نہیں کہ وہ دونوں ہاتھ قمیص کے اندر ڈالے ہوئے رکوع و بجود کرے۔ ایک قول کے مطابق اس کے معنی یہ ہے کہ نمازی چادر کا درمیان والا حصہ سر پر رکھے اور اسکے دونوں کنارے دائیں بائیں لٹکا دے۔ انہیں اپنے کندھے پر لٹکا دے پہلے معنی زیادہ بہتر ہیں۔

3: گُفٌ - یعنی سجدے میں جاتے ہوئے آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھانا اور کبھی سر کے بالوں کا جوڑا بنالیا جاتا ہے اس لیے مرد کو چاہیے کہ بالوں کو لپیٹنے ہوئے نمازنہ پڑھے۔ حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں۔ (سنن ابو داؤد)

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں قمیص کے اوپر چادر باندھنے سے منع فرمایا اور اسے گُف (یعنی لپٹنا یا سمینا) قرار دیا ہے۔ نماز کے احکام میں ہے کہ کمر پر ہاتھ رکھنا (مکروہ تحریکی ہے) نماز کے علاوہ (بلا عذر) کمر پر (یعنی دونوں پہلوؤں کے وسط میں) بلا عذر ہاتھ نہیں رکھنا چاہیے۔ محبوب کائنات نے ارشاد فرمایا کہ پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے۔ یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کیلئے جہنم میں کیا راحت ہے۔

4: آختصار - نمازی کا اپنے ہاتھوں کو کمر پر (یعنی دونوں پہلوؤں کے درمیان) رکھنا۔
(صحیح مسلم)

5: صلب۔ حالت قیام میں دونوں ہاتھ کمر پر یوں رکھنا کہ بازو کمر سے جدار ہیں۔

(صحیح مسلم شریف)

6: موافقہ۔ موافقہ کے پانچ طریقے ہیں وہ کا تعلق امام کیسا تھے ہے۔ 1: امام قرات کو تکبیر تحریم سے نہ ملائے۔ 2: نہ ہی قرات کو کوع کے ساتھ ملائے۔ اور وہ کا تعلق مقتدى سے ہے۔ 1: مقتدى تکبیر تحریم کو امام کی تکبیر کیسا تھنہ ملائے۔ 2: نہ ہی اپنے سلام کو امام کے سلام کیسا تھنہ ملائے۔ ایک کا تعلق دونوں کیسا تھے ہے یعنی فرض نماز میں ایک سلام کو دوسرے سلام کیسا تھنہ ملائے بلکہ دونوں سلاموں کے درمیاں تھوڑا اساقفہ کر دیا جائے تاکہ دونوں میں فرق ہو جائے۔ (سنن ابو داؤد)

7: خاقون۔ جسے شدت کیسا تھہ پیشاب آرہا ہو۔ (صحیح مسلم)

8: حاقدب۔ جسے پاخانہ کی شدت سے حاجت ہو۔ (سنن ابو ماجہ)

9: حافظ۔ نگ موزے پہن کر نماز پڑھنے والا۔ یہ سب چیزیں کیونکہ خشوی و خصوصی میں رکاوٹ بنتی ہیں لہذا ان حالتوں میں نماز پڑھنا منوع ہے۔ (صحیح مسلم)

10: جائیج اور عطفہاں۔ بھوک اور پیاس کی شدت کا بھی یہی حکم ہے۔ (اس حالت میں بھی نماز پڑھنا منوع ہے) بھوک کی شدت میں نماز کی ممانعت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کھانا حاضر ہوا اور دسمیری طرف نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ پھر نماز پڑھو۔

ایک روایت میں ہے نہ تو تم میں سے کوئی حالت استغفار میں نماز شروع کرے اور نہ ہی غصہ کی حالت میں نماز پڑھے۔ (توت القلوب)

حضرت سیدنا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو نماز حضور قلب کیسا تھہ نہ پڑھی جائے اُس کی سزا جلد ملتی ہے۔ (توت القلوب)

پیشاب، پاخانہ یا ریخ کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے یہ شدت ہو تو وقت میں وسعت ہوئیکی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ

فراغت اور وضو کے بعد وقت ختم ہو جائے گا تو پھر نماز پڑھ لیجئے۔ اگر دورانِ نماز یہ صورت پیدا ہوئی تو وقت میں اگر گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے۔ بصورت دیگر نماز پڑھ لے۔

نماز امام عبادت ہونے کی وجہ

1۔ پہلی وجہ دینِ اسلام کے تمام فرائض، حج، زکوٰۃ اور روزہ زمین پر فرض ہوتے اور نماز آسمان یہ بلکہ اللہ کے عرش کے پاس فرض ہوئی، رب العالمین کی خاص حضوری میں آمنے سامنے فرض ہوئی۔ (بjur الرائق) اس لیے نماز کا جس قدر اہتمام کیا گیا ہے۔ اس قدر کسی اور عبادت کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ اور قرآن و حدیث میں جس قدر نماز کی تاکید کی گئی اور کسی عبادت کے بارے میں اتنی تاکید نہیں کی گئی۔ (البjur الرائق)

2۔ دوسری وجہ یہ ہے جب کہ مومن نماز کی نیت باندھتا ہے تو رب العالمین سامنے تشریف لاتا ہے اور جب کوئی بد قسمت محروم نمازی، نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے ہم تیرے سامنے ہیں تو ہماری طرف نہیں دیکھتا، کیا ہم سے کوئی اچھی چیز تجویز کو نظر آگئی ہے جو ہم کو چھوڑ کر تو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

3۔ تیسرا وجہ (الف) جب بندہ نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور اللہ آکبڑ کہہ کر نیت باندھتا ہے تو اس کی حالت و کیفیت یہ ہوتی ہے۔ ادھر تکبیر ختم کی اور ادھر اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔ وہ بندہ ایسا پاک صاف ہو گیا کہ جیسا کہ وہ بندہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(ب) جب نمازی نیت باندھنے کے بعد شنااء اور تعوذ پڑھتا ہے تو نمازی کے ایک ایک بال کے بد لے ایک نیکی ملتی ہے۔

(ج) جب سورۃ الفاتحہ پڑھتا ہے تو ایک حج و عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(ح) جب رکوع کرتا ہے اور سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ پڑھتا ہے تو ایسا ہے کہ جیسے اس نے تمام آسمانی کتابیں پڑھی ہوں اور اسکو ثواب ملے۔

(خ) جب سمعَ اللہ لِمَنْ حَمَدَہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔
 (د) جب انسان سجدہ کرتا ہے تو تمام جنات اور انسانوں کی تعداد کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔

(ذ) جب سجدہ میں سُجَّانَ رَبِّ الْأَعْلَى پڑھتا ہے تو ہر ایک سورۃ اور آیت کے بدالے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب متا ہے۔

(ر) جب سلام پھیرتا ہے تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (ابیین نووی)

4۔ چوتھی وجہ یہ ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے کیلئے تین خصوصی عزتیں ہیں۔ پہلی عزت یہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک اللہ کی رحمتوں کا بادل چاروں اطراف سے گھیر لیتا ہے اور نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں۔

5۔ پانچویں وجہ یہ ہے کہ فرشتے نماز پڑھنے والے کے چاروں اطراف میں جمع ہو جاتے ہیں اور اسکو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔

6۔ چھٹی وجہ یہ ہے کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ اے نمازی تو اگر دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے بات کرتا ہے تو اللہ کی قسم تو قیامت تک نماز سے سلام نہ پھیرے اور نماز میں ہی مشغول رہتے مر جائے اور کبھی بس نہ کرے۔ (تبیہ الغافلین)

7۔ ساتویں وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن جنتیوں کو جنت میں جانے کا حکم ہو گا تو سب سے پہلے ایک جماعت جنت میں جائے گی، جن کے چہروں کی چمک سورج کی طرح ہو گی۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ دنیا میں کیا عمل کرتے تھے تو یہ پہلی جماعت جواب دے گی کہ ہم مسلمان ہیں اور نماز کی حفاظت کرنا ہمارا عمل تھا۔ فرشتے دریافت کریں گے کہ نماز کی حفاظت کس طرح کرتے تھے تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ ہم لوگ ہمیشہ نماز کی ادبیگی کیلئے نماز سے پہلے ہی مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔ اس کے بعد دوسری جماعت پل

صراط سے گزرے گی اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تم کون ہو اور دنیا میں کیا عمل کرتے تھے اور وہ جواب دیں کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں پھر وہ دریافت کریں گے کہ تم کس طرح نماز کی حفاظت کرتے تھے؟ تب یہ مسلمان جواب دیں گے کہ ہم نماز سے سے پہلے وضو کر کے بیٹھ جاتے اور اذان سنتے ہی مسجد میں پہنچ جاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ اور اس کے بعد تیسری جماعت پل صراط سے گزرے گی جن کے چہرے تاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے ان سے بھی فرشتے ہی سوال کریں گے کہ تم کون ہو اور تمہارا عمل کیا تھا تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ ہم اذان سن کر وضو کرتے اور پھر فوراً ہی مسجد میں پہنچ جاتے اور ہمیشہ تکبیر اول کا خیال کرتے۔

8۔ پانچویں وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

- 1) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے۔
- 2) نماز فرشتوں کی محبت کا ذریعہ ہے۔
- 3) نماز گزرے ہوئے تمام انبیاء کا طریقہ ہے۔
- 4) نماز اللہ تعالیٰ کی معرفت کی مشعل ہے۔
- 5) نماز اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے۔
- 6) نماز دعا قبول ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔
- 7) نماز کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی۔
- 8) نماز پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔
- 9) نماز نفس اور شیطان کا مقابلہ کرنے کیلئے سب سے بڑا ہتھیار ہے۔
- 10) نماز موت کے وقت موت کے فرشتے سے نمازی کیلئے سفارش کرے گی کہ اس کی جان آسانی سے نکال۔
- (11) نماز مومن کے دل کا نور ہے۔

- 12) نماز قبر کے اندر روشنی کا ذریعہ ہے۔
- 13) نماز قبر میں مردے کی طرف سے منکر کیرو جواب دے کی،
- 14) نماز قبر میں قیامت تک مردہ کی غم خوار اور ساتھی ہوگی۔
- 15) نماز قیامت کے دن نمازی پرسایہ کرے گی۔
- 16) نماز نمازی کے سر کا تاج اور بدن پر لباس ہوگی۔
- 17) نماز قیامت کے اندر ہیرے میں مشعل بن کر نمازی کے آگے آگے چلے گی۔
- 18) نماز حساب کتاب کے وقت جہنم کے درمیان آڑ بن جائے گی۔
- 19) نماز اللہ کے سامنے معاف کروانے کیلئے جلت اور تکرار کرے گی۔
- 20) نماز کا وزن سب گناہوں سے بڑھ جائے گا۔
- 21) نماز پل صراط سے گزرنے کیلئے اجازت نامہ اور پاسپورٹ کا کام کرے گی۔
- 22) نماز جنت کی کنجی ہے جو جنت کا بند دروازہ کھول کر نمازی کو اس میں داخل کروادے گی۔ (نزہۃ المجالس)

نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی

جیسا کہ جسم کی تقویت کیلئے بار بار غذا کی ضرورت پڑتی ہے ایسے ہی روح کی صحت اور صفائی اور تقویت کیلئے ایک دن میں کئی بار روحانی غذا کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس طرح جسم کی تقویت کیلئے دن میں متعدد بار غذا کھانا ضروری ہے اسی طرح روح جو لطیف اور نازک ترین چیز ہے اس کی صحت اور صفائی اور تقویت اور قوت قائم رکھنے کیلئے دن میں متعدد مرتبہ نماز پڑھنے کی ضرورت ہے اور روح کی غذا کیلئے دن رات میں وقت مقرر ہیں۔ (آحکام الاسلام)

استقبال قبلہ

اس کے ظاہری معنی یہ ہیں۔ سب طرف سے اپنانہ پھیر کر قبلہ رو ہو جانا اس سے

مقصود یہ ہے کہ اپنے دل کو خدا ذوالجلال کی طرف متوجہ کر لے۔ تاکہ ظاہر و باطن دونوں میں مطابقت ہو جائے اور دل و زبان میں یکسانیت پیدا ہو جائے۔ جس طرح ظاہر قبلہ ایک ہے۔ اسی طرح قبلہ دل بھی ایک ہے۔ جیسا کہ منہ کو ادھر ادھر پھیرنے سے نماز کی صورت باقی نہیں رہتی اسی طرح دل کے بھیکنے سے نماز کی روح اور حقیقت برقرار نہیں رہتی۔

محبوب خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز کے لیے کھڑا ہوا اور اسکا منہ، دل، خواہش خدا کی طرف متوجہ ہو جب آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے گویا ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ یعنی وہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

اچھی طرح یہ بات سمجھ لو کہ جس طرح قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لینا نماز کی صورت کو باطل کر دیتا ہے۔ اسی طرح دل کو خدا کی طرف سے پھیر لینا اور خیالات دنیاوی میں مشغول رکھنا نماز کی روح، حقیقت کو زائل کر دیتا ہے۔

پس نماز میں اپنے دل کو خدا کی طرف رکھنا چاہیے۔ اس مقصود کو حاصل کرنے اور دل کو مرکزِ اطمینان کی طرف لانے کے لیے قبلہ رو ہوتے وقت قرآنی آیت تلاوت کی جاتی ہے۔ **إِنَّ وَجْهَهُتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ** (سورۃ النَّعَم) یعنی میں نے اپنے چہرے کو خالق ارض و سماء کی طرف متوجہ کیا خاص طور پر اور میں مشرکین میں سے نہیں۔

جگہ کا پاک ہونا

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے اس کے لیے اسی جگہ جہاں کسی بھی مرض کے جراشیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جس سے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پتھاروں کے مطابق چھوٹی امراض کے جراشیم ہوتے ہیں کیونکہ گور میں تسبیح، آتوں کے کثیروں کے انڈے اور ٹائیفی نیڈ کے جراشیم ہوتے ہیں، لیکن یہ تحقیقات تواب ہوئی ہے اسلام نے چودہ سو سال پہلے اس سے آگاہ کر دیا تھا۔

بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے، کیونکہ جب ایک مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لیے جائے تو اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے اندیشے ہیں۔ نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراشی مادے لگے ہوئے ہوں گے تو یہی نماز دوسرا نماز یوں کے لیے ان آچھوتی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگی۔ یہی نماز نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائیگی اور لوگ اس کے قریب نہیں کھڑے ہوں گے۔ پھر اگر ناپاک کپڑے اور ناصاف بدن نمازی، جس جگہ پر بھی بیٹھے گا تو وہاں یہ امراض پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگا۔ اگر اس نے مسجد میں پڑی ہوئی ٹوپیاں استعمال کیں تو سر کا گنج، جلدی خارش اور دیگر چھوٹی امراض پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگا۔

ترتیب سے نماز پڑھنا

یہ واجبات نماز میں ضروری امر ہے اگر نماز کی ترتیب کو چھوڑ دیا جائے تو جسمانی اور صحیت مندوں کے سے محرومی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ نمازو روزش کی ترتیب مخصوص انداز کی ہے۔ جس کا لحاظ ضروری ہے۔ اگر پہلے قیام نہ کیا جائے اور فوراً سجدہ کیا جائے تو وہ مقاصد جو آدمی کی صحیت کے لیے لازم ہیں وہ قطعی میسر نہیں ہو سکیں گے۔

نماز میں قیام

قیام: ابتداء قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت ہے۔ اور اس میں جسم بالکل بے حس و حرکت ہوتا ہے ایسی کیفیت سے درج ذیل اثرات انسانی جسم پر پڑتے ہیں۔

1 جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث نبویہ میں ہے کہ اتنی اوپری قرأت ہو کہ اس کے کان سن سکے۔ ان قرآنی الفاظ کے آنوارات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو مختلف امراض کے دفعیہ کے لیے اکیسر اعظم کا کام کرتے ہیں۔

- 2 قیام سے جسم کو راحت کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔
- 3 چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اسیلے اسکا جسم ایک نور کے حلقات میں مسلسل لپٹا رہتا ہے اور جب تک بندہ اس حالت میں رہتا ہے تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں غیر مرئی شعاعیں اس کا احاطہ کیے ہوئے ہوتیں ہیں۔
- 4 قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اور روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑا رہے تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔
- 5 قیام سے موخر دماغ جس کا کام چال ڈھال اور جسم انسانی کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے قوی ہو جاتا ہے۔ اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا۔ (فریالوگی ریسرچ)

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا نماز کی ایک سنت اور ضروریات میں ہے۔ جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوں اور گردن کے پھول اور شانے کے پھول کی ورزش ہوتی ہے۔ دل کے مریض کے لیے ایسی ورزش بہت مفید ہے۔ جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے اور یہ ورزش فانچ کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت سر کونہ جھکانا

تکبیر تحریمہ میں اگر سر کو نیچے جھکا یا جائے یا داٹکیں باعثیں جھکا یا جائے تو وہ فوائد جو کہ ہاتھوں کے کانوں تک اٹھانے کے ضمن میں واضح ہوئے ہیں۔ کامل بیرونیں ہوتے اور نماز کا مقصد کہ یہ دنیا اور آخرت کی ہفاؤ ہے وہ فوت ہو جاتا ہے۔

تکبیر تحریمہ کا ثواب

محبوب کائنات محمد رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کے ساتھ تکبیر اوائلی پائے

اس کے لیے ہزاروں مکتاً المکرمہ میں صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ صحیحین میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ پائی وہ اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

اخبار میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چند چوروں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چار سو اونٹ اور چالیس غلام چڑائے۔ آپ اس رنج و غم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو رنجیدہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا تو ان کے بتانے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو خیال کیا تھا کہ تمہاری تکبیر اولیٰ نوت ہو گئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ تکبیر اولیٰ کا رنج اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیے۔ پھر فرمایا اے صدیق اگر اللہ کی ساری زمین اونٹوں سے بھر دی جائے تو وہ بھی تکبیر اولیٰ کے مقابلہ میں کوئی وعثت نہیں رکھتے۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جس آدمی کی تکبیر اولیٰ نوت ہو جائے تو گویا اس کے ہاتھ سے نوسنانوے 999 دنیاں جاتی رہیں جو کہ جنت میں چرہ ہیں۔ اور ان دنیوں کے سینگ سونے کے ہیں۔

داںکیں ہاتھ کو با نکیں ہاتھ پر رکھنا

اسلام نے ہر اچھے عمل کو کرنے کے لیے داییاں ہاتھ استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اور یہ کہ دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔ دراصل انسانی اعضاء دائیں اطراف اور بائیں اطراف کی کیفیات الگ الگ ہیں۔ دائیں حصے خاص طور پر دائیں ہاتھ غیر مرکی شعاعیں (Invisible Rays) نکلتی ہیں جو کہ ثبت اہریں (Positive) ہوتی ہیں اور بائیں ہاتھ سے جو شعاعیں نکلتی ہیں وہ منفی (Negative) ہوتی ہیں۔

نماز میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھنی لازم ہوتی ہے چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدہ کی جگہ جاتی ہے۔ اسیے اوپر کا ہاتھ داییاں رکھا گیا ہے تاکہ دائیں ہاتھ کی ثبت

لہریں پیش نظر رہیں۔

مزید یہ کہ کام کرتے ہوئے دونوں ہاتھ استعمال ہوتے ہیں اسلئے دائیں ہاتھ کی ثبت لہریں (Positive Rays) بائیں ہاتھ میں منتقل ہو کر طاقت، قوت اور تحریک کا باعث بنتی ہیں جسکی وجہ سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے اور پریشان نہیں رہتا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات دائیں ہاتھ کے فانگ زدہ کو یہ ورزش بتائی جاتی ہے کہ وہ دائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کچھ وقت بیٹھا کرے۔ تاکہ دونوں ہاتھوں کی لہریں اور بجلیاں ایک دوسرے میں منتقل ہو کر طاقت اور تحریک کا باعث بنیں۔ (سنن نبوی اور جدید سائنس)

نماز میں مردوں کا ہاتھ باندھنا

مرد جب ہاتھ ناف پر یا اس کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں تو جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا کہ دونوں ہاتھوں سے لہریں نکلتی ہیں جو کہ ثابت اور منقی ہوتی ہیں۔ اب ان لہروں کے امترانج سے ایک خاص اثر ہوتا ہے جوناف کے ذریعے نظام اعصاب تک پہنچتا ہے۔ جس سے گردے اور ندہ فوق الکلیہ قوی ہوتے ہیں جس سے جنسی قوت قوی اور محرك ہو جاتی ہے۔

نماز میں عورتوں کا ہاتھ باندھنا

عورت نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ باندھتی ہے تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے اور وہ غدر و نشوونما پاتے ہیں جس کے اوپر پچوں کی غذا کا انحصار ہوتا ہے۔ نماز پڑھنے والی ماوں کے دودھ میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ پچوں کے اندر انوارات کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے جس سے ان کے اندر ایسا پیڑن (Pattern) بن جاتا ہے جو پچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے۔

جدید تحقیق میں یہ بات ثابت ہے کہ عورتیں جب سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک خاص (مراقبہ) نماز پڑتی ہیں جس سے دنیا سے کٹ کر پر سکون خیال میں ہو جاتی ہیں (یعنی اللہ کی طرف جب نماز میں مشغول ہوتی ہیں) تو ایسی حالت میں ایک خاص قسم کی

ریز پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ بقول ڈاکٹر ڈارون ہلکے نیلے سفیرنگ کی ہوتی ہے جو اس کے جسم میں داخل و خارج ہوتی رہتی ہیں اور جو اس کے جسم کے اندر قوتِ مدافعت کے بڑھنے سے وہ جسم کبھی بھی خلیات کے سرطان میں بنتا نہیں ہو گا۔

نماز میں رکوع

ایک مرتبہ پنڈی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد نواز صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سرجن ڈاکٹر آیا اور اس نے بتایا کہ میرے گھٹنوں میں اور کمر میں درد بہت شدید ہے علاج سے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ آپ نماز پڑھتے ہیں؟ تو سرجن نے بتایا کہ پانچوں نمازوں میں پڑھتا ہوں۔ تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ نماز میں رکوع وجود اچھی طرح نہیں کرتے لہذا ان کو کہا گیا کہ سنت کے مطابق رکوع وجود کر! کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب صحت مند ہو گئے۔

رکوع سے حرام مغفرت کا کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاً سن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاق حاصل کر لیتے ہیں۔
رکوع سے کمر کے درد کے مریض جن کے حرام مغفرت میں ورم ہو گیا ہو بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑھتا ہے اور پتھری کے مریض کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو رکوع کی حرکت سے بہت جلد کل جاتی ہے۔
رکوع سے ناگوں کے فالج زدہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دورانِ خون کے بہاؤ کی وجہ سے دماغ و نگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمه

جُھک کر رکوع میں دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی

رہے اور گھٹنے (ڈھیلے) بھکے ہوئے نہ ہوں تو اس عمل سے معدہ کو قوت پہنچتی ہے اور نظام انہضام درست ہوتا ہے۔ قبض دور ہو جاتی ہے۔ معدہ کی دوسری خرابیاں نیز آنکوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلائپن ختم ہو جاتا ہے۔

رکوع کا عمل جگہ اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے۔ اس عمل رکوع سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے۔ اس عمل سے دل کے لیے خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے۔ چونکہ دل اور سر ایک سیدھی میں ہو جاتے ہیں اس سے دل کے لیے خون کو سر کی طرف پہپ (Pump) کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اس سے آرام ملتا ہے۔ جس سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔ دوران رکوع چونکہ ہاتھ نیچے کی طرف جاتے ہیں اس لیے کندھوں سے لیکر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصہ کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس عمل سے بازو کے پٹھے (Muscles) طاقتور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپ کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتے ہیں وہ خود بخود خارج ہو جاتے ہیں۔

(سنن بوبی مسلمانیہ اور سائنس)

رکوع سے اٹھتے وقت دعا پڑھنا

حضرت رفاعة بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی رحمت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سراخھا یا تو فرمایا۔ سمعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ تو آپ کے پیچے کھڑے ایک شخص نے زَبَالَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَفِيرًا ظَبِيَّاً مُبَارَّ كَافِيْلَه۔ پڑھا جب نماز سے آپ ﷺ فارغ ہوئے تو پوچھا کہ یہ الفاظ کس نے پڑھے ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ الفاظ میں نے پڑھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیس سے زائد فرشتوں کو میں نے دیکھا جلدی کر رہے ہیں کہ اسکا ثواب پہلے کون لکھے۔

نماز میں سجدہ

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کی دماغ کی شریانوں (Artries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے جسم کی کسی بھی پوری شیخ میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain)۔ دماغی اعصاب (Brain Nerves) آنکھوں (Eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا بہاؤ زیادہ (Blood Circulation) نقصانپذیر فرماتے ہیں کہ نمازی آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدہ کی وجہ سے اس کی تمام شریانوں میں خون پہنچتا ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتا اس کے چہرے پر افسردگی سی پھیلی رہتی ہے اسلئے حدیث پاک میں آیا ہے جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ہوتا ہے۔

قیام

اس کا ظاہری ہے کہ اپنا سر جھکا کر اپنے خالق و مالک کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑا رہے۔ اور اسکی روح درحقیقت یہ ہے کہ دل سب حرکتوں سے ٹھہر جائے۔ یعنی تمام خیالات سے باز رہے۔ حق تعالیٰ کے سامنے قائم و حاضر ہونا اور اپنے اعمال و افعال نا شائستہ کا ظاہر ہونا یاد کرے۔ اور سمجھ کر اس وقت بھی حق تعالیٰ پر سب کچھ ظاہر و عیاں ہے۔ میرے دل میں جو کچھ ہے خدا اس کا عالم و ناظر ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھے کہ تمہارے ظاہر و باطن دونوں پر اسکی نگاہ ہے اور بندہ زبان سے جو کچھ کہے وہ اسکو سمجھتا جائے اور اپنے اعمال پر نظر رکھے کہ وہ کہاں تک اپنی تلاوت کردہ قرآن کی آیات کی مطابقت رکھتا ہے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ میں اپنے خدا سے وعدہ اقرار کرتا ہے۔ **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ**۔ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجوہ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی

تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھے ہی سے اس کی توفیق بھی مانگتے ہیں کہ ہمیں راہِ عبودیت پر قائم رکھ۔ اب آپ ہی دیکھئے کہ میرے اعمال کہاں تک اس عقیدہ کے مطابق ہیں۔

ركوع و سجود

ركوع و سجود کی ظاہری صورت عاجزی و فروتنی ہے۔ اور دل کی فردتی اس کا اصلی مقصد ہے۔ رکوع و سجود اسلئے مقرر کیے گئے ہیں۔ نمازی اپنے شریف و بہترین اعضاۓ جسم کو زمین پر رکھ کر اپنے آپ کو کمزور سے کمزور تر ثابت کرے۔ اور خدا کی عظمت و کبریائی کا عملی اظہار کرے۔ بندہ مون من جان لے کہ میری اصل یہی خاک ہے۔ اور اسی منٹی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ رکوع و سجود سے نمازی کا تکبیر و غور خاک میں مل جاتا ہے اور بندے کے اندر عاجزی و انکساری کا پا کیزہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نماز کے آداب

نماز میں رکوع کرتے وقت مرد کو اتنا جھکنا چاہیے کہ کمر برابر ہو جائے اور ہاتھوں کا ذور گھٹنوں پر پڑے۔ عورت کو رکوع میں زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں اس کے ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کر کے اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔

مسجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھیں پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی اور سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک، پھر ہاتھ اور پھر گھٹنے اٹھائے اور پیشوں کے بل کھڑا ہو جائے سجدے کی حالت میں مرد کے لیے ضروری ہے بازوں کو کروٹوں سے جدا رکھے، پیٹ رانوں سے عیحدہ رہے اور کلائیاں زمین پرنہ بچائیں۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کریں۔ اپنے بازوں کو کروٹوں سے ملا دیں۔ پیٹ کو رانوں سے ملا دیں اور ران کو پنڈلیوں سے ملا دیں اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دیں۔

مرد کو چاہیے کہ سجدے میں جاتے ہوئے دونوں گھٹنوں کو ایک ساتھ زمین پر رکھیں

اگر کوئی عذر ہو تو پھر پہلے دایاں گھٹناز میں پر رکھے، جب سجدوں سے فارغ ہوں تو قیام کے لیے پہنوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو بھی سنت ہے اگر کوئی کسی تکلیف میں بستلا ہے تو پھر زمین پر ہاتھوں کے سہارے سے بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھ رکوع کی حالت میں قدموں پر جلسہ اور قعدہ کی حالت میں گود میں نظر رکھے، کھانسی کو حتی المقدور و رونے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اگر حالت قیام میں جماں آئے تو سیدھے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے اور اگر قیام کے علاوہ جماں آئے تو باعینیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قادر نہیں۔ یا کھڑے ہونے پر قادر ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں رکھتا یا قیام و سجود کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ یا شفا ہونے میں تاخیر یا ناقابل برداشت شدید قسم کا درد ہونے کا گمان غالب ہو تو ان صورتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ قابل برداشت معمولی درد یا کسی دوسری تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو چھوڑ دیتا ہے اور کرسی پر نماز پڑھتا تو اسکی یہ نماز جائز نہیں ہوگی۔ (الدرست اردو)

جو آدمی فرض نماز میں مکمل قیام پر قادر نہیں لیکن پچھدیر کھڑا ہو سکتا ہے ایسے شخص کے لیے اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، اگرچہ اسکی کسی دوسری چیز کا سہارا لینا پڑے۔ اس کے بعد بقیہ نماز میں زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (الحرارائق)

جو آدمی سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسے شخص پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے میز رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں صرف اشارہ سے رکوع وجود کر لے۔

رکوع میں زیادہ نہ جھکے اور سجدہ میں اس سے زیادہ جھکے جو شخص زیادہ دیر کھڑے ہونے پر قادر نہیں۔ اگر رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے تو ایسا شخص نماز کھڑے ہو کر شروع کر لے اور جتنی دیر کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اتنی دیر کھڑا ہو کر نماز پڑھے پھر اس کے بعد

کرسی پر بیٹھ کر بقیہ نماز مکمل کر سکتا ہے۔

البتہ یہ شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لہذا کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے کوئی میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کر لے۔ صرف اشارہ سے سجدہ کرنا کافی ہوگا۔ (رجالختار۔ فتاویٰ شامی)

جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہے تو یہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع و سجود کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (رجالختار)

جو آدمی قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں ہے وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع و سجود کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔ (ابحر الرائق)

یہ مسئلہ ذہن میں رہے جو شخص سجدہ پر قادر نہیں قیام کی فرضیت اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔

تبیہ

یاد رکھنا چاہیے جو آدمی نماز پنج گانہ کی ادائیگی کا فکر و خیال تور رکھتا ہے۔ مگر رکوع و سجود و قومہ و جلسہ وغیرہ ارکان نماز کو اچھی طرح دل لگا کر اور اطمینان و آرام کے ساتھ ادا نہ کرتا ہو تو اللہ کے نزدیک اسکی نماز نہیں ہوتی۔

جونماز تعمیل ارکان کے ساتھ ادا نہیں کی جاتی وہ دراصل رسی نماز ہے اور وہ نفس کو مغالطہ میں رکھنا ہے۔ ایسی رسی اور بے دلی کی نماز سے نمازی پر و بال آتا ہے اور اللہ کی صحبت و اطاعت سے دوری پیدا ہوتی ہے۔

کیا وجہ ہے کہ ہماری نمازیں ہمیں گناہوں اور بدکاریوں سے نہیں روکتی اس لیے کہ ہم یہ نماز اپنا فرض عبدیت سمجھ کر اور دل کو حاضر کرنے نہیں پڑھتے بلکہ محض اس لئے پڑھتے ہیں کہ اپنی نمائشی دینداری کو باقی رکھیں۔ دوفٹ ڈنڈا یا کوئی اور چیز سامنے گاڑ لے یا رکھ لے اس کو سُترہ کہتے ہیں جونمازی اپنے سامنے گاڑھ لیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے آگے سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (غاہیۃ الاوطار)

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہو گا مگر نمازی کی نماز میں کوئی خلل نہ ہو گا۔ (درستار۔ عالمگیری)
 نمازی کو چاہیے کہ ایک انگلی موٹی اور ایک ہاتھ بھی لکھری (ڈنڈا) اپنے سامنے گاڑھ لے اس کے بعد نماز شروع کرے۔ بعض مسجدوں میں سترے بننے ہوئے ہوتے ہیں وہ نمازی اپنے سامنے رکھ کر نماز پڑھے۔

ایک عجیب نقطہ

صاحب خیر الموانس کہتے ہیں کہ اس حدیث میں 999 نو سو ننانوے عدد کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ لفظ اللہ کے چار حرف ہیں۔ اکبر کے بھی چار حرف ہی ہیں۔ اکبر کی بالا لفظ ایک حرف کے قائم مقام ہے کیونکہ اس میں عجیب و غریب بھی مضر ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ جس قدر کتابوں میں تمام چیزیں بیان کی گئی ہیں ان سب کا لب لباب قرآن مجید میں موجود ہے۔ فیہا کُتُبٌ قَيْمَتٌ اور جو چیزیں قرآن مجید میں موجود ہیں ان کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ اس کا انتخاب اسم اللہ میں ہے۔ اور اسم اللہ کا خلاصہ لفظ با میں اور با کا عطر با کے نقطہ میں موجود ہے۔ جو با کہ نیچے ہے۔

بُحْمُ الدِّينِ نَسْفِي لکھتے ہیں کہ با کے معنی یہ ہیں فِيَ الْكَانَ مَا كَانَ وَ فِي يَكُونَ مَا يَكُونَ۔ غرضیکہ لفظ اللہ اکبر کے کل نو حروف ہیں ہر حرف کے عوض سو سو دنیبوں کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اب رہیں 99 ننانوے دنیباں تو ہر حرف کے مقابلہ میں گیارہ دنیباں مقرر ہو گئیں کیونکہ بسط کے قاعدے سے لفظ اللہ تحریر یہ کا ثواب حد شمار سے باہر ہے۔ ہر نمازی مسلمان کو حتی الاماکن کوشش کرنی چاہیے۔ کہ وہ امام کے ساتھ تکمیر تحریر یہ میں شامل ہو۔

آمین کے مسائل

مسلم ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے کہ جب امام **غَيْرُ الْمَغْضُوبِ**

عَلَيْهِمْ وَلَا الظَّالِمِينَ ○ پڑھے تو مقتدی کو چاہیے کہ وہ دل میں آمین کہے اللہ رب العزت اسکی دعا قبول فرمائے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کے ساتھ مل گیا تو اس کے گناہ جو اس سے پہلے ہو چکے ہیں معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)
کیونکہ امام کی آمین کہنے کے فوراً بعد فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔

وہ عذر جن کی وجہ سے نماز توڑنی واجب ہے

وہ عذر جن کی وجہ سے نماز توڑ دینا واجب ہو جاتا ہے۔ ان کی تعداد چھ ہیں۔

1 کسی مظلوم کی فریاد رسی کرنے کے لیے، یعنی اگر کسی شخص پر ظلم ہو رہا ہو اور مظلوم نمازی سے فریاد کرے تو نمازی کو چاہیے کہ نماز توڑ کر اسکی مدد کرے۔

2 پیشاب، پا غانے کی انتہائی ضرورت کے وقت

3 جلتے ہوئے یا ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لیے

4 اندر ہے آدمی کو کنوں میں گرنے سے بچانے کے لیے

5 کسی مستحق کے لیے حاکم کے آجائے کی وجہ سے فریاد رسی کے لیے

6 مسافر کو سواری چلے جانے یا جانور کے بھاگ جانے کے اندر یہ کہ وقت اس کے علاوہ اگر جان و مال کے خوف کی کوئی اور صورت بھی ہو تو نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ اسلام اپنے تبعین کو سختی میں بتانا ہیں کرنا چاہتا بلکہ آسانی چاہتا ہے۔

مگر یہ یاد رکھنا چاہیے اشد ضرورتوں کے لئے نازک موقع پر اپنی جان و مال بچانے کے لیے نماز توڑ دینے کا حکم ہے۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہر قسم کی رفع حاجت کے لیے نماز کو توڑا جائے۔

مسئلہ: حالت نماز میں والدین کی آواز کا جواب نہیں دینا چاہیے جبکہ وہ فرض نماز پڑھ رہا ہو۔ اور اگر نفل نماز پڑھ رہا ہو اور باپ بھی جانتا ہو کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں پھر وہ آواز

دے تو اس صورت میں نماز نہیں توڑنی اگر باپ کے علم میں آپ کی نماز کا پتہ نہیں تو نفل نماز کی صورت میں جواب دے اور وہ نفل نماز دوبارہ پڑھے۔

وہ عذر جن سے نماز توڑنی جائز ہے

پچھلے چھ عذر جو بیان کیے گئے ہیں انکی وجہ سے نماز توڑ دینا واجب تھا اب وہ عذر بیان کر رہا ہوں جن کی وجہ سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ ان کی تعداد تین ہے۔

- 1 سانپ، پھیویا اور کوئی موذی جانور کے مارنے کے لیے
- 2 مسافر کو سواری کے چلنے یا بھاگ جانے کے وقت
- 3 جس چیز کی قیمت یک صدر روپیہ سے زائد ہو اس کے تلف ہونے کے خوف سے خواہ نمازی کی ہو یا کسی اور کی۔

مریض اور معذور کی نماز

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی مرض کی وجہ سے نماز کے ارکان ادا کرنے پر پوری طرح سے قادر نہ ہو تو اس کو چاہیے اپنی طاقت اور تدریت کے مطابق ارکان نماز ادا کرے اگر قیام (کھڑے ہونے کی) قدرت نہ ہو اگر کھڑا ہو تو گر پڑنے کا خطرہ ہو یا نماز میں رکون نہیں کر سکتا یا سجدہ نہیں کر سکتا یا اتحاد میں نہیں بیٹھ سکتا تو تمام صورتوں میں مریض کو حکم ہے کہ وہ لیٹ کر قبل درخ چہرہ کر کے سر کے اشارہ سے نماز پڑھے۔

بعض مریض نماز کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ ممکن ہے کہ یہ ان کی زندگی کا آخری مرض ہو۔ کیونکہ ہر بیماری موت کی یاد کرتی ہے۔ اگر صحت میں اس کی فکر نہ کی تو اب بیماری میں نماز سے غافل رہنا اور اہتمام نہ کرنا بڑے اندیشہ اور خطرے کی بات ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ تدرستی کے زمانے میں نماز کے پابند ہوتے ہیں مگر بیماری میں نماز کا خیال نہیں کرتے اور خیال نہ رکھنے کی عموماً وجہ یہ ہوتی ہے کہ بیماری یا دسوسرہ کی وجہ سے

کپڑے ناپاک یا گندے ہیں یا بدن ناپاک ہے یا وضو اور غسل نہیں کر سکتے اور تمیم کو وہ گوارہ نہیں کرتے کہ اس سے طبیعت صاف نہیں ہوتی اس لیے نماز قضا کر دیتے ہیں۔ یہ سخت چہالت اور نادافی کی بات ہے۔ ایسے موقع پر علایے کرام سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کرنا چاہیے اور شریعت کی عطا کردہ سہولتوں پر عمل کرنا چاہیے ان وجوہات کی بناء پر نماز ہرگز قضا نہیں کرنی چاہیے۔

مسئلہ: بعض مریض ڈاکٹر یا حکیم کے کہنے پر نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک اشارہ سے نماز پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو۔ اشارہ سے نماز پڑھنا لازم ہے۔ ہاں جب اشارہ کرنے پر بھی قادر نہ ہو تو پھر نماز کو موخر کر دے اور بعد میں قضاۓ پڑھ لے بیماری پیام موت ہے۔ اسلئے بندہ کو بہت زیادہ ہوشیار اور فکر آخوند کی طرف اور زیادہ متوجہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ: بعض مریض نماز کے پورے پابند ہوتے ہیں۔ بیماری کا غالبہ یا نماز کے وقت نیند کے غالبہ سے یا بہت ضعیف، کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے آنکھیں بند ہو کر غفلت سی ہو جاتی ہے اور اوقات نماز کی پوری طرح خوب نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ نماز قضا ہو جاتی ہے۔ اگر نماز کی اطلاع اسکو دی جائے تو ہرگز کوتاہی نہ کرے۔ لیکن اوپر کے لوگ جو تیارداری اور خدمت کرنے والے حضرات مریض کی راحت کا خیال کر کے نماز کی اطلاع نہیں کرتے اور اگر بیمار کو کسی طرح اطلاع ہو بھی جائے تو اسلامخ کر دیتے ہیں۔ یا اسکی امداد نہیں کرتے مثلاً وضو، تمیم، کپڑوں کی تبدیلی، قبلہ رخ کرنا وغیرہ کچھ بھی نہیں کرتے۔ جس سے وہ خود بھی گنہگار ہوتے ہیں۔ ایسا کرنا مریض کے لیے خیر خواہی ہے نہ اپنے ساتھ۔ اگر مریض کا اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو وہاں کون سا تھدیگا۔

بعض بیمار کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت رکھتے ہیں مگر پھر بھی وہ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ حالانکہ جب تک کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں لہذا بڑی احتیاط سے نماز پڑھنی چاہیے۔

بعض مریض یہ کوتا ہی کرتے ہیں کہ باوجود اس کے وضو کرنا کچھ مصروف نہیں پھر بھی تم کر لیتے ہیں۔ بعض مرتبہ خدمت گزار (تیاردار) یا دوسرے خیرخواہ وضو سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میاں شریعت میں آسانی ہے تم کرو۔ یہ سخت نادانی ہے۔ جب تک وضو مضر نہ ہو تم نہیں کیا جاسکتا۔

وہ صورتیں جن سے نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے

- 1 جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو۔
- 2 اس سے کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہو سکتا ہو۔
- 3 مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔
- 4 کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چکر آتے ہوں۔
- 5 خطرہ ہو کہ کھڑا ہونے سے قطرہ پیشاب نکل جائے گا۔
- 6 خطرہ ہونا کہ ناقابل برداشت دردشروع ہو جائے گا۔
- 7 کھڑے ہونے سے مرض دیر سے ٹھیک ہو گا۔

ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع و تہود بھی کر لے گا۔ اگر خود انھر پیٹھ سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر ٹیک لگا کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ مریض کے لیے کوئی خاص طریقہ نہیں جس طرح بھی بیٹھ سکتا ہو بیٹھ جائے گا۔ اس طرح نفل نماز بھی بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

اگر مریض سر سے اشارہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہو تو پڑھ لے۔ جو نماز یہ مریض نے اشارہ سے پڑھی ہیں تندرست ہو کر ان کی قضاں نہیں پڑھنی چاہیے۔
مسئلہ: ایک آدمی اتنا بیمار ہے کہ نہ خود منہ قبلہ کی طرف کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور آدمی موجود ہے تو پھر مجبوراً وہ یہی نماز پڑھ لے۔ جدھراں کامنہ ہے۔ تندرست ہونے کے بعد یہ نماز یہ نہیں اوٹائے گا۔

نماز رکنِ اعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے:

1۔ اول اس بات کی شہادت دینا اور اقرار و یقین کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

2۔ پنج وقتہ نماز پڑھنا۔ (پابندی کیساتھ)

3۔ (شریعت اسلامیہ کی ہدایت کے مطابق) زکوٰۃ دینا۔

4۔ (صاحب حیثیت مسلمان پر) حج کرنا

5۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

ان پانچوں اركان میں سے نماز رکنِ اعظم ہے اسلام میں عقائد کے بعد عبادات میں سب سے زیادہ اہم نماز کو مٹھرا یا گیا۔ اور نماز کی فرضیت و اہمیت کو قرآن پاک میں بار بار بیان کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں نماز کی ادائیگی کی تاکید سات سورتیب آئی ہے۔ دین اسلام نے اور بھی مختلف عبادتوں کا حکم دیا ہے۔ لیکن ان تمام عبادتوں میں سب سے افضل اور سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ کیونکہ اس میں عبودیت کی پوری کی پوری شان بدرجہ اتم و اکمل پائی جاتی ہے۔ یعنی اس میں ہمارا دل، ہماری زبان، ہماری آنکھ، ہمارے کان، ہمارے ہاتھ اور ہمارے پاؤں وغیرہ اعضاے جسمانی اپنے اپنے طبعی فرائض کو پورے اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ اور ہمارے تمام ظاہری اور باطنی قوی شریک عبادت ہوں۔ کیونکہ یہ شانِ عبودیت پانچوں اركان میں سے صرف نماز ہی میں پائی جاتی ہیں اسلیے تمام اعمال میں نماز رکنِ اعظم ہے۔

دوسری دلیل

عبدات کا مقصد جسم اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کا قرب اور حضوری ہے اور اس

نشاء کو نماز ہی بدرجہ احسن و اکمل پوری کرتی ہے۔ اس سے قلبی تسلیم اور روحانی تقویت حاصل ہوتی ہی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے صفائی قلب روح کی روشنی اور حواس کو یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے سامنے عبادت کے تمام طریقے یقین ہیں۔ نماز کا کوئی حصہ کوئی رکن دینی، دنیاوی اور مادی و روحانی منافع سے خالی نہیں۔ چنانچہ پاکیزگی اخلاق، صفائی قلب، روشنی روح، تعییل حکم الہی، درستگی افعال، خلوص و نیک نیتی، پابندی اوقات، صحت جسمانی، اطاعت امیر اور قومی زندگی وغیرہ تمام مادی و روحانی منافع نماز کے اندر مضمرا ہیں۔ نماز میں ایک مسلمان خالص توحیدی رنگ میں اپنے معبد حقيقة کی پرستش کرتا ہے۔ اور فرانش عبدیت بجالاتا ہے۔

وہ اس کی عبادت میں محو ہو جاتا ہے۔ رب کے سامنے دست بستہ کھڑا ہو کر اسکی حمد و شاء عرض و معروض بھی کرتا ہے۔ جھکتا بھی ہے۔ سجدہ ریز بھی ہوتا ہے۔ ادب و تہذیب سے اس کے سامنے بیٹھ بھی جاتا ہے۔ ان غرض عبادت و حضوری اور بجز و نیاز کی کوئی ایسی صورت ہے جو کہ نماز میں نہیں پائی جاتی۔ ممکنیہ اظہار بحثیش اور عبادت کی صرف چار ہی صورتیں ہیں۔

1 ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا۔ 2 گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔

3 سجدہ میں سر رکھ دینا۔ 4 دوز انوں بیٹھنا
یہی چار صورتیں نماز کے ارکان ہیں۔

تیسرا دلیل

نماز کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ نماز کے رکن اعظم ہونے کے دلائل میں تیسرا دلیل یہ ہے اسلامی عبادتوں میں نماز کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ چنانچہ نماز شب معراج میں فرض ہوئی تھی۔ معراج کی نسبت طبری کا قول ہے کہ ابتدائے وحی نبوت کے پہلے سال سے ہوئی۔ اور جب سے ہی نماز فرض ہوئی نماز کے بعد مالی عبادات میں زکوٰۃ کو اہمیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ مدینۃ المنورہ میں ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی۔ رمضان المبارک

کے روزے بھرتوں کے دوسرے سال فرض ہوئے اور حج اس کے بعد۔ الغرض عبادتی اسلامیہ میں نماز کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ چنانچہ رواحتمار کے حاشیہ پر ہے۔ فرض عین مُكْلِفٌ بِالْإِجْمَاعِ فُرِضَتْ فِي الْإِسْرَاءِ ○ نماز ہر مکلف پر فرض عین ہے۔ بالاجماع اور یہ فرض ہوئی ہے شبِ معراج میں۔

چوتھی دلیل

نماز کے حقوق تلاشہ: نماز تین حقوق کا مجموعہ ہے۔ حقیقت قرآن، حقیقت کعبہ اور حقیقت صلوٰۃ یعنی تلاوت قرآن جہت کعبہ اور نماز کے ظاہری و باطنی اعمال و اركان، نماز کے یہ تینوں اجزاء اپنی اپنی جگہ پر اہم ہیں۔ تلاوت قرآن مجید کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُحَدِّثَ رَبَّهُ فَلَيُقْرِءِ الْقُرْآنَ ○ جو کوئی اپنے رب سے بات کرنا چاہے اسکو چاہیے کہ قرآن پاک پڑھے۔

گویا تلاوت قرآن خدائے قدوس کے ساتھ ہم کلام ہونا ہے۔ تلاوت قرآن بجائے خود ایک اعلیٰ و افضل عبادت ہے۔ مگر جو تلاوت نماز میں کی جاتی ہے وہ نورِ علیٰ نور ہے اس کے کیا ہی کہنے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز کی حالت میں تلاوت قرآن بہتر ہے۔ پھر سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھنا ضروری ہے۔ سورۃ فاتحہ مفتاح القرآن اور اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ گویا ایک نمازی اپنی نمازوں میں دن رات میں 34 مرتبہ تمام قرآن کی تلاوت کرتا اور اسلامی تعلیمات پر عبور حاصل کرتا ہے۔

حقیقت کعبہ شریف کی شرف و فضیلت اس سے زیادہ اور کیا ہو گی کہ کعبۃ اللہ خدا کا گھر اور عاشقانِ الہی کا مرکز عشق ہے۔ باقی رعنی حقیقت صلوٰۃ۔ اس کے متعلق حضور ﷺ نے فرماتے ہیں۔ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي الصَّلَاةِ ○ بندے کو اپنے رب کا سب سے زیادہ تقریب نماز کی حالت میں حاصل ہوتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نماز کی حالت میں خدا اور بندے کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہتا۔ یعنی نمازی کی چشم بصیرت محبوب حقیقی کے جمال جہان آرائے حجاب کی مشاہدہ کرتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ نماز فرزندان توحید کی معراج ہے اور عروج و ارتقاء کی پہلی منزل ہے۔ فرزندان توحید کو غور کرنا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ معراج ہوئی تھی لیکن آپ کے طفیل و تصدق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نمازی دن میں پانچ مرتبہ معراج حاصل کرتے ہیں اور پچاس نمازوں کا ثواب پاتے ہیں۔ اگر اب بھی کوئی مسلمان اس عظیم عبادت کی پابندی نہ کرے تو وہ بہت نادان اور بدقدست ہے۔

نماز میں قرآن مجید کب پڑھے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے فَاقْرُؤْ وَأَمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ یعنی قرآن سے جو میسر آئے وہ پڑھو۔ اور دوسری جگہ فرمایا وَإِذَا قُرِئَ لِقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا إِلَهُ وَأَنْصِتُوا الْعَلَّامُمْ تُرْحَمُونَ۔ یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو اسکو سنوا اور چپ رہو اس امید پر کہ تم پر حم کیا جائے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی اس کی نمازو نہیں یعنی نماز کامل نہیں۔ چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ اسکی نمازاً نقص ہے یہ حکم اس کیلئے ہے جو تھا نماز پڑھ رہا ہو۔ یا اگر امام ہواں کیلئے مقتدی کیلئے خود پڑھنا ضروری نہیں۔ مقتدی صرف شاء پڑھے۔ کیونکہ امام کی قرات ہی مقتدی کی قرات تصور ہوگی۔ اور حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرات مقتدی کی قرات ہے۔ اس حدیث کو امام محمد، امام ترمذی اور حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسکی مثل امام احمد نے اپنی مندرجہ میں روایت کیا ہے۔ امام علیؑ نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

شرح معانی الاشارات میں امام ابو جعفر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا تو ان سب حضرات نے فرمایا کہ مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرات نہ کرے۔ امام محمدؐ نے میں روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے قرات کے بارے میں فرمایا کہ خاموش رہاوادا امام کی قرات سنو امام کی قرات تجھے کافی ہے۔ امام کو چاہیے کہ نماز باجماعت میں صبح کے فرض مغرب کے پہلے دو فرض عشاء کے پہلے دو فرضوں میں اور رمضان المبارک کے وتروں میں بلند آواز سے تلاوت کرے۔ ظہر عصر کی نمازوں میں آہستہ قرات کرے۔

نماز قرآن کی نظر میں

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ أَلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةٍ هُمْ خَائِشُونَ ○

(سورۃ المؤمنون)

تحقیق ان مسلمانوں نے فلاج پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔ وَاسْجُدُوا وَاقْتُرِبُ ○ اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ابن آدم قرآن پاک میں سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اللہ نے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو میں نے نہیں کیا اور ابن آدم کو حکم ہوا تو انہوں نے اللہ کا حکم مان کر سجدہ کیا ان کے لئے جنت ہے اور شیطان کے لئے دوزخ ہے۔

حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، ہر روز ایک ہزار سجدے کرتے۔ کثرت سجدوں کی وجہ سے لوگ آپ کو سجاد (بہت زیادہ سجدہ کرنے والا) کہتے تھے۔ حضرت ابو حیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو لوگ سجدہ کرتے ہیں حقیقت میں وہ رب کے بہت قریب ہو جاتے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روز قیامت بندے کے اعمال میں سب سے

پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز میں کامیاب ہو گیا تو نجات پا جائیگا۔ اور اگر نماز میں پورا نہ اتر آ تو تباہ و بر باد ہو جائیگا۔ (سنن نسائی)

حضرت عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کے گھروالوں پر کسی قسم کی تنگی پیش آتی تو آپ ان کو نماز کا حکم فرماتے۔ (فضائل نماز)

اللہ رب العزت کا ارشاد مقدس ہے کہ جو بھی شخص پانچ وقت نماز کا اہتمام رکھے گا تو میں اسکو اپنی ذمہ داری میں جنت میں داخل کروں گا۔ (ابن ماجہ)

امام احمد کی روایت کے مطابق نمازیں جنت کی چاپیاں ہیں وضو نماز کی چاپی ہے۔ یعنی جنت کے دروازہ کا تالہ اسی کے لیے کھلے گا جو نمازی ہوگا۔ بے نمازی کے لیے دروازہ نہیں کھل سکتا کیونکہ اس کے پاس چاپی نہیں۔

ارشاد محبوب کائنات ﷺ ہے کہ نماز شیطان کا منہ کا لاکرتی ہے۔

نماز با جماعت کی فضیلت

اللہ کے نزد یک سب سے پسندیدہ عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ جو مسلمان پانچ وقت نماز کا اہتمام کرتا ہے تو شیطان اس سے ڈرتا ہے۔ جو نماز پڑھتا ہے وہ دراصل شہنشاہ کا دروازہ کھلکھلاتا ہے اور جو دروازہ کھلکھلا یا جائے تو وہ ضرور کھلتا ہے۔ نمازوں کو نورانی بنانے کا ذریعہ ہے۔ (فضائل اعمال)

ایک موقع پر محبوب خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں نمازی کے لیے تمن کرامتیں ہیں۔

1 نمازی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے لیکر آسمان تک رحمت الہی کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ اس نمازی پر نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں۔

2 دوسرا یہ کہ فرشتے نمازی کے پیروں سے لیکر آسمان تک اس کے چاروں طرف جمع ہوتے ہیں اور اس نمازی کی زیارت کرتے ہیں۔

3 تیسری یہ کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے اے بندے نمازی تو اگر دیکھ لے کہ تیرے پاس کون ہے اور توکس سے باقیل کر رہا ہے تو اللہ قیامت تک سلام نہ پھیرے بلکہ نماز میں ہی مشغول رہے یہاں تک کہ تو مر جائے لیکن بس نہ کرے۔ (نبیہ الغافلین)

نماز میں سب سے پہلے کب کس نے پڑھیں

عینی شرح ہدایتیہ میں ہے کہ فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اسوقت پڑھی جب آپ جنت سے نکل کر باہر آئے اور رات کی تاریکی کے بعد صبح ہوئی۔ ظہر کی نماز سب سے پہلے زوال آفتاب کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اور یہ اس وقت پڑھی تھی جب کہ آپ علیہ السلام کو اپنے لخت جگہ حضرت اساعیل علیہ السلام کے ذرع کرنے کا حکم ملا تھا۔

اور عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے پڑھی جس وقت آپ علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے صحیح و سالم نکل آئے تھے اور دوبارہ زندگی پائی۔ اور مغرب کی نماز بطور شکری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سب سے پہلے ادا کی۔ اور عشاء کی نماز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسوقت ادا کی جب آپ مدین سے نکلے تھے۔ اور اب ہم سب مسلمانوں پر یہ پانچ نمازوں فرض ہیں۔ (دریختار)

الصَّلَاةُ مَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

نماز اللہ کا حکم ہے: (یعنی ہمارے محبوب ﷺ کا حکم ہے کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی عاشق اپنے محبوب کی نافرمانی کرتا ہو)۔ نماز کا وقت ہو تو ہم سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھیں کہ آؤ بھائی نماز پڑھنے کے لیے چلیں۔ کیونکہ نماز تو اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔ **الصَّلَاةُ مَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ** نماز مومن کی معراج ہے۔ تو اس حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ نماز اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ ذرا بتاؤ تو بھلا ایسا کوئی عاشق ہو سکتا ہے جو محبوب سے ملاقات کے لیے ترپتانا ہو چلتا ہو۔ اللہ سے بڑھ کر

محبوب کون ہو سکتا ہے اللہ فرمائے ہیں یا ابن آدم اے آدم کے بیٹے۔

انی لکھب میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

فیحق علیک۔ تجھے میرے حق۔ (احسنات) کی قسم۔

کن لی محبا۔ تو میرا محبوب بن جا۔ (احیاء العلوم)

میرے دوستوں! اللہ ہمارا محبوب ہے۔ مطلوب ہے مقصود ہے معبد ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایسی محبت کرنے والے کی ہستی کے سامنے حاضر ہونے کا اور اس سے ملاقات کرنے کا دل نہ چاہیے یہ کتنے درد کی بات ہے دیوار کی ایک اینٹ کھسک جائے تو دل بھی اس کے ساتھ کھسک جاتا ہے۔ برتن ٹوٹ جائے تو دل اس کے ساتھ چکنا چور ہو جاتا ہے۔ ہم چالیس برس سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ مگر چالیس سال کی نمازوں میں ایک سجدہ بھی اللہ کی محبت و حلاوت کا نہیں ہے۔ جسے سجدہ میں بھی اللہ یاد نہ آئے اس سے کہاں اللہ یاد آئیگا۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ سجدہ کرتے وقت نمازی کا سر میرے قدموں میں ہوتا ہے۔ اور سجدہ کی حالت میں نمازی میرے سب سے قریب ہوتا ہے۔

میرے دوستو جو شخص نماز میں بھی اللہ تعالیٰ سے غافل ہو۔ جو نماز میں اللہ کے لئے تڑپتائیں ہو وہ گھر میں کیسے اللہ کے لیے بے قرار ہو گا۔

نماز کا باعغ

کتنا زمانہ گزر گیا کہ باعغ سوکھ گیا پیتاں مر جھاگئیں۔ ٹھنڈیاں ٹوٹ گئیں۔ جس کا غم باعغان کو نہ ہو تو پرایا کیا غم کھایا گا۔ آپ خود سوچیں کتنے ایسے لوگ ہیں جو آنسو بہاتے ہیں کہ یا اللہ میری نمازیں بگڑ گئیں ہیں۔ میرا ایمان اس حد تک بگڑ گیا کہ میں نمازیں بھی آپ کے غیر کو سوچتا ہوں۔

میرے بھائیو صاحبہ کرام کی نمازیں تھیں جن کے قرآن کو سن کر فرشتے روتے تھے اور وہ آسمان سے زمین پر اتراتے تھے۔

ایک صحابی نماز گھر میں پڑھکر رور ہے تھے وہ صحابی جب حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے فلاں امّن فلاں تیرے نماز میں رونے کی وجہ سے فرشتے بھی رور ہے تھے۔

میرے دوستوں - آج 75 فیصد امت بے نمازی ہے اور جو 25 فیصد نماز پڑھتے ہیں ان میں کتنا خشوع و خضوع ہے وہ تو آپ حضرات ان کی ٹھنکیں مارنے سے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ آج کتنے نمازی ایسے ہیں کہ اللہ اکبر کہنے کے بعد سلام پھیرنے تک ایک مرتبہ بھی غیر اللہ کا خیال دل سے نہیں نکالتے۔ ڈاکٹر اپنے ملینک سے نہیں نکلتا۔ افسرا پنے دفتر کے معاملات سے چھٹکارا نہیں پاتا۔ دکاندار نماز میں دکانداری کے حساب و کتاب سے فارغ نہیں ہوتا یہ وہماری نمازوں کا حال ہے۔

میرے بھائیو جسکو اللہ اکبر کہر بھی اللہ یاد نہ آئے سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ پڑھکر بھی اللہ یاد نہ آئے۔ بِسْمِ اللَّهِ پڑھکر بھی اللہ یاد نہ آئے۔ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ آخْرَكَ پڑھکر بھی اللہ یاد نہ آئے۔ پھر جھک کر رکوع کرتے ہوئے سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ پڑھکر اللہ یاد نہ آئے پھر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہ کر اللہ یاد نہ آئے پھر سر مبارک کو سجدہ میں رکھکر اور سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْأَعْلَى کہہ کر بھی اللہ یاد نہ آئے۔ پھر أَلْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ پڑھ کر اللہ یاد نہ آئے۔ پھر درود شریف پڑھکر دعا پڑھے۔ سلام پھیر کر بھی اللہ یاد نہ آئے تو پھر کب یاد آئے گا میرے بھائی اپنے مردہ دل کو زندہ کروں سے بڑھ کر مردہ دل کوں سا ہو گا۔

جو اللہ کی بڑائی کرتے ہوئے بھی اللہ سے غافل ہو۔ رکوع سے پہلے بھی غافل رکوع میں بھی غافل۔ سجدے سے پہلے بھی غافل سجدہ میں بھی غافل۔ جو محظوظ کے قدموں میں سر کھکر بھی غافل ہو یہ کیسا عاشق ہے کہ بکیسر سے پہلے بھی غافل بکیسر کے بعد بھی غافل۔ سر اٹھا کر بھی غافل سر جھکا کر بھی غافل۔

میرے عزیز ایسا زیادہ مردہ دل اور غافل کو نسا ہو گا جس کو ایک جھٹکا لگ جائے تو فوراً ڈاکٹر کے پاس بھاگے بھاگے جاتے ہیں۔ یہ دل مر گیا۔ مردار ہو گیا۔ ہمارا جسم ہمارے دل

کا قبرستان ہے جس میں ہمارا مردہ دل و فن ہے۔ جس دل کو چار رکعت نماز میں بھی میسیوں مرتبہ محبوب یادنا آئے نہ رلائے نہ ترپائے یہ کیسا محبت ہے یہ کیسا محبت کرنے والا ہے اور یہ کیسا نمازی ہے جو سب کچھ لٹا کر بھی مطمئن ہے۔ بندہ کی چوری ہو جائے تو ما تھے پڑھنکن پڑھ جاتی ہے۔ شیطان اللہ کی محبت چرا کر لے گیا اور ہم مزے سے بیٹھے ہیں۔ ہمیں کوئی پروہنہیں کہ کتنے قیمتی موتی لٹ گئے اور ہم کنگال ہو گئے ہیں اب سب کا درد بھی مت گیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک رات تہجد کی نماز رہ گئی تو وہ اتنے رنجیدہ ہوئے کہ ایک سال تک ساری ساری رات جا گتے رہے پھر روتے ہوئے کہتے کہ یا اللہ آج کی رات تیرے راز و نیاز سے نہ بھسکی غفلت اور نیند نے اٹھنے نہ دیا۔ اب میں سزا دونگا اپنے نفس کو پھرا ایک سال تک ساری ساری رات جا گ کر گزاری اب تو نماز کو سیکھنے کا رواج ہی ختم ہو گیا ہے۔

میرے محترم بھائیو! اب تو رواج ہی مٹ گیا کہ مجھے نماز کے لیے محبت کرنی ہے لوگ کہتے ہیں کہ نماز بھی کوئی سیکھنے کی چیز ہے۔ ٹھکا ٹھک سجدے ہو رہے ہیں۔ ٹھکا ٹھک رکوع ہو رہے ہیں۔ یہ بھی کوئی نماز ہے جس میں نہ اللہ کی یاد ہو نہ اللہ سے محبت نہ اللہ کے لیے رونا نہ ہو نا جو آنکھ اللہ کے لیے روئے نہ دہ آنکھ پھوڑ دینے کے قابل ہے۔ جو دل اللہ کے لیے ترپتا مچلتا نہ ہو جو بندے کو راتوں کو اٹھاتا نہ ہو وہ دل ہی نہیں بلکہ وہ پتھر ہے۔ میرے بھائیو آج امت کا یہ حال ہے کہ اپنے سرماۓ کو لٹا کر بھی بغم بیٹھے ہیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی محنت ایمان اور دعوت کے بعد نماز کی تھی۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے **فَإِذَا فَرَغْتَ فَأَنْصَبْ وَإِلَى رَبِّكَ فَرَغَبْ**۔ اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ دعوت تبلیغ سے فارغ ہو جائیں میں زمین میں گڑھ جایا کریں یہاں اللہ نے کھڑا ہونا نہیں فرمایا بلکہ فانصبت فرمایا اس کے معنی گڑھ جانے کے ہیں۔

میرے بھائیو کتنے افسوس کی بات 60 سال کی عمر گزر جانے کے باوجود نماز کو ہم نے سنت کے مطابق پڑھانے سیکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ رواج ہی ختم ہو گیا کہ نماز بھی کوئی سیکھنے کی چیز ہے۔

12 سال کا بچہ

ایک وقت تھا صحابہ کرام اور انکے بچے نماز کی ایک ایک سنت کو سمجھتے تھے اس وقت کا بچہ وہ نماز پڑھتا تھا آج کل کے بوڑھے وہ نمازوں پڑھتے حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینۃ المنورہ میں بارش نہیں ہو رہی تھی میں نے کہا کہ آج تو اللہ کو منانا ہے میں پھاڑوں میں چلا گیا کہ اللہ سے مانگوں گا کہ یا اللہ بارش بھیج دے۔ پھر ایک جگہ تلاش کر کے میں نماز شروع کرنے والا ہی تھا میں نے دیکھا کہ ایک بارہ سال کا بچہ مجھ سے پہلے آ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ میرے دل میں آیا کہ یہ کون ہے بیہاں کیسے آیا؟ میں خاموش کھڑا ہو گیا کہ دیکھو یہ بچہ کیا کرتا ہے۔ اس نے نماز پڑھی سلام پھیرا پھر رہا تھا اٹھا کر اللہ سے دعا کرنے لگا کہ اے اللہ تیرے بندے بارش نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں اے اللہ میری تجوہ سے القا، ہے کہ تو بارش بھیج دے جب تک تو بارش نہیں برسائے گا میں بیہاں سے نہیں جاؤں گا۔ 12 سال کا بچہ ایسا رو یا ایسا تڑپا ایسا چچلہ کہ اس کے مصلے سے اٹھنے سے پہلے ہی بارش برس پڑی۔ اور اتنی تیز ہوئی میرے لئے مدینۃ المنورہ شریف پہنچنا مشکل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نماز میں پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

نماز میں خشوع و خضوع کا طریقہ

علمائے امت نے اپنے اپنے تجربات کی روشنی میں نماز میں خشوع و خضوع کے طریقے بیان فرمائے۔

- 1 سب سے پہلے گناہوں سے بچنا خلوص دل سے اللہ سے توبہ کرنا۔
- 2 پیٹ میں حرام غذانہ جائے اس سے اپنے آپ کو حتی المقدار بچانا ہوگا۔
- 3 جب اذان ہو جائے تو دنیا کے تمام کاموں کو چھوڑ کر نماز کی طرف متوجہ ہو۔
- 4 جب بھی دسوکرے تو دل کو اللہ رب العزت کے دربار میں حاضری کے لئے تیار کرے۔

- 5 نماز سے غافل کرنے والی ہر چیز کو دل سے نکال دے یکسو ہو جائے۔
- 6 نماز سے پہلے صحابہ کرام کے طریقے کو پڑھے مراقبہ کرے فضائل نماز پر نظر رکھے۔
- 7 نماز میں دل پر غیر اللہ کا گذر نہ ہو دل کا دروازہ غیر اللہ کے لیے بند کر دے۔
- 8 جب بھی نماز شروع کرے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے وہ رُگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔
- 9 جب نماز شروع کرے تو یہ خیال کرے کہ میں رب کو دیکھ رہا ہوں وہ سامنے ہے۔
- 10 نماز شروع کرے تو پہلے یہ سوچ کر جیسے کسی کو خصت کرتے وقت سوچتا ہے۔
- 11 نماز کو اپنے خالق و مالک سے ہم کلامی کا تصور کر کے پڑھے۔
- 12 نماز پڑھتے ہوئے کلمات نماز کو ان کے ترجمے کے ساتھ پڑھے۔
- 13 نماز میں الفاظ نماز کی طرف پورا دھیان رکھے۔
- 14 ساری نمازوں کو سکون اطمینان حاضری قلب سے ادا کرے۔
- 15 اہل ذکر و فقر صاحب بصیرت اہل اللہ کی صحبت لازمی اختیار کرے۔
- 16 اہل اللہ کو دیکھ کر انکی طرح خشوع و حضور کے لیے علیحدگی میں نماز پر محنت کرے۔

آخرت کے لیے کچھ آگے بھیجے

ایک بار حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ خلیفہ وقت سلیمان بن عبد الملک کی ہمراہی میں ساتھ سفر کے لیے نکلے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنا خیمہ و سامان و سفر سے پہلے نہیں بھجوایا جب منزل پر پہنچ تو باقی تمام لوگوں کے خیمہ پہلے پہنچے ہوئے تھے وہ لگ چکے تھے۔ وہ اپتے اپنے خیموں میں داخل ہو گئے۔ سلیمان بن عبد الملک کا خیمہ بھی لگا ہوا تھا وہ اس میں داخل ہو گیا۔ سلیمان بن عبد الملک کو جب عمر عبد العزیز کہیں بھی نظر نہ آئے تو انکی تلاش میں نکل دیکھا کہ وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور رورہے ہیں۔ خلیفہ وقت سلیمان کو اطلاع دی گئی تو اس نے آپ کو بلا یا اور پوچھا کہ آپ کیوں رورہے تھے۔

تو آپ نے فرمایا امیر المؤمنین رونے کا سبب یہ تھا کہ مجھے قیامت کا دن یاد آگیا۔
دیکھیے میں نے گھر سے کوئی سامان خیمه وغیرہ نہیں بھیجا مجھے یہاں کچھ بھی نہیں ملا۔ اسی طرح
جس آدمی نے قیامت کے دن کے لئے آگے کوئی عمل (کوئی چیز) نہ بھیجی ہوگی تو وہ دہاں
سخت پریشان ہو گا۔

کون سا عمل دوزخ کی آگ سے نجات دلائے گا

حضرت مغیرہ اپنے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبلہ قیس کا ایک
شخص ابن منقق کہتے ہیں کہ عرفات میں میں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے
نبی ﷺ میں آپ سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔

1 آتش دوزخ سے مجھے کون سا عمل نجات دے سکتا ہے

2 اور جنت کے لیے کیا عمل درکار ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے پہلے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا پھر سر مبارک جھکا
لیا پھر اس کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اگرچہ سوال تو نے مختصر کیا ہے مگر بات بڑی
گہری دریافت کی ہے۔ اچھا تو اب اس کو مجھ سے خوب سمجھ لے۔ صرف اللہ کی عبادت کرو
اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراو۔ فرض نمازوں کو اچھی طرح پڑھا کرو۔ فرض زکوٰۃ باقاعدگی
سے دیا کرو رمضان المبارک کے روزے رکھو اور جو سلوک تو چاہتا ہے کہ لوگ تیرے ساتھ
کریں تو وہ ہی سلوک تو ان کے ساتھ کیا کرو اور جو معاملہ تو نہیں چاہتا کہ لوگ تیرے ساتھ
کریں تو دوسروں کو بھی اسے معاف رکھا کرو اس کے بعد فرمایا کہ اچھا اب میری سانڈنی کا
راستہ چھوڑ دے۔ (مندرجہ)

نماز میں سلام پھیرنا

کیونکہ نمازی کو سلام پھیرنے کے لیے سر کو دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار نماز میں کرنا پڑتا ہے۔ تو ایسا کرنے والا امراض قلب اور اس کی اندر وہی پیچیدہ گیوں سے ہمیشہ پچتار ہتا ہے۔ اور یہ شخص بہت کم امراض میں بیٹلا ہوتا ہے۔

(ریروج ڈاکٹر قاضی عبدالواحد شتر کانٹ ملتان)

افادات نوری

نماز تہجد کا فائدہ: ماہی (یعنی ڈپریشن) (Depression) کے امراض کا علاج مغربی ڈاکٹروں نے دریافت کیا ہے یہ بات مجھے خبیر میڈیکل کالج کے ماہر نفیسات نے بتائی۔ مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے دیکھا جو مسلمان تہجد کے وقت اٹھ جاتے ہیں۔ ماہی کا مرض انہیں لاحق نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جا گناہ ماہی کا علاج ہے۔

علم نفیسات (Psychology) کے ماہرین نے ماہی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا۔ انہوں نے ماہی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے تک مسلسل جاری رکھا گیا تو ماہی (ڈپریشن) کے مریضوں کو بہت فائدہ ہوا اور وہ مریض دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔ چنانچہ ان مغربی ڈاکٹروں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدمی رات کے بعد جا گناہ ماہی کا مریضوں کا بہترین علاج ہے۔

نماز میں مناسب پیر کھولنا

اگر نمازی نماز میں جس طرح شرعی حکم ہے کہ مناسب پاؤں کھولیں۔ اگر یہ پاؤں بہت کم کھولیں تو جسمانی طور پر نقصان ہوتا ہے۔ تنگ پاؤں رکھنے سے اس کا نقصان

اعصاب پر زیادہ پڑھتا ہے اور بدن کے زیر میں حصہ کمزور ہو جاتا ہے۔
تنگ پاؤں سے زیادہ نقصان خصیتیں پر پڑتا ہے اس کی بیرونی جلد جکڑن کا شکار ہو
جاتی ہے اور اندرونی طور پر گھٹن ہوتی ہے جس سے ان کے اندر تولیدی مواد بنانے کا نظام
متاثر ہوتا ہے اور ان کا فعل تولید (منی) کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

ای طرح اگر زیادہ پاؤں کھولے جائیں اور ٹانگوں کو چوڑا کیا جائے تو اس کا نقصان
بھی خصیتیں پر پڑتا ہے اور جسم کے توازن میں خرابی ہوتی ہے اور ایسے آدمی کو مخرب ماغ کے
ضعف کی وجہ سے چال میں لڑکھڑا ہٹ، چل اور غیر توازن کی ٹکاکیت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
پاؤں کے جوڑوں پر بھی زیادہ کھولنے پر نقصان کا اثر ظاہر ہوتا ہے جس سے قدموں
کی ایڑھی اور بیرونی سطح پر دباؤ زیادہ پڑتا ہے۔ اسیلے جہاں پاؤں کے جوڑ متاثر ہوتے
ہیں وہاں جوڑوں کی بیست بد لئے کامض کا خطرہ پڑھ جاتا ہے اور پیروں کی ایڑھی کے جوڑ
پھر جاتے ہیں۔

باعتبارِ ثواب لوگوں کی تین قسمیں ہیں

- منقول ہے کہ لوگ باعتبارِ ثواب تین اقسام میں نماز سے فارغ ہوتے ہیں۔
- 1 ایک گروہ بچھیں نمازوں (کے ثواب) کے ساتھ نماز سے نکلتا ہے۔ یہ لوگ ہیں جو
امام کے بعد رکوع و سجدہ کرتے ہیں۔
 - 2 ایک گروہ ایک نماز کے ساتھ فارغ ہوتا ہے یہ لوگ ہیں جو امام کی برابری کرتے ہیں۔
 - 3 ایک گروہ بغیر کوئی (ثواب پائے) نماز سے نکلتا ہے یہ لوگ ہیں جو (رکوع و سجدہ
وغیرہ) میں امام سے سبقت لے جاتے ہیں۔

نفاق اور آگ سے آزادی

حضرت نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے 40 دن باجماعت نماز اس
طرح پڑھی کہ اسکی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو پرواںے لکھے گا۔ ایک

پروانہ نفاق سے آزادی کا اور دوسرا آگ سے آزادی کا۔ (سنن ترمذی)

ارکان نماز میں امام و مقتدی کی ذمہ داریاں

نماز کے ارکان میں امام و مقتدیوں پر تین ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں۔

1 امام کو چاہیے کہ رکوع و بحود مختصر کرے کہ تین تسبیحات سے زائد نہ کہے۔ کیونکہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بڑھ کر کسی کی نماز کو مکمل اور مختصر نہیں دیکھا۔ (صحیح بخاری)

ایک روایت کے مطابق حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے امیر مدینہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز پڑھی تو فرمایا۔ میں نے سوائے اس نوجوان کے کسی شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جسکی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ ہم عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پیچھے جب نماز پڑھتے تو رکوع و بحود کو دس دس بار پڑھ لیتے تھے۔ ایک مجمل روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان علیہم السلام اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو رکوع و بحود میں دس دس بار تسبیح پڑھ لیتے تھے۔ (سنن ابو داؤد)

دس بار تسبیح پڑھنا اچھا ہے لیکن اگر مجمع زیادہ ہو تو پھر تین مرتبہ پڑھ لینا ہی بہتر ہے۔ لیکن جب اقتداء میں ایسے لوگ ہوں جنہوں نے خود کو دین اسلام کے لیے وقف کر دیا ہو تو وہ دس دس بار پڑھ سکتے ہیں۔

2 دوسری ذمہ داری مقتدی کی یہ ہے کہ اس کو چاہیے کہ رکوع و بحود میں امام کے برابر نہ کھڑا ہو بلکہ امام کے پیچھے کھڑا ہو۔ مقتدی اس وقت سجدہ میں مجھے جب امام کی پیشانی سجدے میں پہنچ جائے۔ مقتدی رکوع میں اس وقت تک نہ جائے جب تک امام رکوع میں نہ چلا جائے۔

فضائل سجده

سجدے کی فضیلت پر مشتمل چار فرائیں مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ

- 1 بندہ ایک پوشیدہ سجده سے بڑھ کر کسی چیز سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کرتا۔
- 2 کوئی مسلمان اللہ کو سجده کرتا ہے تو اس کے بد لے اللہ اسکا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

3 ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ میرے لئے اللہ سے دعا فرمادیجیئے کہ وہ مجھے آپ کی شفاعت پانے والوں میں سے بنادے اور جنت میں مجھے آپ کی رفاقت عطا فرمادے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کثرت سجدوں سے میری مدد کرو۔ منقول ہے کہ بندہ رب تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب سجده کی حالت میں ہوتا ہے۔ رب کائنات کا فرمان عالیشان ہے۔ وَاسْجُدُوا قَرِبًا۔ اور سجده کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔ (القرآن)

دوسرے مقام پر فرمایا: سِیِّمَا هُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ ○ ان کی علامت ان کے چہروں میں ظاہر ہے، سجدوں کے نشان سے۔ اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔

- 1 اس سے مراد وہ حصہ زمین ہے جو حالت سجده میں ان کے چہروں سے ملا ہوا ہوتا ہے۔
- 2 اس سے خشوع و خضوع کا نور مراد ہے کیونکہ وہ باطن سے ظاہر پر چمکتا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔
- 3 اس سے مراد وہ چمک ہے جو بروز قیامت وضو کے اثر سے ان کے چہروں پر ہوں گی۔
- 4 جب بندہ آیت سجده پڑھ کر سجده کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر روتے ہوئے کہتا ہے ہائے افسوس۔ انسان کو سجده کا حکم ہوا تو اس نے سجده کیا لہذا اس کے لیے جنت ہے۔ اور مجھے سجده کا حکم ہوا میں نے نافرمانی کی پس میرے لئے جہنم ہے۔

حضرت سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سجدہ کے سواد نیا کی کسی چیز کے چھوٹے پر افسوس نہیں ہوتا۔ (شعب الایمان)

حضرت سیدنا عقبہ بن مسلم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ بندے کی کوئی خصلت اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسند نہیں کہ وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرے اور بندہ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے علاوہ کسی وقت بھی اس کے زیادہ قریب نہیں ہوتا سیدنا ابو حیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بندہ اللہ سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ (سنن ابن داؤد)

مسجد اور جائے نماز کی فضیلت

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ إِيمَانُهُ أَنْ لِيَوْمَ الْآخِرِ ○ اللَّهُكَ مَسْجِدٌ يَسِيرٌ وَهِيَ آبادَكُرْتَةٌ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔

مسجد کی فضیلت 7 فراملین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

- 1 جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائی اگرچہ وہ تیتر (پرندہ) کے گونسلے کے برابر ہوالہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ (شعب الایمان للتفہمی)
- 2 جو آدمی مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ جل شانہ اس سے محبت رکھتا ہے۔
- 3 جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے 2 رکعت نماز پڑھ لے۔ (مجموع الاوسط)
- 4 مسجد کے پڑوی کی نماز مسجد کے علاوہ گھر میں یا کہیں اور کامل نہیں ہوتی۔
(سنن الدارقطنی)
- 5 جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ کر وہاں بیٹھا رہتا ہے تب تک فرشتے اس کے لیے دعا رحمت کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ اس بندے پر اپنی رحمت نازل فرماء۔ اے اللہ اس پر رحم فرماء۔ اے اللہ اس کی مغفرت فرماء۔ یہ دعا اسوقت تک کرتے ہیں جب تک یہ بے

وضو نہ ہو جائے۔ یا مسجد سے چلانہ جائے۔ (صحیح بخاری)

6 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں میری امت کے لوگ ہوں گے جو گروہ در گروہ مسجدوں میں آ کر بیٹھیں گے ان کا ذکر دنیا اور دنیا کی محبت ہوگی۔ تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا اسلئے کہ اللہ کو ان سے کوئی حاجت نہیں۔ (صحیح البخاری)

بعض کتب میں اللہ کا یہ فرمان موجود ہے۔ میری زمین میں میرے گھر مساجد ہیں اور ان میں میری زیارت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو انہیں آباد کرتے ہیں۔ پس اس بندہ کو مبارک ہو جو واپسے گھر میں پا کیزگی حاصل کرے پھر میرے گھر میں میری زیارت کرے اور جسکی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ وہ زیارت کرنے والے کی عزت کرے۔

7 جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتا جاتا تو یہ کھو تو اسکے ایمان کی گواہی دو۔

مسجد کی فضیلت پر اقوالِ بزرگانِ دین

1 حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو مسجد میں بیٹھتا ہے وہ اپنے رب کے حضور بیٹھتا ہے۔ تو اسکو اچھی بات کرنی چاہیے۔ نیز مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے چوپائے گھاس کھا جاتے ہیں۔ (تفہیم کیر)

2 سیدنا امام تھجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کرام رحمۃ اللہ تاریک رات مسجد میں جانے کو جنت میں جانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ (شرح السنۃ)

3 حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جس نے مسجد میں چراغ جلا کر جب تک مسجد میں روشنی رہتی ہے تب تک عام فرشتے اور عرشِ اٹھانے والے خاص فرشتے اس کے لیے دعاۓ مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (تفہیم الرازی)

4 سیدنا حضرت علی الرضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بندہ فوت ہوتا ہے تو زمین اسکی جائے نماز اور آسمان میں اس کے عمل کا ٹھکانا اس پر روتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ فَمَا بَكَثَ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا

مُنْظَرِيْنَ ○۔ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مهلت نہ دی گئی۔
القرآن۔ (الزهد لابن المبارک)

5 حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بندہ مومن جہاں نماز کے سجدے کرتا ہے وہ جگہ چالیس صحیح تک روئی رہتی ہے۔ (الزهد لابن المبارک)

6 حضرت عطا خراسانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جو شخص زمین کے جس حصہ پر نماز پڑھتا ہے تو وہ حصہ قیامت کے دن اس کے مسلمان ہونے کی گواہی دیگا اور جس دن وہ مرتا ہے اس پر وہ حصہ زمین روتا ہے۔ (الزهد لابن المبارک)

7 حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ زمین جس پر نماز یا ذکر کے ذریعے اللہ کو یاد کیا جاتا ہے وہ حصہ اور درگرد کی زمین پر فخر کرتا ہے اور سات زمینوں تک اللہ کے ذکر سے خوش ہوتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے زمین کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ (الزهد لابن المبارک)

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے

نماز کے اندر دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ غیر اختیاری طور پر خیالات آتے ہیں۔

ان کے بارے میں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ یہ خیالات آنا کبھی بھی بندہ نہیں ہوں گے۔ اور نہ ہی انکو بند کرنے کا طریقہ ہے۔ دوسرا یہ کہ نماز کی نیت باندھ کر سلام پھیرنے تک اپنا ذہن اور اپنا دل نماز کی طرف کرتے رہیں۔ یہ کام اختیاری ہے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ جن غیر اختیاری خیالات کا روکنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے، ہم ان کو لیکر بیٹھ جاتے ہیں اس کا رو نہ روتے ہیں۔ اور جو کام ہمارے اختیار میں ہیں انکو کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ لہذا دھیان لگانا غیر اختیاری ہے، ہم ان کے پیچے پڑے ہوئے ہیں۔ اور جن پر دھیان لگانا ہمارے اختیار میں ہے ان کو ہم نہیں روکتے۔ جبکہ حکم بھی دھیان لگانے کا ہے۔ جب ہم اس کی مشق اور کوشش کر لیں گے تو انشاء اللہ ایک وقت آئیگا کہ ہم اپنا ذہن

نماز میں لگانے میں کامیاب ہوں گے۔

پہلا طریقہ گناہوں سے بچنا

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کے لیے گناہوں سے بچا بے حد ضروری ہے۔
جو آدمی گناہوں سے نہیں بچتا اس کی نماز میں خشوع و خضوع کا پیدا ہونا ممکن ہے۔
جو شخص بد نظری کرتا ہے اس کی نماز میں خشوع و خضوع کا پیدا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ مولانا شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کے باہر اپنے جسمانی اعضاء کی جس قدر حفاظت کرتا ہے اور گناہوں کی لگندگی سے اپنے آپ کو پاک رکھتا ہے اسی قدر داخل نماز میں اسکوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص حضوری اور میسر ہوتا ہے۔ یہی وہ بندے ہیں جنکی نماز میں فرمان برداری کا تاج سروں پر سجتا ہے اور خارج نماز میں بھی فرمان برداری کا تاج ان کے سروں پر ہوتا ہے۔ (صرف ایہ)

دوسرा طریقہ حرام سے اجتناب

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کی دوسری شرط حرام غذا اور لباس وغیرہ سے مکمل بچنا ہے۔ کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس نے ایک لقمہ بھی حرام کا کھالیا۔ اسکی چالیس دین نماز قبول نہیں ہوگی۔ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ حضرت میں نماز میں اکثر بھول جاتا ہوں مجھے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اور کتنی باقی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے منہ کو حرام سے اور کپڑوں کو نجاست سے بچاؤ اور پاک رکھو۔

تیسرا طریقہ وضو میں قلب کا حاضر ہونا

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کا طریقہ وضو میں نماز کی طرح قلب کا حاضر ہونا لازمی ہے جیسے نماز میں نمازی غیر اللہ کی طرف التفات نہیں کرتا۔ اسی طرح وضو میں بھی غیر

اللہ کا دھیان نہ ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے ایک اللہ والے نے لکھا کہ بعض صالحین کو میں نے کہتے ہوئے سنائے کہ جب وضو میں قلب حاضر ہو تو نماز میں بھی حاضر ہو گا اور جب وضو میں شیطان کا داخل ہو گا تو لا زمان نماز میں بھی وسوسہ پیدا ہو گا۔

چوتھا طریقہ اذان کے بعد دل کو متوجہ کرنا

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نمازی جیسے ہی آذان کی آواز سنے وہ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جائے۔ کیونکہ اذان اللہ کی طرف بلا وابہے اللہ تو مؤذن کے ذریعے کہلوار ہے ہیں حَسْنَةٌ عَلَى الْفَلَاحِ آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ کے اس بلا وابے کے باوجود اسوقت دکان یا دیگر کاموں میں مشغول رہنا ایسا ہے کہ ہم یہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوں کہ کامیابی تو دکان میں ہے۔ اور اذان کے بعد دل کا نماز کی طرف متوجہ کر لینا یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اسی لئے حدیث میں آتا ہے۔ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ ثُنَّا وَنُحِيلَّ ثُنَّةً فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَكَانَ اللَّهُمَّ يُعِرِّفُنَا وَلَمْ نُعْرِفُهُ۔ (آزادی نی اخْفَاءَ سَوْيَدَ بْنَ غَفْلَةَ)

محبوب کائنات ﷺ ہم سے گفتگو فرمایا کرتے تھے اور ہم آپ ﷺ سے گفتگو کیا کرتے تھے مگر جب نماز کا وقت آ جاتا تو ایسا لگتا کہ گویا آپ ﷺ ہمیں جانتے ہی نہیں اور ہم سب آپ ﷺ کو نہ جانتے ہوں۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے مروی ہے کہ جب نماز کا وقت قریب آ جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ لرزائختے۔ (احیاء العلوم)۔ آپ رضی اللہ عنہ کارنگ بدلتا۔ بدن میں کچھی طاری ہو جاتی۔ کسی نے عرض کیا امیر المؤمنین یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے اس امانت کی ادائیگی کا وقت آگیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے ڈرتے ہوئے اٹھانے سے انکار کر دیا اور انسان نے اٹھا لیا۔

اسی طرح حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب

وہ نماز کے لیے دضو کرتے تو رنگ زرد پڑ جاتا دوستوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ کیا تم نہیں
جانتے کہ کس ہستی کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں۔

حضرت سعید بن الحسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بیس سال سے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا
کہ اذان ہوئی ہوا اور میں اذان سے پہلے مسجد میں موجود نہ ہوں۔

حضرت میمون بن مهران ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لے گئے تو جماعت ہو چکی تھی۔

آپ نے ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا لِلَّهِ عَبْدُهُ﴾ پڑھا اور فرمایا کہ نماز کی جماعت کے ساتھ فضیلت
عراق کی سلطنت سے بھی زیادہ محظوظ ہے۔

پانچواں طریقہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مانع کے اسباب کا ماحول تم کیوں
اختیار کرتے ہو۔ جو بھر شکایت کرتے ہو کہ ہمیں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں۔ ناج رنگ
میں جاؤ گے تو ویسے ہی خیالات آئیں گے۔ اچھے نیک لوگوں اور مجلسوں میں جاؤ گے۔ ذکر
کی مغفلوں میں جاؤ گے تو اچھے خیالات آئیں گے۔ نماز میں وہ وجہ سے غفلت ہوتی ہے۔
ان میں ایک سبب ظاہری ہے اور دوسرا سبب باطنی ہے۔

ظاہری سبب

ظاہری سبب تو یہ ہے کہ اسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں شور و ہنگامہ ہو تو دل ادھر متوجہ
ہو جائیگا۔ کیونکہ دل، آنکھ اور کان کے تالع ہے۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھے
جہاں کچھ سنائی نہ دیتا ہو۔ اور اگر وہ جگہ تاریک ہو یا آنکھیں بند کر لے تو زیادہ بہتر ہے۔
اکثر عبادت کرنے والے اللہ کے نیک بندے چھوٹا سا مکان الگ بنائیں میں عبادت
کرتے ہیں کیونکہ کشاور مکان میں دل پر اگدہ (منتشر) ہو جاتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تو قرآن شریف۔ تلوار اور تمام دیگر چیزیں اپنے سے جدا

کر دیتے تھے۔ تاکہ ان کی طرف دل متوجہ ہو۔

باطنی سبب

باطنی سبب یہ ہے کہ پریشان خیالات، خطرات و سوسے دل میں آگئیں تو اس کا علاج بہت دشوار اور نہایت سخت ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو ایسا کسی کام کے وجہ سے ہوتا ہے کہ اس وقت دل اس کی طرف مشغول ہو تو اس کا علاج تو یہ ہے کہ پہلے اس سے فارغ ہو جائے پھر نماز پڑھے (کیمیائے سعادت)۔

آپ ﷺ سے بے شمار واقعات منتقل ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز میں انتشار پیدا کرنے والی چیزوں کو خود سے دور کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

نماز میں رکاوٹ ڈالنے والی اشیاء بیچ دیں

ایک مرتبہ ابو جہنم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دو پلو والی سیاہ چادر پیش کی تو آپ ﷺ نے اوڑھ کر نماز پڑھی۔ نماز کے بعد اس سے اتار دیا اور فرمایا اس کو ابو جہنم کے پاس لے جاؤ اسلیے کہ اس چادر نے مجھے میری نماز میں غافل کر دیا تھا اور مجھے ابو جہنم سے سادہ چادر لے کر دو۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے جوتے مبارک میں نیا تسمہ لگانے کا حکم دیا۔ تسمہ لگایا گیا اور آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کی نگاہ نئے تسمے پر پڑی تو اس کو اتار دینے کا حکم دیا۔ (ابن المبارک)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے نئے جوتے پہنے وہ آپ کو اچھے لگے آپ ﷺ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اور فرمایا میں نے اپنے رب کے سامنے تواضع اختیار کی تاکہ وہ مجھ پر ناراض نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ وہ جوتے باہر لے گئے جو پہلا سائل ملا اسکو دے دیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پرانے جوتے لانے کا حکم فرمایا۔

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ گھر میں جو ہانڈی ہے اسکو ڈھانپ دو۔ اسیلے یہ مناسب نہیں کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو لوگوں کو ان کی نماز سے توجہ ہٹادے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں وسوسے آنے کے علاج پر لکھا ہے کہ ان تمام اسباب کو ختم کرو جو نماز میں وسوسہ کا ذریعہ بنتے ہیں۔

غیر اللہ سے بےاتفاقی

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے ہم غیر اللہ کو اپنے دل سے نکال دیں۔ جب ہم نماز میں تکبیر کے لیے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں تو اس وقت تکبیر میں ہم کہتے ہیں۔ اللہ اکبر یعنی ساری کائنات چھوٹی ہے اللہ سب سے بڑا ہے اس وقت دونوں ہاتھوں کے اٹھانے سے مراد یہ ہے کہ اے اللہ ہم نے آپ کے غیر کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ کیونکہ جب نماز میں کوئی اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

احمد ابو داؤد اورنسانی نے ابوذر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نمازی جب تک نماز میں ادھر ادھر نہ جھانکے تو اللہ عزوجل اس بندے کی طرف متوجہ رہتے ہیں مگر جب بندہ اللہ سے دھیان ہٹا لے تو اللہ بھی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔ اور حقیقت میں حقیقت نماز بھی وہی ہے جسمیں اللہ کا غیر شریک نہ ہو۔

مکملہ المصالح میں ارشاد محبوب رب العالمین ہے کہ نماز میں غیر کی طرف متوجہ ہونا سراسر ہلاکت ہے مسند احمد کی روایت ہے اے لوگو غیر کی طرف متوجہ ہونے سے پھوکیونکہ اس طرح متوجہ ہونے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نماز میں (انسان کا) دل حاضر نہ ہو اللہ تعالیٰ

اس نماز کو دیکھتا ہی نہیں۔

چھٹا طریقہ نماز سے پہلے فضائل نماز کا مراقبہ

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے نماز سے پہلے نماز کے فضائل کا اور اکابرین کی نمازوں کا مراقبہ کر لے کیونکہ شاید آپ حضرات کا تجربہ ہو گا کہ نماز سے پہلے ہم جس چیز (کام) میں مشغول ہوتے ہیں اسی کا خیال نماز کی حالت میں ڈھنے میں چلا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ والوں نے فرمایا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ فضائل نماز پڑھو اور اللہ والوں کی مجلسوں میں کثرت سے جایا کرو۔

ساتواں طریقہ غیر کی طرف متوجہ ہونے والے کی نمازوں نہیں

مسند احمد کی روایت ہے کہ فرمایا اے لوگو! غیر کی طرف متوجہ ہونے سے بچو کیونکہ اس طرح متوجہ ہونے والے کی نمازوں نہیں ہوتی۔

جناب رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جس نماز میں (انسان کا) دل حاضر نہ ہو اللہ رب العزت اس نماز کو دیکھتا ہی نہیں اسیے بندہ مومن کو چاہیے کہ نماز میں غیر حق سے پہلو بچا بچا کر اپنے دل کی توجہ یک سو کر لے اور حق تعالیٰ سمجھنا، کو حاضر و ناظر یقین کر لے۔ خواجه جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر نماز میں مجھ کو غیر حق کا خیال آتا تھا تو میں اس نماز کو دوبارہ پھر پڑھتا تھا۔ کیونکہ جس نماز میں ایک ذرہ بھی مساوی اللہ کا خیال دل میں ہو ممکن نہیں کہ وہ نماز خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو یا اس نماز کی لذت اور مٹھا س سے نمازی کی جان کو فائدہ پہنچے۔

التفات قلبی وبصري

نماز میں جو التفات (دائیں باعین جھائکنا) منع فرمایا گیا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔

اول: التفات قلبی۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے دل ہٹا کر غیر اللہ کی طرف لگانا۔

دوئم: التفات بصری۔ یعنی خدا تعالیٰ سے نظر ہٹا غیر اللہ کی طرف لگانا۔

یہ دونوں قسمیں منع ہیں۔ اور جب تک بندہ نمازوں کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اللہ عز وجل اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ جب دل یا آنکھ کی توجہ غیر اللہ کی طرف کر لیتا ہے تو اللہ رب العزت بھی اس سے اعراض کر لیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے نماز میں دائیں بائیں جھانکنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حَتَّى لَا يَجْتَلِسَ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ (بخاری و مسلم) شیطانی جھپٹ جو کہ شیطان نمازی کی نماز سے جھپٹ مرتا ہے۔ ایک حدیث میں اس طرح بھی آیا ہے۔ اللہ عز وجل ارشاد فرماتے ہیں کیا مجھ سے کسی بہتر ہستی کی طرف جھانکتا ہے؟

آٹھواں طریقہ مراقبہ

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نماز کی نیت باندھنے کے بعد یہ تصور باندھے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ ذہن اگر دوسرا طرف چلا جائے تو فوراً یہ تصور دل میں لاکھیں کیں میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور اس کے سامنے نماز پڑھ رہا ہوں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے۔ اور اگر تجھ سے یہ نہ ہو سکے تو کم از کم اس طرح ہی عبادت کرو کہ وہ تجھے دیکھتا ہے۔

حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب انسان حالت نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں اے ابن آدم تو کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ حالانکہ میری ذات توجہ کے لیے سب سے بہتر ہے۔

نوال طریقہ مراقبہ میر ارب مجھے دیکھ رہا ہے

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نمازی کی نیت باندھنے کے بعد یہ تصور کریں کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے کہ میں کس طرح نماز پڑھ رہا ہوں۔

کس طرح تلاوت کر رہا ہوں۔ میں کس طرح قیام کر رہا ہوں۔ میں کس طرح رکوع کر رہا ہوں۔ میں کس طرح سجده کر رہا ہوں۔ اس طرح ہر کن میں یہ خیال دل میں جاتے رہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

اس سلسلہ میں ضروری بات یہ ہے کہ نماز کے ضروری مسائل اگر نہیں سیکھے تو فوراً سیکھے جائیں اور مقررہ شرائط کے مطابق خشوع و خضوع کے ساتھ صحیح نماز ادا کرنے کا ہمیشہ اہتمام رکھا جائے۔ نماز میں جو باقی میں سنت رسول ﷺ کے مطابق ہیں ان کا اہتمام کیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر پورا دھیان رکھ کر نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اس بارے میں اپنی پوری ہمت اور فکر سے کام لیا جائے۔ یعنی حتی الامکان اسکی پوری کوشش کی جائے کہ نماز ایسی ہو جیسے اس وقت ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے پورے جلال و جمال کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتے اور ہمیں نماز ادا کرنے کا حکم دیتے اور اس وقت ہم ان کے سامنے کھڑے ہو کر ادا کرتے۔ اگرچہ یہ بات ہمارے آپ کے لیے آسان نہیں ہے بلکہ بہت مشکل ہے لیکن اپنی حد تک اس کی کوشش کرنی چاہیے۔ انشاء اللہ کوشش کرنے سے بہت کچھ فرق پڑے گا۔ (دین شریعت)

دسوال طریقہ رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھنا

حصول خشوع و خضوع کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ نمازی کو چاہیے کہ جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہو تو اس وقت یہ تصور کر لے کہ شاید یہ میری آخری نماز ہے۔ چنانچہ رحمت کائنات ﷺ نے ایک شخص کو دعیت فرمائی۔ وَإِذَا صَلَّيْتَ فَصَلِّ صَلُوةً مُؤْدِعًا (ابن ماجہ ابوالیوب الفزاری)۔ جب تم نماز پڑھو تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھو۔ اس حدیث کے دو مطلب و مفہوم ہو سکتے ہیں۔

پہلا مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس، اپنی خواہش سے رخصت ہو کر نماز پڑھے دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس حالت و کیفیت سے پڑھے کہ گویا کہ یہ میری آخری نماز ہے اور اس

نماز کو پڑھتے ہی میری روح قبض کر لی جائے گی، جیسا کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔ **إِذَا صَلَّى أَحَدُ كُمْ فَلْيُصَلِّ صَلَوةً مَوَدَّعَ صَلَوةً مَنْ لَا يَظْنُ إِنَّهُ يَرْجُعُ إِلَيْهَا أَبَدًا۔** (وبی)۔

جب تم نماز پڑھو تو الوداع ہونے والوں کی طرح پڑھو کہ پھر تمہیں شاید نماز کی طرف آنا نصیب نہ ہو۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی۔ **إِذَا قُمْتَ فِي صَلَوةِكَ فَصَلِّ صَلَوةً مَمْوَدًّا** (مکہہ شریف کتاب الرقان)

مطلوب یہ ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو الوداع کہنے والے کی سی نماز پڑھو یعنی جو شخص اس دنیا کو اور دنیوی زندگی کو الوداع کہنے والا ہوا اور ہمیشہ کے لیے سب سے رخصت ہونے والا ہو۔ اس نماز جیسی ہونی چاہیے تم ایسی نماز پڑھا کر جسکی عملی صورت یہ ہے کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگیں تو یہ خیال کریں کہ شاید یہ ہماری آخری نماز ہے اور اس کے بعد کوئی اور نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے۔

گیارہوال طریقہ رب تعالیٰ سے ہمکلامی

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کا دوسرا ذرائع کی طرح ایک ذریعہ یہ ہے کہ نماز کو رب تعالیٰ سے ہمکلامی سمجھ کر ادا کیا جائے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ **إِنَّ أَحَدَ كُمْ إِذَا صَلَّى يُنَادِي رَبَّهُ۔** جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اسوقت اپنے رب سے راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا سجدہ میں اعتدال اختیار کرتے ہوئے اپنے بازوں کو زمین پر مرت بچھاو فیا نیا چھی رب۔ کیونکہ نمازی اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت بکر رحمۃ اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ اگر تو اپنے خالق و مالک سے بغیر کسی واسطہ بات کرنا چاہتا ہے تو جب تو چاہے اپنے رب سے بات کر سکتا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ

اس کی کیا صورت ہے؟ فرمایا اچھی طرح وضو کر کے نماز کی نیت باندھ لے۔

سلام کے بعد دعا

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ رَبِّہِ وَاٰلِہٖۤہٖ رَبِّہِ نے سلام پھیرنے کے بعد مختلف ذکر واذکار اختیار فرمائے لہذا حسپ موقع ان میں سے جو کچھ پڑھ لیا جائے سنت کی پیروی ہوگی۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راویٰ حدیث ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ رَبِّہِ وَاٰلِہٖۤہٖ رَبِّہِ نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفار۔ **أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كَيْتَ**۔ 33 بار سُبْحَانَ اللَّهِ 33 بار أَكْحَمْدُ اللَّهَ اور 34 بار أَللَّهُ أَكْبَرُ پھر دعائیں۔ **أَللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ** کمل تیرا کلمہ بھی پڑھتے آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس شخص کو جنت میں جانے سے صرف موت ہی روک سکتی ہے۔ (مجموعہ کتب للطبرانی)

مسئلہ: ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھیں جب کوئی سورت ملاں ہیں تو بسم اللہ پڑھیں۔

نماز کے اجزاء

نیت: پہلا جزو نیت ہے۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا حکم ادا نے نماز کی پوری پوری بجا آوری کا تہ دل سے ارادہ کرنا۔ یعنی اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور چاہیے کہ وہ شخص خوشنودی مولا کے لیے باشیت ہو۔

اب اگر کوئی شخص یہ عمل دن رات میں پانچ بار انجام دے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ کیفیت اس کی طبیعت میں جم جائے گی اور یہ اس کی صفات فاضلہ میں سے ہو جائے گی جس کا بہترین اثر اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑے گا۔

انسانی معاشرے کے لئے قول و فعل میں خلوص نیت سے بہت زیادہ سودمند کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ اگر لوگ اپنے قول و فعل میں آپس میں پر خلوص ہوں تو یقیناً انکی زندگی

نہایت دل پسند اور خوشگوار ہوگی ان کے حالات دنیا و آخرت میں بہتر ہوں گے۔ اور کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

نماز کا دوسرا جزو

نماز کا دوسرا جزو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونا ہے۔ نماز پڑھنے والا تن من سے اپنے پروردگار کے سامنے اپنی آنکھیں جھکائے کھڑے ہو کر نجاتی اخروی کا طالب ہوتا ہے ہے اللہ تعالیٰ (بندے کی) رگ جان سے زیادہ قریب ہے۔ لہذا بندہ جو کچھ کہتا ہے پروردگار اسکو سنتا ہے۔ اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اسکو جانتا ہے۔ آسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص اس عمل کورات دن میں متعدد بار کرتا ہے تو یقیناً اس کے دل میں اپنے پروردگار کی جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کریگا۔ اور جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہیگا۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ اس شخص سے انسانیت کے خلاف کوئی امر سرزد نہیں ہو گا۔ کسی جان پر تعدی اور کسی کے مال پر ظلم نہیں کریگا۔ اور کسی کے دین اور آبرو کو تکلیف نہ پہنچائے گا۔

تیسرا جزو قرأت

یعنی نماز میں قرآن مجید کا پڑھنا ہے۔ قرآن پڑھنے والے کون چاہیے کہ زبان سے تو قرآن پاک پڑھے اور دل غافل ہو۔ بلکہ لازم ہے کہ جو کچھ پڑھے اس کے مطالب پر غور و فکر کرے اور جو کچھ وہ کہتا ہے اس پر خود بھی فصیحت پکڑے۔ پس جب زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری ہو تو اس کی عظمت اور قدرت کی بہیت اس کے قلب پر طاری ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے۔ (قرآن) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذِكْرُ اللَّهِ وَجْلَدُ
قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَتُهُ زَادَ ثُبُّهُمْ إِيمَانًا ○ یعنی ایمان والوں کی نشانی یہ ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو انکے دلوں پر اسکی بہیت طاری ہو اور جب آیات قرآنی ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کے ایمان میں اور پختگی پیدا ہو۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی صفات رحمت و احسان کا بیان ہو تو واجب ہے کہ انسان دل میں سوچے کہ ان صفات کریمہ سے وہ کس طرح اپنے آپ کو آراستہ کر سکتا ہے۔ نبی کریم رَوْفُ الرَّحِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تَخَلُّقُ اِيمَانٍ لِلَّهِ فَهُوَ سُبْحَانَهُ كَرِيمٌ عَفْوٌ عَفْوُرٌ عَادِلٌ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا۔ یعنی لوگوںم اپنے اندر خلقِ الہی پیدا کرو۔ وہ ذات پاک بخشش کرنے والی، معاف کرنے والی، مغفرت کرنے والی اور عادل ہے اور کسی پر مطلق ظلم نہیں کرتی۔

چوتھا جزو: رکوع و سجود

رکوع و سجود یعنی اللہ کے آگے جھکنا اور سجدہ کرنا ہے یہ اعمال اس مالک الملک خالق ارض و سماء مافیہا کی تعظیم کا نشان ہیں، لیکن نماز پڑھنے والا جو اپنے رب کے حضور (نماز میں) جھکتا ہے اس کے لیے یہ صرف کافی نہیں ہے کہ خاص کیفیت کے ساتھ اپنی پیٹھ کو سر کے برابر سیدھ کر لے بلکہ ضروری ہے کہ اس کا دل اس امر سے آگاہ ہو کہ وہ ایک ادنیٰ بندہ ہے جو اپنے خدا کے آگے جھکتا ہے جس کے فضل و کرم کا کچھ شمار نہیں اسکی عظمتوں کی کوئی انہانا نہیں۔ نمازی کے دل میں جب یہ تصور دن رات کے اندر متعدد بار پیدا ہو گا تو اس کا قلب ہمیشہ اپنے پروردگار کے (عذاب) سے خائف رہیگا اور کوئی ایسا کام جو رضاۓ الہی کے خلاف ہواں سے سرزد نہ ہو گا اسی طرح جو نمازی اپنے خالق کے سامنے سر سجود ہو کر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی بندگی کا اظہار کرتا ہے لہذا اس کا دل بندگی کی بے چارگی اور خالق و پروردگار عالم کی عظمت سے آگاہ ہوتا ہے۔ اس سے لازم ہے کہ اس کے دل میں خوف و خشیت الہی پیدا ہو اور اس کی پیچان ہو اور گناہوں اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رہے۔

ان امور کے علاوہ نماز میں اور بھی عظیم الشان اجتماعی مفید باتیں ہیں ان میں سے نماز باجماعت کاظم اور حکم ہے۔ نبی رحمت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ترغیب فرمائی ہے۔ صَلُوةُ الْجَمَاعَةِ

أَفْضُلُ مِنَ الصَّلَاةِ الْفَرِيْدَسْبُعُ وَعَشْرُونَ دَرَجَةً

یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں اور الگ الگ نماز پڑھنے میں ستر درجے زیادہ فضیلت ہے۔ سیدھی اور ملی ہوئی صفوں میں اکھٹے ہو کر نماز پڑھنے سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ ان کے جدا جد اقلوب باہم ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ اور کینہ اور حسد سے دور ہیں۔ اتحاد و اتفاق کے لیے جو کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں دیا ہے یہ عمل سب سے زیادہ کارگر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی شان ہے۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ وَلَا تَفَرَّقُوا ○ یعنی لوگوں کی رسی کو مضبوطی سے کپڑا آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

نماز باجماعت اس اخوت کی یاد دلاتی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ لِإِخْوَةٍ ○ یعنی تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

پس مسلمان جو پروردگار واحد کی عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں انہیں یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیے کہ وہ آپس میں میں بھائی بھائی ہیں۔ لہذا لازم ہے کہ جو بڑے ہیں وہ چھوٹوں پر شفقت کریں اور جو چھوٹے ہیں وہ اپنے بڑوں کی تو تیر (عزت) کریں جو امیر ہیں وہ غریبوں کی حاجت روائی کریں اور جو قوی ہیں وہ کمزوروں کی اعانت کریں اور صحبت مندا فراد مریضوں کی تیار داری کریں تاکہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد پر عمل ہو؛ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اسکو چاہیے کہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسکو نقصان پہنچائے، جو شخص ضرورت پڑنے پر اپنے بھائی کے کام آئیگا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پر اس کے کام آئیگا۔ جس نے کسی مسلمان کی کوئی مشکل حل کر دی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قیامت کی مشکلات میں سے اسکی کوئی مشکل حل فرمادے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پرده پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پرده پوشی فرمائے گا۔

مؤکدہ سننیں

پانچ وقت نمازوں میں درج ذیل سننیں مؤکدہ ہیں انکی ادائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

اول فجر کے فرضوں سے پہلے دور رکعت سنت

دوئم نماز ظہر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت اور بعد فرض دور رکعت

سوم جمع کی نماز سے پہلے چار رکعت اور بعد فرض چار رکعت پھر دور رکعت

چہارم مغرب کے فرضوں کے بعد دور رکعت سنت

پنجم عشاء کی نماز فرض کے بعد دور رکعتیں

ششم رمضان المبارک کی بیس (20) رکعتیں تمام سنت مؤکدہ

جو شخص انکو بلاعذر مخصوص سہولت پسندی کی وجہ سے ترک کریگا وہ گنہگار ہوگا۔ ان سنتوں

میں فجر کی سننیں سب سے زیادہ مؤکدہ ہیں۔ (دریتر۔ عالمگیری)

بعض فقہاء انکو واجب بتلاتے ہیں۔ ان کے بعد مغرب کی دو سنتوں کا مرتبہ ہے۔ پھر جمہ

اور ظہر کی بعد کی سننیں۔ اسی اعتبار سے ان کا ثواب بھی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھنی

ہے یہ سنت ہے۔

اگر چار چار رکعت والی مؤکدہ سنتوں کو دو دو کر کے دو سلام سے پڑھتے تو یہ سننیں نہ

رہیں گی بلکہ ٹھلل ہو جائیں گی۔

نماز فجر کے فرضوں میں شامل ہو گیا تواب فرضوں کے بعد سننیں ادا نہ کرے بلکہ

لازی ہے کہ سورج نکلنے کے بعد قضا کرے۔ دن نکلنے کے بعد سے دو پہر زوال سے پہلے

پہلے پڑھ لے اس کے بعد نہیں۔

اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آئی العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا (منhadhr) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کونسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وقت پر نماز کا ادا کرنا۔ (وقت القلب)

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر توحید کے بعد نماز سے زیادہ کوئی محبوب ترین چیز فرض نہیں کی۔ اگر نماز سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز محبوب ہوتی تو فرشتے اس کے ساتھ اس کی عبادت کرتے۔ فرشتوں میں بعض رکوع میں ہیں بعض سجدہ کی حالت میں، بعض قائم میں اور بعض حالت تعدد میں ہیں۔ یا جیسا کہ بعض علماء کافرمان ہے کہ نماز دراصل زمین میں اسکی (خدمت) عبادت ہے۔ (وقت القلب)

نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

نماز پڑھنے والے آدمی کے چہرے پرتازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کی تمام شریانوں میں خون پہنچتا ہے اور جو نماز نہیں پڑھتے ان کے چہرے پر ایک افسردگی سی چھائی ہوتی ہے۔ اس لیے حدیث میں کہا گیا ہے کہ جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر نور ہوتا ہے۔

سورج چاند اور ستاروں کی مانند چمکتے دمکتے چہرے

لکھا ہے کہ روز قیامت کچھ لوگوں کو لا یا جائیگا ان لوگوں کے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تم کیا عمل کرتے تھے تو وہ کہیں گے کہ ہم اذان سننے ہی وضو کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے۔ کوئی دوسرا چیز بھی مشغول نہیں کرتی تھی۔ پھر ایک اور گروہ لا یا جائیگا جن کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

فرشتے ان سے دریافت کریں گے کہ تم کیا عمل کرتے تھے تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی دھوکر لیتے تھے۔ پھر ایک اور گروہ پیش کیا جائیگا جن کے چہرے سورج کی طرح چمک رہے ہوں گے فرشتوں کے پوچھنے پر وہ کہیں گے کہ ہم اذان سے پہلے ہی مسجد میں موجود ہوتے تھے۔ (وقت القلوب)

کتابوں میں لکھا ہے کہ ہمارے اسلاف (بزرگوں) میں سے کسی کی تکمیر اولیٰ نبوت ہو جاتی تو تین دن افسوس کرتے اور اگر جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن تک افسوس کرتے۔

نمازِ مومن کی معراج ہے

تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب سید المرسلین ﷺ نے معراج کی رات اللہ تعالیٰ سے مراجعت کی تو فرمایا اے خداوند کریم یہ سعادت اور نعمت جس سے تو نے مجھے مالا مال کیا۔ کیا میری امت کو بھی نصیب ہوگی؟ خداوند کریم نے آپ ﷺ سے ارشاد فرمایا اے محبوب ﷺ آپ ﷺ کی امت کی معراج باجماعت نماز میں ہے۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنے صحابہ کرام یاروں کو بتایا کہ **الصلوٰۃ مُعَرَّاجُ الْمُؤْمِنِ** نمازِ مومن کی معراج ہے۔

نمازِ مومنوں کی معراج ہے اسکے سب سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اور نماز اللہ تعالیٰ کے دیدار کے مقام کی خبر دیتی ہے۔ یہ بات کسی اور عبادت سے حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت بازیزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز کی صحیح تعریف یہ ہے کہ اس کے ذریعے بندہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے (غیر روح)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سب عبادتوں سے جامع اور سب اطاعتوں سے زیادہ مقرب وقت پر نماز کا ادا کرنا ہے۔

تم میں سے جب بھی کوئی نماز شروع کرتا ہے تو اس کے اور قبلے کے درمیان اللہ ہوتا

ہے۔ (وقت القلوب)

آسمانوں میں نماز پڑھنے والے فرشتوں کو خادم الرحمن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ فرشتے اس وجہ سے تمام مرسلین فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ جب ایک مومن دور کعت نماز پڑھتا ہے تو فرشتوں کی دس قطاریں اس پر تجуб کرتی ہیں اور ہر قطار میں دس ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک لاکھ فرشتوں پر اس کے ساتھ فخر فرماتے ہیں۔ (وقت القلوب)

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اتنے دنوں سے دعائیں مانگ رہے ہیں قبول نہیں ہوتیں۔

اتنے دنوں سے وظیفہ پڑھ رہے ہیں ان کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ اتنے دنوں سے نماز پڑھ رہے ہیں نماز میں دل ہی نہیں لگتا۔ جب انسان پر شیطان غالب ہو جاتا ہے تو یہ نماز بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اول تو یہ عقیدہ غلط ہے کہ نماز اور یہ وظائف اس لئے پڑھ رہے ہیں کہ ان کی برکت سے ہمارے دنیاوی مقاصد پورے ہوں۔ نمازو میرے بھائی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ نمازو تم پر فرض کرو گئی ہے۔ کہ نماز پڑھو اور پھر اللہ سے دعا مانگو۔ اسلئے ہمیں ہر حال میں حکم الہی کی تمجید کرنی ہے۔ خواہ کسی حالت میں بھی ہوانشاء اللہ نماز کی برکات ضرور ظاہر ہوں گی۔

قرأت و افکار نماز

نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے ان کا دھرا نا لقصودہ نہیں بلکہ ان کا اصلی مقصد یہ ہے کہ ہم ان کی حقیقت اور مطلب کو بھی سمجھیں اور اس کے مطابق اپنے اعمال سرانجام دیں۔ مثلاً اللہ اکبر کے معنی ہیں اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس بڑائی کا اعتراف صرف زبان سے نہیں بلکہ عمل سے بھی کرنا چاہیے۔ اس طرح کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرے اسی کو خالق دمائل اور حاجت روا سمجھے۔ اس سے محبت کرے اور صرف اسی سے ڈرے۔ اگر نمازی کے دل میں زیادہ اور کوئی بھی چیز بڑی اور محبوب اور عزیز ہو تو پھر اللہ اکبر کہنے میں جھوٹا ہے۔ جیسا

کہ اللہ رب العزت نے اپنے پاک کلام میں فرمایا آفَرَآیَتْ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهًا هُوَ أُكْفَارٌ۔ کیا تو نے اسکو دیکھا کہ جس نے بنالیا اپنی خواہشات کو اپنا معبود یاد رکھو ہمارا اللہ اکبر کہنا اس وقت صحیح ہوگا کہ ہم اللہ سے بڑھ کر کسی کو برتر نہ سمجھیں اور نہ ہی کسی کی ناجائز اطاعت و فرمانبرداری کریں۔

جب بندہ الحمد للہ زبان سے کہہ تو اسکو چاہیے کہ اپنے خدا کے بے پایاں الطاف و اکرام کو یاد کرے۔ اللہ کی بے انہن اعمتوں پر نظر رکھ۔ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو شکر گزار بنائے۔ بندہ جب ایسا کہ نَعْبُدُ کہہ تو چاہیے کہ اخلاص کی حقیقت اپنے دل میں پیدا کر لے۔ جب بندہ اہدِ دنَا کہہ تو چاہیے کہ اس کا دل تضرع و زاری کر لے اس لئے کہ وہ خدا سے ہدایات مانگتا ہے۔ اسی طرح تسبیح و تہلیل اور قرأت کرتے وقت قرآن کے ہر ہر کلمے میں یہی چاہیے کہ ہر کلمہ کی صفت سے اپنے دل کو متصف کرنے کی کوشش کرے تاکہ حقیقت نماز ثابت ہو۔ (نماز کی سب سے بڑی کتاب)

ستر عورت

ستر عورت کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ اپنے اعضائے نہانی کو چھپایا جائے۔ اس سے مقصود صرف یہی نہیں کہ اعضائے زشت و زبون کو لوگوں کی نگاہ سے چھپایا جائے۔ بلکہ اسکی روح یہ ہے کہ جو امر باطن میں بر اور ناجائز ہے اسے ترک کر دیا جائے اور یہ جان لے کہ حق تعالیٰ شانہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ باطنی طہارت کی صورت یہ ہے کہ گذشتہ گناہوں پر نادم اور پشیمان ہو اور یہ عزم بالجزم کرے کہ آئندہ پھر یہ گناہ نہیں کرے گا۔ اس کی یہ نیت گناہوں کو بر بادیعنی ختم کر دیتی ہے۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ان گناہوں پر اپنے آپ کو اس قدر ذلیل و شرمسار کر لے۔ اور اس طرح اپنے پرودگار کے سامنے نماز کے لئے کھڑا ہو جیسے غلام کوئی جرم و خطاء کر کے بھاگ گیا ہو اور پھر ڈرتا اپنے ماں کے سامنے آئے اور ذلت و رسوانی سے سرنہ اٹھائے۔ گویا اس طرح اپنے بدن پر نادم و پشیمانی کی حالت طاری کر دے۔

نماز کا دشمن

جونمازی نماز کے رکوع و سجود کامل طور پر ادا نہ کرے تو (بروز قیامت) اس کا سب سے پہلا دشمن وہی نماز ہو گی اور اس کو کہے گی۔ اللہ عزوجل تجھے ضائع کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا نیز ان روایات کا مطالعہ بھی کریں جو میں نے ارکان نماز کی تکمیل کے حوالے سے پیش کی ہیں تاکہ ان کی اہمیت واضح ہو جائے۔

نماز کی روح

جاننا چاہیے کہ جاندار مخلوق کی طرح حق تعالیٰ شانہ نے نماز کو بھی ایک صورت اور روح مرحمت فرمائی ہے۔ چنانچہ نماز کی روح نیت اور حضور قلب ہے۔ اور قیام ثناء، تعودہ، تسمیہ، نماز کا بدن ہے، رکوع و سجود نماز کا سر ہے اور ہاتھ پاؤں ہیں۔ اور جس قدر اذکار و تسبیحات نماز میں ہیں وہ نماز کی آنکھ، کان وغیرہ ہیں۔ اور اذکار و تسبیحات کے معنی کو سمجھنا گویا آنکھ کی بنائی اور کانوں کی ساعت وغیرہ ہے۔

اور نماز کے تمام ارکان کو اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا نماز کا حسن، بدن کا سندوں اور رنگ و رونگ کا درست ہونا ہے۔ الغرض اس طرح نماز کے اجزا اور ارکان کو بحضور قلب پورا کرنے سے نماز کی ایک حسین و جمیل اور پیاری صورت ہو جاتی ہے اور نماز میں جو تقرب نمازی کو حق تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے وہاں اصل مقصد ہوتا ہے۔

نماز میں سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں

حدیث مبارکہ میں ہے کہ نماز میں سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں۔

- | | | | | | |
|---|-----------------------|---|----------|---|---------------------|
| 1 | کسیر پھوٹنا | 2 | اوٹھ آنا | 3 | وسوسہ آنا |
| 4 | جماعت آنا | 5 | کھجانا | 6 | ادھر ادھر توجہ کرنا |
| 7 | اور کسی چیز سے کھلانا | | | | |

نماز میں چار چیزیں ظلم سے ہیں

بعض اسلاف کرام رحم اللہ علیہم فرماتے ہیں۔ نماز میں چار چیزیں ظلم سے ہیں۔

- 1 ادھر ادھر متوجہ ہونا
- 2 چہرے پر ہاتھ پھیرنا
- 3 سکنریوں پر نماز پڑھتے ہوئے ان کو برابر کرنا
- 4 راستے میں ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ سامنے سے کوئی گز رکتا ہو۔ نیز انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا، یا انگلیاں چٹخانا، یا چہرہ ڈھانپنا۔ یا رکوع میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر رانوں کے درمیان داخل کرنا بھی ہے۔

بعض صحابہ کرام فرماتے ہیں، ہم اس طرح کیا کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اسی طرح سجدہ کرتے ہوئے صفائی کی غرض سے زمین پر پھونکنا اور ہاتھ سے سکنریاں برابر کرنا بھی مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ ایسے افعال ہیں جن سے دور ان نماز بندہ خشوع و خضوع سے مستغنى ہو جاتا ہے لیکن خیالات منقسم ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ایک پاؤں اٹھا کر ران پر رکھنا بھی منع ہے۔ قیام کی حالت میں دیوار یا کسی اور چیز سے سہارا لینا بھی منع ہے۔ اگر کسی ایسی چیز سے سہارا لایا جسے ہٹانے سے آدمی گر جائے تو ظاہر یہ ہے کہ نماز باطل ہو جائیگی۔

بے نمازی کا حشر

وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةَ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبْيَّبِنَ خَلْفِ (مند احمد سنن الترغیب) جس نے نماز کی حفاظت نہ کی وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

جمعہ کا بیان

قرآن کریم و فرقان حمید میں۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلَاةِ
 مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
 إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○

اے ایمان والوجب نماز جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو ذکر خدا کے لیے دوڑو۔

خرید فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو (القرآن)

جمعہ کے دن کی فضیلت

مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی شریف میں یہ روایت حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دن جس پر سورج نکلا وہ جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے انہیں زمین پر اترنے کا حکم ہوا۔ اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

حدیث شریف: ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ہبھی شریف یہ روایت حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے افضل دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہم السلام کو پیدا کیا اور اسی جمعہ کے دن انتقال ہوا۔ اور اسی میں نعمت ہے دوسرا بار (صور) پھونکا جائیگا اور اسی دن (یعنی جمعۃ المبارک میں صاعقة (پہلی بار صور کا پھونکا جانا ہے) اور اسی دن تم مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کہ جب کہ آپ کا انتقال ہو چکا ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسم کو کھائے اور ابن ماجہ شریف کی روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھو کیونکہ یہ دن مشہور ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو مجھ پر درود شریف پڑھے گا پیش کیا جائیگا۔

ابن ماجہ شریف کی حدیث ابو لبابة بن المنذر اور حضرت احمد بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے یہ دن اللہ رب العزت کے نزدیک عید الحجہ اور عید الفطر سے بھی بڑا ہے اسیں پانچ خصلتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں آدم علیہم السلام کو پیدا کیا اور جمہ کے دن زمین پر اتارا اور اسی دن آپ کو وفات دی۔ اور جمہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اللہ سے سوال کرے تو وہ اسکو عطا کر دے گا۔ جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور اس دن سے کوئی مقرب فرشتہ، آسمان و زمین، ہوا اور پھاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔

حدیث ترمذی شریف میں ہے کہ آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمہ کے دن جس ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے وہ عصر سے مغرب کے درمیان میں تلاش کرو۔ حدیث شریف: طبرانی اوسط میں ہے حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو جمہ کے دن بخشش کیے بغیر نہ چھوڑے گا۔

حدیث شریف: احمد و ترمذی حضرت انس رضی اللہ عنہ راویٰ حدیث ہیں کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمہ کے دن اور رات چو میں گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ بندے آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو۔

حدیث شریف: احمد ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان جمہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مر جائے اللہ تعالیٰ اسکو فتنہ قبر سے بچا لیتے ہیں۔

حدیث شریف: ابو نعیم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے عذاب قبر سے بچا لیا جائیگا اور قیامت کے دن اس طرح آیا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

حدیث شریف: ابن حبان میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی پانچ چیزوں ایک دن میں کریگا اللہ تعالیٰ اسکو جنتی لکھ دے گا۔

- | | | | |
|---|------------------|---|---------------------------|
| 1 | مریض کی عیادت کی | 2 | جنازہ میں حاضر ہوا |
| 3 | روزہ رکھے | 4 | جمعۃ المبارک کی نماز پڑھے |
| 5 | غلام کو آزاد کرے | | |

جمعہ چھوڑ نے پر وعید

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو تین جمعے سنتی کی وجہ سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس حدیث کو ابو داؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن حبان و دیگر کتب نے روایت کیا ہے ابن حبان کی روایت میں ہے کہ جو آدمی تین جمعے پلاعذر چھوڑ دے وہ منافق ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں کہ وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جسمیں نہ کاتا جا سکتا ہے اور نہ ہی بدلا جاسکتا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راویٰ حدیث ہیں کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے قصد (ارادہ) کیا کہ ایک صحابی کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمع سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

حدیث شریف ابن ماجہ شریف حضرت جابر رضی اللہ عنہ راویٰ حدیث ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اے لوگو مرنے سے پہلے اللہ سے توبہ کرو۔ اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو۔ اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاوے ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائیگی۔ اور تمہاری مدد کی جائیگی اور تمہاری شکستگی دور فرمادی جائیگی جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لیے تم پر جمعۃ المبارک فرض کیا۔ جو

شخص میری حیات میں یا میرے بعد اس کو ہلاکا جان کر بطور انکار جمود کو چھوڑ دے اور اس کے لیے کوئی امام یا حاکم اسلام ہو عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پرانگندی کو مجع فرمائے گا اور نہ ہی اس کام میں برکت دے گا۔ اس کے لیے نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج ہے نہ روزہ اور نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو خلوص نیت سے توبہ کرے اللہ قبول کرے گا۔

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

حدیث صحیح بخاری شریف میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جسکو طہارت یعنی نہانے کی طاقت نہ ہو تو وہ تیل لگائے اور گھر میں خوشبو ہو تو لگائے۔ پھر جمعہ کی نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں میں جدائی نہ کرے یعنی ان کو دو ٹینیں کر کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ اور جو نماز اس کے لیے اسوقت ہے وہ پڑھے۔ اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی سے سنتے تو اس کے لیے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے درمیان جو گناہ ہوئے ان سب کی مغفرت کافیلہ کر دیا جاتا ہے۔

ایک دوسری روایت ابو داؤد شریف کی جس میں ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا اچھا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

حدیث شریف ابن ماجہ حضرت حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر یہ حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہے وہ لگائے اور اگر خوب نہیں تو صرف نہانا ہی کافی ہے دوسری حدیث طبرانی کبیر اوسط میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائی میں مٹا دی جاتی ہیں اور مسجد کی طرف چلنا شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لیے اول وقت میں مسجد جائے کہ بہت اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جمعہ فرض ہے

جمۃ المبارک کی نماز فرض عین ہے۔ (درستار)

ظہر کی نماز سے زیادہ درجہ کی ہے۔ جمع کی نماز کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یعنی کافر ہو جاتا ہے۔ (درستار)

چھوٹے گاؤں وغیرہ میں جماعت نہیں ہوتا، بڑے شہر میں جماعت ہے، جہاں بازار ہو، ضروریات زندگی کی دکانیں ہوں، سبزی اور کھانے پینے کی اور دیگر اشیاء ضرورت عام ملتی ہوں وہاں جمعہ پڑھا جا سکتا ہے۔

جمعہ واجب ہوئیکی شرطیں

جمعہ واجب ہوئیکی گیارہ شرائط ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

مقیم ہونا مسافر پر جماعت فرض نہیں۔ 1

تندرست ہونا یہاں پر جماعت فرض نہیں۔ 2

آزاد ہونا غلام پر فرض نہیں۔ 3

مرد ہونا۔ 4

بالغ ہونا۔ 5

عقل ہونا 6

آنکھیارا ہونا۔ 7

چلنے پر قادر ہونا۔ 8

قیدی نہ ہونا۔ 9

کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔ 10

بارش وغیرہ کی رکاوٹ کا نہ ہونا۔ 11

مسئلہ: صحیح اور تندرست ہونا، یہاں اور محدود پر نماز جماعت فرض نہیں۔ یہاں سے مراد

ایسا یہاں ہے جو جل پھر سکتا ہے اور جامع مسجد تک پہنچ سکتا ہواں پر جمعہ کی نماز واجب ہے۔ معدود وقت کا ہو سکتا ہے۔ ایک وہ جس کی ذات میں عذر ہو مثلاً اپنی ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے مسجد تک نہیں پہنچ سکتا۔ دوسرا جس کو خارج سے کوئی عذر لائق ہو مثلاً طوفانی بارش ہو۔ راستے میں کوئی موذی جانور ہو یا کوئی دشمن بیٹھا ہو یا خوف ہو۔

مسئلہ: نماز جمعہ واجب تو اسی شخص پر ہوگا جس میں یہ شرطیں پائی جائیں۔ یعنی صرف اسی عاقل بالغ، آزاد مرد پر جمعہ واجب ہوگا جو صحت منداور مقیم ہو۔ اگر ایسا شخص ہو جسمیں یہ شرطیں یا کچھ شرطیں نہ پائی جائیں وہ اگر نماز جمعہ پڑھ لے تو اس کی نماز درست ہوگی۔ اسکو نماز ظہر پڑھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

شرائط صحیح جمعہ

نماز جمعہ کی صحیح ہونے کی یہ پانچ شرطیں ہیں۔ یہ پانچ شرطیں پوری نہ ہوں تو نماز جمعہ درست نہ ہوگی اور ان شرائط کے بغیر اگر کچھ لوگ نماز جمعہ پڑھیں گے تو ان کے لیے ضروری ہوگا وہ ظہر کی نماز پڑھیں۔ شرائط صحیح جمعہ یہ ہیں۔

مصر جامع

جگل، دیہات اور عارضی قیام گاہ پر نماز جمعۃ المبارک درست نہ ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، کا ارشاد ہے کہ جحمد اور عیدین کی نمازیں مصر جامع کے سوا کسی دوسری جگہ درست نہیں مصر جامع سے مراد ہو وہ بڑی بستی یا شہر جہاں ایسے مسلمان جن پر جمعہ واجب ہے اتنی تعداد میں رہتے ہوں وہ سب اس بستی کی کسی بڑی مسجد میں جمع ہونا چاہیں تو اس میں ان سب کے لیے گنجائش نہ ہو۔ (مصنف عبدالرزاق)

مسئلہ حلقی فقہاء نے مبہی تعریف کی ہے لیکن اس کے علاوہ بہت سی تعریفیں بھی منقول ہیں۔ مثلاً اس ہزار آبادی ہواں آبادی میں ہر پیشہ کے لوگ رہتے ہوں۔ بازار ہوں محلہ اور

سرکیں ہوں ایسا بڑا عالم ہو جس سے لوگ مسائل کے سلسلہ میں رجوع کریں۔ نماز جمعہ شہر میں پڑھی جاسکتی ہے گاؤں دیہات میں نہیں۔ جمعہ کا واجب بہت زیادہ تاکید والا ہے اس کے لیے زیادہ سے زیادہ لوگ ادا کرنے کے لیے مج ہوں اس سے اسلام کی شان و شوکت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

وقت ظہر: وقت ظہر ہو ظہر سے پہلے نماز جمعہ نہیں ہوتا۔

خطبہ: نماز جمعہ سے پہلے خطبہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔

جماعت: خطبہ شروع ہونے سے اختتام تک امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی ہوں۔ اور یہ تینوں ایسے ہوں کہ حسب ضرورت امامت کرو سکیں، بچے عورتیں نہ ہوں
اذنِ عام: یعنی نماز جمعہ ایسی جگہ پڑھائی جائے جہاں ہر ایک کو آنے کی اجازت ہو۔ روک ٹوک نہ ہو۔

نماز جمعہ کی سنیتیں

نماز جمعہ کے فرضوں سے پہلے 4 سنیتیں ہیں۔ اور نماز فرض جمعہ کے بعد 4 سنیتیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک 8 سنیتیں ہیں۔ صاحبین کے نزدیک جمعہ کی دس سنیتیں (علم الفقہ جلد 2) میں ہے 4 نماز فرض سے پہلے 4 فرضوں کے بعد اور پھر دو سنت ہیں یعنی 4 پھر 2 سنت جمعۃ المبارک کے دن سب سے بڑا اونیفہ درود شریف ہے۔

جمعہ کے روز سورۃ الکھف کی تلاوت بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

والدین کی قبروں پر جا کر سورۃ یسین کی تلاوت ایصال ثواب والا عمل ہے۔

خطبہ میں 19 باتیں سنت ہیں۔

1 خطیب کا پاک ہونا۔

- 2 کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا۔
 3 خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا۔
 4 خطیب کا منبر پر بیٹھنا۔
 5 خطیب کا سامعین کی طرف منہ کر کے خطبہ دینا۔
 6 دوران خطبہ قبلہ کی طرف پیڑھ کرنا۔
 7 حاضرین کا پوری توجہ سے خطبہ کا سنتا۔
 8 خطیب کا اعوذ بالله آہستہ پڑھنا۔
 9 خطبہ اتنی بلند آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔
 10 خطبہ الحمد للہ سے شروع کرنا۔
 11 اللہ تعالیٰ کی شناء کرنا اللہ کی واحدانية کا ذکر کرنا۔
 12 خطبہ میں رسول اللہ ﷺ پر درود و شریف پڑھنا۔
 13 خطبہ میں حضور ﷺ کی رسالت کا ذکر کرنا۔
 14 کم از کم خطبہ میں قرآن پاک کی ایک آیت کی تلاوت کرنا۔
 15 پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا۔
 16 دوسرے خطبہ میں اللہ کی حمد و شناء شہادت رسالت و درود پڑھنے کا اعادہ کرنا۔
 17 دنیا بھر کے مسلمانوں (خصوصاً مظلوموں) کے لیے دعا کرنا۔
 18 دونوں خطبے مختصر پڑھنا۔
 19 دونوں خطبوں کے درمیان کم از کم تین آیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔
 مسئلہ: دوران خطبہ سنت نہ پڑھنا چاہیے بلکہ ہر نمازی کیلئے خطبہ سنتا واجب ہے۔
 مسئلہ: خطبہ سنتے ہوئے دوز انوں بیٹھنا چاہیے۔
 مسئلہ: خطبہ عربی میں دینا چاہیے۔
 مسئلہ: جمعہ کے لیے جماعت شرط ہے۔ اسکیلے جمعہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ: جمعہ کے لیے اذنِ عام ہو یعنی مسجد کھول دیں جو بھی آئے آسکتا ہے۔

مسئلہ: عورت جمعہ کی نماز کی بجائے ظہر کی نماز گھر میں پڑھے یا اس کے لیے افضل ہے۔

جمعۃ المبارک کی نماز

اگرچہ نماز جمعہ اور نماز عیدین خواتین پر لازم نہیں لیکن نماز جمعہ پڑھ لینے سے ظہر کے فرض نمازوں سے ساقط ہو جاتی ہے۔

حدیث: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ جو آدمی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن جمعہ کی نمازوں کا فرض ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، پچھے اور غلام کے جو شخص لہو و لعب یا کار و بار میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ بھی ہٹا لے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابل تعریف ہے (دارقطنی) مذکورہ افراد اگر نماز جمعہ پڑھیں تو ظہر کی جگہ کفایت کر جائیگی چنانچہ فقہاء کرام فرماتے ہیں۔ فَإِنْ خَضُوا فَصُلُوا مَعَ النَّاسِ أَجْزَ هُمْ عَنْ فِرْضِ الْوَقْتِ (ہدایہ) اگر انہوں نے حاضر ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو اس وقت کی فرض نماز یعنی ظہر کی جگہ کفایت کر گی۔

نماز جمعہ کی رکعت

چار رکعت سنن مؤکدہ۔ 2 فرض۔ 4 رکعت سنن مؤکدہ۔ 2 رکعت سنن مؤکدہ
نفل۔

حدیث: عن أبي مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم قبل الجمعة أربعًا وبعدها أربعًا (سنن ترمذی) عبد اللہ بن مسعود رضي اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ جمعہ سے قبل 4 رکعت اور جمعہ کے بعد 4 رکعت پڑھیں۔

حدیث: إِذَا أَصَّلَ أَحَدُ كُمُّ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا (صحیح مسلم)

جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ لے تو چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔

حدیث: سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ آن يُصَلِّي بَعْدَ

الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا (ترمذی شریف) جمع کے بعد چھر کعات پڑھے پہلے چار پھر دو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم حمودہ کے بعد چھر کعات سنت پڑھتے تھے۔ (سنن ابو داؤد)
جب خطیب خطبہ پڑھتے تو وجہ اور دھیان سے سنا چاہیے اس دوران نماز اور نہی کوئی کلام کرے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب خطیب خطبہ پڑھ رہا ہو تو تم خاموش رہو۔ (صحیح بخاری شریف)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام ممبر پر ہو۔
فَلَا صلوٰةٌ وَلَا كَلَامٌ۔ نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ ہی کوئی کلام بات چیت یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے۔ (مجموع الزوائد ج 3)

عید کا نام عید کس لئے رکھا گیا

عید کا نام اس لئے رکھا گیا کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر طرح طرح کے انعامات عوائد۔ احسان اور فوائد عطا ہوتے ہیں یا اس لئے کہ وہ ہر برس ایک تازہ اور نئی مسرت و خوشی کے ساتھ واپس آئی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ایمان در اللہ کی محبت اور اطاعت کا اظہار کرتے ہیں اور اس کے عادی ہوتے ہیں۔

حضرت وہب بن منبه رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر عید کے دن ابلیس لعین نہایت در دن ک آواز سے روتا ہے اور اس کے رونے کی آواز سن کر تمام شیاطین جمع ہو کر کہتے ہیں کہ اے ہمارے سردار تجھے کس چیز نے دکھ پہنچایا ہے؟۔ اور کس نے غصہ میں ڈالا ہے؟۔ شیطان کہتا ہے کہ آج میری جان پر بڑا غصب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمد یہ کو بخش دیا۔ لہذا اے میری اولاد تم سے جتنا بھی ہو سکے انہیں ناجائز لذات بجا خواہشات۔ لہو لعب

اور شراب نوشی وغیرہ میں مشغول کر دو۔ یہاں تک کہ اُن پر اللہ رب العزت کے غصہ کی آگ بھڑک اٹھے۔ اس قول سے مقصود یہ ہے کہ عید کی ساری خوشی اس بات میں ہے کہ اُمّتِ محمد یہ عیدین کے دون محبت اطاعتِ الٰہی کا اظہار کرے اور تمام گناہوں سے اپنے آپ کو روک لے اس میں قلبی مسرت اور روحانی انبساط ہو۔ اس کے بغیر عیدین کی تمام مادی خوشیاں بیٹھ اور لغو بیں۔

عید الفطر کے مسنون کام

عید الفطر کے دن بارہ کام مسنون ہیں۔

- 1 اپنی آرائش و زیبائش کا اہتمام کرنا۔
- 2 عشل کرنا نماز فجر کے بعد عید کی نماز سے پہلے۔
- 3 مسوک کرنا۔
- 4 نیایا دھلا ہوا بابس پہننا۔
- 5 خوشبو استعمال کرنا۔
- 6 صحیح کو جلدی اٹھنا۔
- 7 عیدگاہ میں صحیح سوریرے پہنچنا۔
- 8 عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطرہ ادا کرنا۔
- 9 عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا۔
- 10 عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا۔
- 11 عیدگاہ میں ایک راستے سے جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا۔
- 12 راستے میں تکبیرات پڑھتے ہوئے آنا جانا۔

عیدِ اضحیٰ کے دن مسنون عمل

عیدِ اضحیٰ کے دن میں وہ سارے کام مسنون ہیں جو عیدِ الفطر کے دن مسنون ہیں۔
البتہ دو باتوں میں فرق ہے۔ عیدگاہ جاتے ہوئے کچھ نہ کھا کر جانا مسنون ہے حضرت بریلہ
رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ عیدِ الفطر میں کوئی میٹھی چیز نوش فرماتے اور عیدِ اضحیٰ
کے دن کچھ نہ کھا کر تشریف لے جاتے واپسی پر نوش فرماتے عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے
مکبیرات بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے۔ (جامع ترمذی)

نماز عید

عید کے دن 2 رکعت نماز عیدِ الفطر یا عیدِ اضحیٰ پڑھنا واجب ہے۔ عید کی نماز کی صحت
اور وجوب کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو جمعۃ المبارک کی ہیں۔ البتہ جمعۃ کا خطبہ فرض ہے
لیکن عیدین کا خطبہ سنت ہے۔

نماز عید کی نیت

نَوْيُثُ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْوَاجِبِ صَلَاةً عِيَدَ الْفِطْرِ مَعَ سِتَّهِ
تَكْبِيرِ اثِتِ دُوْرِ رکعت نماز عید واجب ساتھ چھزادگان مکبیروں کے شاء کے بعد تین مکبیریں کہنی
ہیں۔ پھر دوسری رکعت میں قرات کے بعد رکوع سے قبل تین مکبیریں کہنی ہیں اور چوتھی مکبیر
پر رکوع میں جانا ہے۔

نماز عید کا وقت

صحیح جب سورج اچھی طرح نکل آئے اسوقت سے زوال آفتاب سے پہلے تک لیکن
عیدِ اضحیٰ جلدی پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو نماز عید جماعت سے نہ ملے تو تھا نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے کہ نماز عید

جماعت کے ساتھ پڑھنا شرط ہے۔ نماز عید قضا نہیں پڑھ سکتا عید الفطر یا بڑی عید کسی شرعی عذر کی وجہ سے پہلے دن نہ پڑھی جاسکی تو دوسرے دن پڑھ سکتے ہیں (اجتمائی طور پر) عید اضطراری عذر کی وجہ سے رہ جائے تو 12 ذوالحجہ تک پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ: عیدین کے لئے اذان اقامت نہیں۔ نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھنی۔ جن لوگوں اور عورتوں کی نماز عید رہ جائے وہ بھی نفل نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ: اگر امام زائد تکبیرات کہنی بھول جائے تو رکوع میں پڑھ لے۔ قیام کی طرف نہ لوٹ اور اگر تکبیرات کے لئے لوٹ آئے تو توبہ بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: نماز عید بڑے شہر میں کئی جگہ ادا کی جائے یہ جائز ہے

مسئلہ: نماز عید میں امام قرأت جہر (زور سے) کرے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ پڑھنا بہتر ہے بلکہ یہ مسنون ہے۔

عیدین کے خطبہ کے مسائل

یاد رکھنا چاہیے کہ تین خطبے آللہُ عَزَّوَجَلَّ سے شروع کئے جاتے ہیں۔ جمع کا خطبہ۔ نکاح کا خطبہ اور نماز استقاء کا۔ لیکن عیدین کا خطبہ آللہُ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں بلکہ آللہُ عَزَّوَجَلَّ سے شروع کیا جاتا ہے حتیٰ کہ جم کا خطبہ بھی آللہُ عَزَّوَجَلَّ سے شروع ہوتا ہے۔

مسئلہ: عیدین کے خطبہ کے شروع میں 9 تکبیرات کہنی چاہیے۔ اور دوسرے خطبہ شروع کرتے وقت 7 تکبیریں کہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: جمع کے خطبہ سے پہلے امام منبر پر تھوڑی دیر بیٹھتا ہے مگر حنفیہ کے نزدیک عیدین کے خطبوں میں نہ بیٹھنا چاہیے۔ (درستار)

مسئلہ: جس وقت امام تکبیریں کہے تو حاضرین کو بھی تکبیریں کہنی چاہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: اگر عید کی نماز سے پہلے جنازہ بھی حاضر ہو تو پہلے عید کی نماز پڑھی جائے گی پھر

اس کے بعد جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی پھر عید کا خطبہ پڑھا جائے گا۔
(فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: عید کے خطبہ میں صدقہ فطر اور عیدِ الحضی کے خطبہ میں قربانی کے مسائل بیان کرنے چاہیے۔ عیدین کے خطبے صرف احکام کے لئے ہیں۔ (دریغاتر)

مسئلہ: عیدین کی نماز 2 رکعت ہوتی ہے بغیر اذان و اقامت کے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: اگر کوئی شخص امام کو رکوع میں پائے تو اگر کھڑے ہو کر تکبیریں پڑھ کر امام کے رکوع کمکل کرنے سے پہلے مل سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ رکوع میں امام کے ساتھ تکبیریں کہہ لے اگر امام رکوع سے اٹھ گیا تو جتنی تکبیریں امام کیسا تھرکوع میں پڑھ لیں وہ درست ہیں لقیہ رہ جانے والی تکبیریں ساقط ہو جائیں گی۔

مسئلہ: اگر امام نے بھول سے تکبیریں نہ پڑھیں اور **الحمد لله** اور سورت شروع کر دی تو اس صورت میں رکوع سے پہلے یاد آنے پر تکبیریں کہہ لے اس کے بعد رکوع کر لے اور اگر **الحمد لله** پڑھنے کے دوران یاد آگیا تو **الحمد لله** کو چھوڑ کر پہلے تکبیریں کہہ پھر دوبارہ سے **الحمد لله** شروع سے پڑھے۔ (غاییۃ الاداء)

مسئلہ: اگر امام دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے تکبیریں کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو رکوع میں تکبیریں کہہ لے واپس قیام کی طرف نہ لوٹے۔ (دریغاتر)

مسئلہ: اگر کسی کی عید کی نماز قضاء ہو جائے تو اس کی قضاء نہیں ہے۔ ہاں اگر گھر میں آ کر 4 رکعت نفل بغیر تکبیروں کے پڑھ لے۔ (دریغاتر)

فرمانِ محظوظ کائنات ﷺ ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ سُجَّانَ اللَّهَ وَبِحَمْدِهِ کہہ اور اس کا ثواب تمام امت مسلمہ کے مرحومین کو پہنچائے تو ہر قبر میں بے حد ثور ہوگا اور جب یہ پڑھنے والا مرے گا تو اس کی قبر بھی نور سے مُنور ہوگی۔

عید کا خطبہ سنتا

عیدین کا خطبہ پڑھنا سنت اور سنتا واجب ہے۔ عید کے بھی دو خطبے پڑھے جاتے ہیں۔ دونوں خطبوں کے درمیان پیچھا منسون ہے۔

تکبیرات تشریق

ذوالحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے لیکر تیرہ ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق پڑھنا تمام مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہیں۔ تکبیرات تشریق بلند آواز سے مردوں کو پڑھنا واجب ہے اور عورتوں کو آہستہ آواز سے پڑھنا ہے۔ تکبیرات نماز فرضیوں کے فوراً بعد پڑھنی ضروری ہیں۔

مسافر پر تکبیرات واجب نہیں۔ اگر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی جس پر تکبیرات واجب ہیں تو پھر مسافر پر بھی واجب ہیں۔ اگر کسی کا اوضوٹ جائے تو بھی بغیر وضو کے تکبیرات پڑھنا جائز ہے۔ اگر امام تکبیرات بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ فوراً پڑھنا شروع کر دیں۔

عیدین

عیدین کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور دین کی نشانیوں میں سے ایک زبردست نشانی ہے۔ اس میں سات باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ تین بار تکبیر اس طرح کہے اللہُ أَكْبَرُ، اللہُ أَكْبَرُ، اللہُ أَكْبَرُ، كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّهِ كَشِيرًا وَسُبْحَنَ اللّهُ كَشِيرًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كُلُّ صِيَنَ لَهُ الدِّينُ وَلَوْ كَرِهَ الْكُفَّارُونَ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کی بہت زیادہ تعریف ہے۔ اس کی صبح و شام پاکی بیان کرتے ہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ صرف اس کے ہوجاؤ یہ تکبیرات عید کی رات سے پڑھنا

شروع کر دے اور نماز عید تک برابر پڑھتا رہے اور عیدِ الحضی میں یوم عرفہ 9 ذوالحجہ کی فجر نماز کے بعد سے 13 ذوالحجہ عصر کی نمازِ دن کے آخر تک پڑھے۔ یہ کامل ترین اقوال میں سے ہے۔ ہر نماز کے بعد پڑھتا رہے خصوصی طور پر فرض نماز کے بعد تکبیرات پڑھی جاتی ہے۔

2 عید کے دن صبح سویرے غسل کرنا، زینت اختیار کرنا، خوشبو لگانا جیسا کہ جمعہ کے روز لگائی جاتی ہے سر پر عمامہ یا چادر پاندھنا افضل ہے۔ بچہ ریشمی لباس سے اجتناب کریں بودھی عورتیں اگر نماز عید کے لئے نکلیں تو زینت اختیار نہ کریں۔

3 عیدگاہ میں ایک راستے سے جائیں اور دوسرے دوسرے راستے سے آئیں۔

(سنن ترمذی)

4 مکتبہ المکرمہ اور بیت المقدس کے علاوہ عیدگاہ کھل گرا وہ میں پڑھنا۔ اگر باش ہو تو مسجد میں پڑھیں۔ راستے میں تکبیرات پڑھتے ہوئے جانا، تکبیرات تشریق یہ ہیں۔ اللہُ أَكْبُرُ، اللہُ أَكْبُرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللہُ أَكْبُرُ اللہُ أَكْبُرُ وَلِلہِ الْحَمْدُ نماز عید کا وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب سے پہلے پہلے ہے۔

نماز عید

عید کی نماز میں چھزاد تکبیریں کہی جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور قرات سے پہلے تین تکبیریں کہی ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریکہ اور دوسری رکعت میں قرات کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہنی ہیں۔ پہلی رکعت کی تکبیر تحریکہ اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر علیحدہ ہیں۔ اور اگر ان دونوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو پھر ان چھ کے ساتھ دو اور ملا کر آٹھ ہو جائیں گی۔ جیسا کہ سنن ابو داؤد باب عیدین میں مرقوم ہے نیز مصنف عبدالرزاق میں بھی یہ تفصیل پائی جاتی ہے۔

حدیث: نبی کریم رَوْفُ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے عید کی نماز پڑھائی تو پہلو تکبیر تحریکہ اور رکوع کی تکبیر کے چار چار تکبیریں کہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو نمازیوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنے ہاتھ مبارک کی انگلیوں کا اشارہ کر کے فرمایا چار چار تکبیرات کونہ بھولنا۔ عید

کی نماز کے بعد عید کا خطبہ ہوتا ہے جسکو سنا بہت ضروری ہے یہ ادب و احترام سے سننا چاہیے۔ (طحاوی ج 2)

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت صحیح نماز عید سے لیکر 12 ذوالحجہ کی غروب آفتاب تک ہے۔ عید الفطر میں تاخیر اور عید الحجہ میں جلدی بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

نماز عید کے لیے جاتے ہوئے راستے میں تکبیرات پڑھتے ہوئے جائیں۔ عید گاہ میں پہنچ کر کوئی نفل نماز نہ پڑھیں، جب نماز کھڑی ہو تو امام خصوصیت سے زائد تکبیرات کے بارے میں تفصیلات اور طریقہ بھی بتائیں اور ہر دو تکبیرات کے بعد تیسرا کلمہ سُبْحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے۔

احناف کے نزدیک قربانی کا وقت صحیح سورج کے طلوع ہونے سے 12 ذوالحجہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک ہے نماز عید کے سلام پھیرنے کے بعد دو خطبے دینے ہوتے ہیں اور سے کے بعد دعا ہوتی ہے۔

نماز باجماعت کے مسائل

نماز باجماعت کی تاکید و فضیلت

قرآن و سنت میں نماز باجماعت پڑھنے کی جوتا کید اور فضیلت آئی ہے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ فرض نماز تو جماعت ہی کے ساتھ پڑھنے کے لیے ہے اور اسلامی سوسائٹی میں جماعت کے بغیر فرض نماز پڑھنے کا کوئی تصور نہیں ہونا چاہیے یا اگر واقعی کوئی معدودی ہو۔ قرآن پاک میں آیا ہے۔ وَإِذْ كَعْوَامَعَ الرِّجَالِ يَعْيَنُونَ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ مفسرین کرام نے عموماً اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز ہر حالت میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ (معالم التنزيل۔ خازن۔ تفسیر ابن کثیر) دین میں باجماعت نماز کی غیر معمولی اہمیت اور تاکید کا اندازہ اس سے پہنچیے۔ کہ

جنگ کے میدان میں جب دشمن سے ہر لمحہ خوزیر جنگ کا اندیشه ہوا سوقت بھی یہ تاکید ہے کہ نماز الگ الگ نہ پڑھی جائے بلکہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔ اور پھر قرآن میں نہ صرف یہ ہدایت ہے کہ نماز باجماعت پڑھی جائے بلکہ اس جماعت کا طریقہ بھی قرآن مجید میں بتا دیا۔

ترجمہ: اے نبی کریم ﷺ آپ جب مسلمانوں کے درمیان ہوں اور (حالت جنگ) میں انہیں نماز پڑھانے کھڑے ہوں تو چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور اسلحہ تھامے رہے اور پھر وہ سجدہ کر لیں تو پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی آ کر آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور وہ بھی چوکنار ہے اور اپنا اسلحہ اپنے ساتھ تھامے رہے۔ (سورۃ نساء) جماعت کی تاکید اور فضیلت کے متعلق نبی کریم ﷺ نے بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔

آپ ﷺ نے اس کی ترغیب بھی دی ہے اور اس کے ترک کرنے پر لرزہ خیز وعیدیں بھی امت کو سنائی۔ آپ ﷺ کا ارشاد مقدس ہے۔

منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ شائق نہیں ہے۔ اور اگر انہیں معلوم ہوتا ان دونوں نمازوں کا کیا اجر و ثواب ہے تو وہ ان نمازوں کے لیے ہر حال میں مسجد میں حاضر ہوتے، چاہے انہیں گھٹنوں کے بل گھست کر آنا پڑتا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں کسی موزون کو حکم دوں کہ وہ جماعت کے لیے اقامت کہے اور کسی کو حکم دوں کہ وہ میری جگہ امامت کرے اور میں خود آگ کے شعلے لیکر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں اور ان لوگوں کو جلا ڈالوں جو اذان کی آواز سننے کے باوجود اپنے گھروں سے نہیں نکلتے۔ (بخاری و مسلم شریف)۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا نماز باجماعت پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیں درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (بخاری و مسلم شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص

چالیس دن تک ہر نماز پابندی سے جماعت کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ اسکی تکبیر اولیٰ بھی نوت نہ ہو تو اس کے لیے دو براتوں کا فصلہ کر دیا جاتا ہے۔ (یعنی دو چیزوں سے اسکی حفاظت اور نجات کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادیتا ہے)۔

ایک تو جہنم کی آگ سے برات و نجات اور دوسرا منافقت سے برات و حفاظت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اے مسلمانوں خدا نے تمہارے لئے سنن حدیٰ۔ مقرر فرمائی ہیں یعنی وہ طریقے تعلیم فرمائے ہیں۔ جن پر چل کر ہی امت

ہدایت پر قائم رہ سکتی ہے۔ اور یہ نماز پڑھنے جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھنا ہے۔

اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص جماعت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دو گے تو راہ ہدایت سے بھٹک جاؤ گے۔ (سنن۔ حدیٰ)

حضرت ابن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ محبوب کائنات کا ارشاد ہے اگر لوگوں کو نماز با جماعت کا اجر و ثواب معلوم ہو جائے تو وہ خواہ کسی حال میں ہوں جماعت کے لیے دوڑے دوڑے آئیں۔ پھر فرمایا جماعت کی پہلی صفائی ہے جیسے پاک فرشتوں کی صفائی۔ تہما نماز پڑھنے کا مقابلہ دو آدمیوں کی جماعت بہتر ہے۔ پھر جتنے آدمی زیادہ ہوں گے اتنی جماعت خدا کی نگاہ میں زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے۔ (مسلم شریف)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان لوگوں کو خوش خبری سناؤ جو اندر ہیری راتوں میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے مسجدوں میں جاتے ہیں اُنکو قیامت کے روز کامل روشنی نصیب ہوگی۔

حضرت عثمان غنیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی عشاء کی نماز با جماعت پڑھ اسکو آدمی رات تک کی عبادت کا اور ثواب دیا جائیگا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان سننے

کے بعد جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے نہ آئے اور اسکی کوئی عذر بھی نہ ہو وہ نماز قبول نہیں جو اس نے تنہا پڑھی ہے۔ جو آدمی نماز فخر بھی جماعت کے ساتھ پڑھتے تو اسے پوری رات عبادت کا ثواب ملے گا۔

امامت و جماعت

اسلام نے ہمیں تاکیدی حکم دیا ہے کہ ہم انفرادی حیثیت سے علیحدہ علیحدہ نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ امام کے پیچھے سب مل کر (جماع) ہو کر پڑھیں۔ تمام اہل محلہ اہل شہر ملکراپنا ایک امیر امام کا انتخاب کریں پھر سب ملکراپنی اقتداء میں نظم قائم ہو۔ تاکہ ہماری نمازوں میں اجتماعیت کی شان پیدا ہو۔ اور مسلمانوں کو دون میں پانچ مرتبہ عملی طور پر اتحاد و اتفاق اور اطاعت (فرمانبرداری) سے سبق ملتا ہے۔

جماعت کی ضرورت پر اس سے زیادہ کسی لمبی چھوٹی تفصیل کی ضرورت نہیں یہ الفاظ خود اپنی خوبی توت کا میابی اور شاندار اعمال کو ظاہر کر رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا اتحاد و اتفاقی اور یگانت کی زندہ تصویر جماعت میں ہی نظر آتی ہے۔ ان اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مغربی تہذیب نے کافر سوں۔ لیکھروں اور جملوں کا رابطہ کے لیے ایجاد کیا ہے۔ لیکن نبی اُمیٰ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی اپنی امت کو ان چیزوں سے بے نیاز کر دیا اور نماز با جماعت کا طریقہ ایجاد کر کے اتحاد و اتفاقی کی ایک بہترین سیکھیں پیدا فرمادی مسلمانوں کو دون میں پانچ مرتبہ اطاعت امیر کا عملی سبق دیا جاتا ہے اور انکی عبادت میں اجتماعیت کی شان پیدا کی جاتی ہے۔ ہمارے اسلاف کی ترقی اور کامیابی کا راز صرف اس امر میں پوشیدہ تھا وہ اپنے اندر اطاعت امیر کا مخصوصہ جذبہ رکھتے تھے۔

اسلام اپنے تبعین سے کہتا ہے کہ تمہاری بقاء اجتماعیت میں ہے اور اسی سے سرت افراح حضارت اور حسینی تہذیب ن پیدا ہوتا ہے۔

خواتین کا نماز باجماعت میں شمولیت کا طریقہ

خواتین کو جماعت کرانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے اور مسجد میں مردوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنا لازم نہیں۔ لیکن شرعی حدود کی پابندی کے ساتھ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ جس کا شرعی طریقہ اس طرح ہے کہ نماز کی نیت کریں جب امام تکبیر تحریمہ کہہ لے فوراً تکبیر تحریمہ کہہ کر آہستہ شناء پڑھ لیں۔ قیام کی حالت میں امام کے پیچھے شناء کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھیں جب امام تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو آپ بھی اللہُ آکبُر کہہ کر رکوع کریں اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ پڑھیں۔ جب امام سمع اللہ من حمدہ کہہ تو آپ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔ امام سجدہ کرے تو آپ بھی اللہُ آکبُر کہہ کر سجدہ کریں اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَى پڑھیں۔ جب امام آللہُ آکبُر کہہ کر اٹھے اور بیٹھ جائے اسکو جلسہ کہتے ہیں تو آپ بھی آللہُ آکبُر کہہ کر جلسہ میں بیٹھ جائیں جب امام دوسرا سجدہ کرے تو آپ بھی آللہُ آکبُر کہہ کر دوسرا سجدہ کریں اور سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَى پڑھیں پھر امام کے ساتھ آللہُ آکبُر کہتے ہوئے کھڑی ہو جائیں دوسرا رکعت کے لیے۔ اسی طرح ساری نماز امام کے ساتھ پڑھیں۔ تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشهد یعنی التَّهْمِيَّاتُ لِلَّهِ سے عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تک پڑھ کر خاموش ہو جانا ہے پھر امام تیسرا رکعت کے لیے آللہُ آکبُر کہہ کر کھڑا ہوگا آپ بھی آللہُ آکبُر کہہ کر کھڑی ہو جائیں۔ جب آپ امام کے ساتھ چوتھی رکعت مکمل کر کے اتحیات لِلَّهِ پڑھیں گی۔ آخری رکعت میں درود شریف اور دعا پڑھ کر آپ خاموش ہو جائیں اور امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ الحمد للہ نماز مکمل ہو گئی۔

قرآن و حدیث سے جماعت کے ثبوت

رب ذوالجلال نے مسلمانوں میں نظام اجتماعیت باقی رکھنے کے لیے حکم دیا ہے کہ وہ

مسجدوں میں نماز بجماعت پڑھیں ارشاد ربانی ہوا۔ وَإِذْ كَعُوْمَعَ الرَّأْكِيْعِيْنَ اور رکوع کیا کرو کر کرنے والوں کے ساتھ۔ اس سے مراد ہے کہ نماز بجماعت کے ساتھ پابندی سے پڑھا کرو۔

اسلام جس طرح دنیاوی امور میں انفرادی زندگی کو مسلمانوں کی موت بتلاتا ہے۔ اسی طرح دینی امور یعنی عبادت میں بھی انفرادیت کو گوارنیٹ کرتا۔ حضرت عبد اللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مدینہ میں سانپ پچھوکشترت ہیں اور میں نایبنا ہوں کیا میرے لیے ترک بجماعت کی رخصت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا حَسَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَسَّ عَلَى الْفَلَاجِ کی آواز سنتے ہو؟ کہا ہاں یا رسول اللہ سنتا ہوں تو اس پر حضور ﷺ نے فرمایا مسجد آ کر بجماعت میں ہی شامل ہونا ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

نماز بجماعت کی تاکید فضیلت

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت محض اتنا ہی نہیں ہے کہ تھا نماز پڑھنے سے ستائیں درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے بلکہ نماز بجماعت سے گناہوں سے چھٹکارا اور معافی ہو جاتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جماعت کے ساتھ قصی وقت نماز میں دن رات کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اس سے زیادہ نماز بجماعت کی فضیلت اور کیا ہوگی۔

حضور ﷺ کے ان ارشادات عالیہ سے اندازہ لگائیے کہ آپ ﷺ نے جماعت کی کس قدر تاکید فرمائی ہے اور مسلمانوں کو کیونکر عبادات میں اجتماعی زندگی کا سبق پڑھایا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ظہر کی نماز بجماعت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ فجر سے لیکر ظہر تک معاف فرمادے گا۔ پھر عصر کی نماز بجماعت سے پڑھے گا تو اس کے گناہ عصر تک کے معاف ہو جائیں گے۔ پھر مغرب کی نماز بجماعت پڑھے گا تو مغرب

تک کے گناہ معاف ہو جائیں اور جو عشاء کی نماز باجماعت پڑھے گا اس کے گناہ مغرب سے عشاء تک معاف ہو جائیں گے۔ اور فجر کی نماز پڑھے گا تو فجر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مگر یہاں اس امر کو سمجھ لینا چاہیے کہ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک گناہ بکیرہ۔ دوسرا گناہ صغیرہ۔ پھر ان دونوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو حقوق اللہ کے متعلق ہیں اور دوسرے وہ جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلئے جو صغیرہ گناہ ہیں وہ تو نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ و استغفار کرنے سے معاف ہوتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوا کہ صفائی نماز سے اور کبائر توبہ کرنے سے معاف ہوتے ہیں اللہ اللہ۔ خدا اور اس کا پیار ارسول ﷺ انسان پر کس قدر مہربان ہے کہ صغیرہ گناہوں کی معافی کی کتنی آسان تدبیر بتلادی۔ اگر ہم اس پر عمل کریں۔

فقہیہ ابوالایش شر قدمی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتا رہے گا تو اسکو اللہ تعالیٰ پانچ اعزاز سے نوازے گا۔

1 ٹنگی رزق اس سے ہٹا لے گا۔

2 وہ شخص عذاب قبر سے محفوظ ہو جائیگا۔

3 نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا جس کی وجہ سے حساب و کتاب میں نہیں وسیع ہوتا ہوگی۔

4 وہ شخص پل صراط سے تیز پرندہ کی طرح گذر جائیگا۔

5 وہ خوش نصیب آدمی جنت میں بلا حساب داخل ہوگا۔

تازیانہ عبرت

حقیقت نماز سے غافل مسلمان نماز یو! اور سُستی و غفلت سے جماعت ترک کرنے والے نفس کے بندو۔ مذکورہ بالا احادیث کو بار بار غور سے پڑھو۔ اس کے معانی و مطالب پر غور کرو اور اپنی حالت کا جائزہ لو۔ اے غافل لوگو! ذرا غور تو کرو کہ رسول اللہ ﷺ نے

جماعت کی کتنی تاکید فرمائی ہے۔

ان تمام ہدایات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب نمازوں کے ساتھ نماز پڑھی جائے گی اور ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھی جائیگی تو لازماً ہم میں موانت و مودت پیدا ہوگی۔ اخوتِ اسلامی کا جذبہ بیدار ہوگا۔ دل حسد و کینہ سے پاک ہوگا۔ خلوص و ایثار بڑھے گا۔ اجتماعی قوتوں میں جان آئیگی اور تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگر سرے سے مسجد میں قدم ہی نہ رکھا جائے تو ان اوصافِ حمیدہ اور فوائد و برکات میں سے کوئی چیز بھی حاصل نہیں ہوگی اور سراسر نقصان ہوگا۔

کتنا بدبخت اور نادان ہے وہ مسلمان جو باوجود دانتے فضائل اور اتنی محظی بالاثنان ذاتی و ملی رکھنے والی چیز کو غفلت اور سستی سے ترک کر دے اور نقصان میں پڑا رہے۔ اس شخص کی بد بخوبیوں اور محرومیوں اور عذابوں کو کن الفاظ میں واضح کیا جائے اور ان کی اس حالت پر کس طرح ماتم کیا جائے مسلمانوں خدا کے لیے اب بھی ہوش میں آجائو۔ اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اب بھی سمجھ جاؤ اور مساجد کو آباد کرو اور نمازوں میں پڑھو جماعت کی پابندی کرو۔ دونوں جہانوں کی رو سیاہی نہ خریدو۔

اقامتِ صلوٰۃ کے شرائط و آداب

یہ فضیلت و اہمیت اسی نماز کی ہے جو واقعی نماز ہو۔ جو سارے ظاہری آداب اور باطنی صفات کا لحاظ کرتے ہوئے شور کیسا تھا آدا کی گئی ہو۔ ذیل میں مختصر طور پر نماز کے آداب، صفات تحریر کئے جاتے ہیں۔

صف بندی کا اہتمام

صفوں کو بالکل سیدھا اور برابر کرنے کا انتہائی اہتمام کرنا چاہیے اس لئے کہ مفون کو درست کرنا اچھی طرح نماز پڑھنے کا لازمی ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کا اس قدر اہتمام فرماتے

تھے کہ گویا ان کے ذریعے آپ ﷺ تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محسوس فرمایا کہ ہم صفووں کو سیدھا کرنے کی اہمیت کو سمجھ چکے ہیں پھر ایک دن آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ تک شیر کہنے والے ہی تھے کہ آپ ﷺ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جس کا سینہ صفائی سے آگے نکلا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کے بندوں پنی صفیں برابر اور سیدھی رکھا کرو ورنہ خدا تمہارے رُخ ایک دوسرے کے خلاف کر دے گا۔ (بخاری شریف)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نمازوں میں صفووں کو سیدھا اور برابر کیا کرو اس لیے کہ صفووں کو درست رکھنا اقامتِ اصلوٰۃ ہی کا ایک جز ہے۔ (بخاری شریف)

یعنی صفیں درست کیے بغیر نماز پڑھنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ صفووں کو سیدھا اور برابر رکھنے کیسا تھا صفت بندی میں اس کا بھی لحاظ رہے کہ سو جھ بوجھ والے اہل داش لوگ امام سے قریب رہیں یا اُسی وقت ممکن ہے کہ جب سوسائٹی کے لوگ اہل علم و تقویٰ کا احترام کرتے ہوں اور وہ خود بھی اپنی امتیازی حیثیت کا شعور رکھتے ہوں اور اول وقت مسجد میں پہنچ کر امام مسجد کے قریب جگہ حاصل کریں۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز با جماعت میں ہمیں برابر کرنے کیلئے ہمارے موئذھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ۔ (صفیں سیدھی کرو) اور آگے پیچھے نہ رہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی پاداش میں تمہارے دل ایک دوسرے سے پھر جائیں اور یہ بھی ارشاد فرماتے کہ تم میں سے جو عقل و خرد والے ہیں وہ میرے قریب رہیں اس کے بعد وہ لوگ جو درجے میں انکے قریب ہوں پھر سو جھ بوجھ والے ان کے قریب ہوں۔ (حجج بخاری شریف)

نماز با جماعت کا اہتمام

فرض نماز لازماً جماعت سے پڑھنی چاہیے لَا يَكُهْ جَانُ وَمَالُ كَوْأَتْيَ خُوفُ هُوْ يَا پھر شدید مرض۔ قرآن پاک میں حکمِ رباني ہے۔ وَإِذْ كَعُوْ اَمَّعَ الرَّأْكِيْعَيْنَ۔ (سورۃ بقرہ)

اور رکوع کرو سب رکوع کرنے والوں کیستھ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔
 وَإِذَا كُنْتَ فِي هُمْ فَاقْتَلْهُمُ الصَّلَاةَ۔ (سورۃ نساء) اور اے نبی ﷺ آپ مسلمانوں کے درمیان ہوں پس انہیں نماز پڑھانے لگیں۔ یہ حکم میدانِ جنگ میں نماز پڑھنے کا ہے اُس نازک موقع پر بھی لشکر کے لوگ میدانِ کارزار میں الگ الگ نمازوں پڑھیں بلکہ آپ ﷺ مسلمانِ جنگ جوؤں کو نماز پڑھائیں۔

نبی محتشم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے کہ جو شخص مؤذن کی آواز سنے اور اس پکار پر دوڑ پڑنے میں کوئی عذر بھی نہ ہو اور وہ پھر بھی جماعت کیستھ نماز پڑھنے کیلئے نہ پہنچ اور تہبا نماز پڑھ لے تو اُسکی یہ نماز خدا کے ہاں قبول نہ ہوگی۔ (ابوداؤ شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص چالیس روز تک برابر ہر نماز اس طرح جماعت کیستھ ادا کرے کہ اُسکی تکمیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو ایسے شخص کیلئے دو برائیں لکھی جاتی ہیں۔ ایک آتش دوزخ سے برآت اور دوسری نفاق سے برآت۔ (جامع ترمذی)

امامت کا بیان

امامت کے معنی سرداری کے ہیں اور امام کسی قوم کے پیشواؤ کو کہتے ہیں امامت کی دو قسمیں ہیں۔ اول امامت کبریٰ یعنی دین و دنیا کے مصالح کی حفاظت کے لیے رحمت کائنات ﷺ کا نائب ہونا اسکو خلیفہ بھی کہتے ہیں۔ دوسری امامت صغریٰ یعنی نماز پڑھانے میں چند شرائط کے ساتھ مقتدیوں کی پیشوائی کرنا۔ یہاں اسی امامت کا بیان ہے۔ نماز کی امامت عظیم ترین منصب اور گراں قدر ذمہ دواری ہے یہ توسیع ﷺ کی جائشی کا مقام ہے۔ امام کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لیتا چاہیے۔ اور ایسے شخص کو امامت کا فریضہ سونپنا چاہیے جو بحیثیتِ مجموعی تمام نمازوں سے افضل ہو۔ جو تقویٰ ایثار و قربانی اور دین کی بصیرت و حکمت میں سب سے بہتر ہو جو مسجدوں میں مسلمانوں کا امام بھی بن سکے

او عملی زندگی میں رہنماء و قائد بھی بن سکے۔

مرگِ المرض میں جب نبی کریم ﷺ مسجدِ نبوی شریف جانے سے معدور تھے تو آپ ﷺ نے اپنی نیابت کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔ جو بحیثیتِ مجموعی تمام امت میں سب سے زیادہ افضل تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوبار معذرت بھی کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نہایت نرم دل ہیں خود کو سنبھال نہ سکیں گے۔ لیکن آپ ﷺ نے تین بار یہی فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہی نمازیں پڑھائی ہیں۔

درactual نماز دینی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ نماز میں خدا کے حضور مسلمانوں کی نمائیدگی کا مستحق وہی شخص ہے۔ جو اس منصب کا اہل ہو اور بحیثیتِ مجموعی دینی اوصاف میں سب سے زیادہ بہتر ہو اور فضل ہو۔

امامت اذان سے افضل ہے۔ امامت کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

1۔ اسلام	2۔ بلوغت	3۔ عقل	4۔ زکوٰۃ
5۔ قرار	6۔ جسمانی عذروں سے صحیح سلامت ہو جیسے نکسیر کی تکلیف وغیرہ یعنی مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، مرد ہونا، قرآن کی قرأت درست کرنا اور مختلف جسمانی عذروں سے سلامت ہونا۔		

پس کافر، نابالغ لڑکا ہونا، نشہ سے سرمست انسان اور اسی طرح عورت کی امامت بھی ہرگز صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح جو ہمیشہ سے صاحب عذر رہتا ہو۔ مثلاً پیشاب کے قطروں کا مرض ہے یا نکسیر کا مرض ہے یا دیگر ایسا مرض ہے کہ پاک نہیں رہ سکتا اسکی امامت درست نہیں۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کا امام وہ شخص ہو جو سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو۔ قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے جسکو قرآن پاک سے خصوصی شفف ہو۔ جو زیادہ تلاوت کرتا ہو۔ قرآن پاک کا

حافظ ہو۔ قرآن پاک کو اچھے تلفظ کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔ جو قرآن پر غور و فکر بھی کرتا ہو۔ جس نے قرآن کی دعوت و حکمت کو اپنے اندر عملی طور پر اچھی طرح جذب بھی کیا ہو۔ جو شریعت و سنت سے اگاہ ہو۔ دین کے احکام و مسائل سے پوری طرح آگاہ ہو۔

اماamt کے مسائل

اماamt کے درج ذیل مسائل ہیں۔

- 1 کسی عورت کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ وہ مردوں کی ااماamt کرے چاہے وہ جتنی بھی عالمہ فاضلہ ولیہ متقی ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی خاتون کسی مرد کی ااماamt نہ کرے۔ (ابن ماجہ)
- 2 اگر خواتین کی امام خاتون ہو تو وہ صف کے نیچے میں کھڑی ہو۔ آگے نہ کھڑی ہو چاہیے مقتدی خاتون ایک ہو یا زائد ہوں۔
- 3 امام کے لیے ضروری ہے کہ مقتدیوں کی ضرورت اور معذوریوں کا لاحاظہ رکھتے ہوئے قرات مختصر کرے اور رکوع و سجود بھی زیادہ لمبے نہ کرے۔ ایک صحابی مقتدیوں کا خیال نہ کرتے ہوئے لمبی لمبی سورتیں پڑھتے جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تم لوگوں کو فتنہ میں بنتا کرنا چاہتے ہو۔ پھر ہدایت فرمائی کہ سَيِّح اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ . وَالشَّمِسُ وَاللَّيْلُ . وَالضَّحْنِي جیسی سورتیں پڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم شریف)
- 4 خود نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا دل میں نماز پڑھانا چاہتا ہے کہ میرے کان میں کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ بچے کے رونے سے مان کے دل کو کتنا دکھ ہو گا۔ (بخاری شریف)
- 5 امام کی تکبیر مقتدیوں کو پہنچانے اور منتقل کرنے کے لیے جائز ہے کہ کوئی مکبر مقرر کر دیا جائے۔ جو امام کی تکبیر سن کر تکبیر کریں اور ان کی تکبیر سن کر مقتدی رکوع و سجود اور دوسرا

ارکان ادا کریں۔

- 6 فاسق۔ بدکار۔ اور بعدی شخص کو امام بنا نا مکروہ تحریکی ہے۔
- 7 اگر کوئی آدمی مغرب۔ عشاء یا فجر کی نمازا کیلے پڑھ رہا ہے اور اس کے پیچھے آ کر کوئی آدمی نیت باندھ لے (مقدی) بن جائے۔ تو پہلے شخص پر واجب ہے تو وہ بلند آواز سے قرات کر لے اور اگر سورۃ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورۃ پڑھ چکا ہے۔ تب بھی سورۃ فاتحہ کے علاوہ سورۃ دوبارہ قرات کر لے اسلئے کہ ان نمازوں میں امام کے لیے جھری قرات ضروری ہے۔ لیکن سورۃ فاتحہ دوبارہ نہ پڑھے ورنہ سجدہ سہو پڑھ جائیگا۔
- 8 کسی ایسے آدمی کو امام بنا نا مکروہ ہے جسکی بیماری سے عام طور پر لوگ نفرت اور گھن کرتے ہیں۔ مثلاً جذام۔ برص یا کوئی اور بیماری۔
- 9 کسی ایسے شخص کو جو بہت زیادہ حسین ہو جسکی داڑھی نہ لٹکی ہو امام بنا نا مکروہ تنزیہ ہے۔
- 10 جس شخص کی امامت سے مقتدی رضامند نہ ہوں اسکو ہرگز امامت نہ کرنا چاہیے۔
- 11 جب کسی تقریب وغیرہ کی وجہ سے صاحب خانہ کے گھر نماز پڑھی جائی ہو تو صاحب خانہ امامت کا حق دار ہے۔ یا وہ کسی کو آگے بڑھا دے۔
- 12 اگر دوران نماز امام کی نماز فاسد ہو جائے تو سب کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ اگر دوران نماز پتہ نہ چلے بعد میں معلوم ہو تو پھر امام کے لیے ضروری ہے کہ سب مقتدی لوگوں کو اطلاع کرے کہ وہ نماز لوٹا لیں۔
- 13 امام کی ذمہ داری ہے کہ مقتدیوں کی صفائی سیدھی اور درست کرائیں۔ نیز یہ بھی ہدایت کرے کہ لوگ مل کر کھڑے ہوں درمیان میں جگہ خالی نہ ہو۔
- 14 مرد صرف خواتین کی امامت بھی کر سکتا ہے مگر اس صورت میں کہ ان خواتین میں اسکی کوئی محروم عورت موجود ہو۔ یا پھر ان خواتین کے علاوہ ایک مرد بھی جماعت میں شریک ہو۔

امام بننے کا کون مستحق ہے

امامت کے لائق تر وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ عالم و فنہیہ اور نماز کے صحت و فساد کے مسائل سے آگاہ ہو۔ اس کے بعد وہ شخص ہے جو عمر میں زیادہ ہو۔ امام ایسا ہونا چاہیے جو زیادہ متقيٰ ہو۔ یعنی ظاہر گناہوں سے مطعون ہونے سے بچا ہوا ہو۔ قرأت مسنون سے بھی اچھی طرح واقف ہو۔ قاری ہو تو جو یہ وقرات سے اچھی طرح واقف ہوا سے امام بنایا جائے۔ اس کے بعد زیادہ عمر کا لحاظ کیا جائے اگر ان تمام باتوں میں کچھ لوگ برابر ہوں تو پھر خوش اخلاق آدمی کو ترجیح دی جائے۔

آئندہ مساجد کی ہٹ دھرمی

بعض جگہ تو آئندہ مساجد کی ہٹ دھرمی سے بیہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے لوگ ان کی امامت سے ناخوش ہوتے ہیں مگر وہ امامت چھوڑنے پر نہیں آتے۔ اپنی امامت کو بحال رکھنے کی خاطروہ طرح طرح کی خوشامد۔ چاپلوسی۔ مکروفریب اور مختلف ہتھکنڈوں سے کام لیتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں تفریق اور جھنہ بندی کی آگ مشتعل کرتے ہیں۔ لوگوں کی لڑائیاں کروادیتے ہیں اور فوجداری مقدمہ کروادیتے ہیں تاکہ ان کی امامت نہ جائے۔ اس ہٹ دھرمی اور اجارہ داری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف و موافق دو جماعتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک مسجد میں دو جماعتیں ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مسجد یہ جو اللہ کے ذکر کے لیے ہوتی ہیں وہاں اکھاڑا اور دنگل کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور شریعت عظمی کا مقصد امامت نوت ہو کر رہ جاتا ہے۔ ذرا غور کرو جس بد بخت و ناسیح قوم کے آئندہ مساجد ایسے ہوں ان کی نمازیں اور مقتدی کیسے ہوں گے۔

یہ سب خرابیاں کیوں رہنما ہوں؟ اس لئے کہ مسلمان یہ جانتے ہی نہیں کہ امامت کیا چیز ہے؟ امام کیسا ہونا چاہیے؟ اور اس کے نصب و عزل کے شرعی قوانین کیا ہیں۔ اگر مسلمان احکام شرعیہ کی روشنی میں سچے دل کے ساتھ امامت کے فوائد و نتائج کو حاصل کرنا

چاہیں تو آج جمعراتی ملاوں اور خرابیوں سے نجات مل سکتی ہے۔

امام کا کسی کے آنے کے لیے رکوع کو لمبا کرنا

کسی آنے والے (بڑے یا امیر وغیرہ) کے لیے رکوع لمبا کرنا تاکہ وہ پہلی رکعت میں شامل ہو سکے اور اسکی فضیلت پاسکے۔ اس کے لئے علماء کرام نے منع کیا ہے۔ طوالت سے بچت ہوئے، دعائے تشهد و دیگر کلمات میں زیادتی نہ کرے نیز اپنی دعاوں کو کسی کیلئے خاص نہ کرے۔

امام جب بھی دعا میں مانگے تو جمع کا صیغہ استعمال کرے جیسے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** کے بجائے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا** کہے (یا اللہ میری مغفرت فرمा) کی بجائے یا اللہ ہم سب کی مغفرت فرم۔ امام کو صرف **اغْفِرْ لِي** یا اللہ میری مغفرت فرمانا کہنا مکروہ ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد امام کی ذمہ داری

نماز سے فارغ ہوتے وقت امام پر تین ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

1۔ امام سلام پھیرتے وقت دنوں اطراف کے مقتدیوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔

2۔ امام سلام پھیرنے کے بعد کچھ دیر و ہیں ٹھہر کرتی سیحات پڑھ کر سر کار مذینہ سرو رسینہ **صلی اللہ علیہ وسلم** کی سنت پورے کرے۔ (صحیح بخاری)
یہی طریقہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔ پھر نفل نماز دوسرے مقام پر ادا کرتے تھے۔
اگر امام کی اقداء میں عورتیں بھی موجود ہوں تو ان کے چلے جانے کا امام انتظار کرے اس کے بعد مصلے سے اٹھے۔

ایک مشہور حدیث ہے کہ حضور رحمت عالم **صلی اللہ علیہ وسلم** سلام پھیرنے کے بعد نماز کی دعا کی مقدار تک ٹھہر تے تھے۔

3۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کو چاہیے کہ مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے امام جب تک مقتدیوں کی طرف نہ پھرے مقتدیوں کو اٹھنا مکروہ ہے۔ حضرت سیدنا طلحہ اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب دونوں نے سلام پھیرا تو امام سے کہا کہ آپ کی نماز کتنی اچھی اور مکمل ہے۔ مگر ایک چیز کی کمی ہے کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ پھر لوگوں سے کہا کہ تمہاری نماز کتنی اچھی ہے مگر تم اپنے امام کے پھرنے سے پہلے پھر گئے۔ (توہہ القلوب)

جگہ کا پاک ہونا

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے اس کے لیے ایسی جگہ جہاں کسی بھی مرض کے جراشیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جسے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پتھالوچی کے مطابق چھوتوی امراض کے جراشیم ہوتے ہیں کیونکہ گوبر میں تشتغ، آتوں کے کیڑوں کے انڈے اور ٹائی فائل کے جراشیم ہوتے ہیں، لیکن یہ تحقیقات تواب ہوئی ہے اسلام نے چودہ سو سال پہلے اس سے آگاہ کر دیا تھا کہ جگہ پاک ہو۔

بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے، کیونکہ جب ایک مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لیے جائے تو اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے خطرات ہیں۔ نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراشیں مادے لگے ہوئے ہوں گے تو یہی نماز دوسرا نمازیوں کے لیے ان چھوتوی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگا۔ یہی نمازی نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائیگا اور لوگ اس کے قریب نہیں کھڑے ہوں گے۔ پھر اگر ناصاف کپڑے اور ناپاک اور ناصاف بدن نمازی، جس جگہ پر بھی بیٹھے گا تو وہاں یا امراض پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگا۔

اگر اس نے مسجد میں پڑی ہوئی ٹوپیاں استعمال کیں تو سر کا گنج، جلدی خارش اور دیگر چھوتوی امراض پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگا۔ مسجد میں تنگوں والی یا پلاسٹک والی ٹوپی جو مساجد

میں ہوتی ہیں ہرگز استعمال نہ کریں ان میں نماز نہیں ہوتی کیا آپ یہ بُو پیاں پہن کر معزز لوگوں میں جاسکتے ہیں۔

نفسیاتی اثرات

(Psychological Effects)

انسان کی فطرت میں عزت اور وقار کے ساتھ رہنا لکھا ہے اگر بھی اسلامی شخص تعلیمات طہارت سے گریز کرے گا تو یہ طرح طرح کے نفسیاتی امراض میں بتلار ہے گا۔ جن میں سب سے بڑا مرض احساسِ مفتری کا مرض ہے۔ اور اس مرض کی ابتدا ہوتے ہی یہ دیگر بے شمار نفسیاتی امراض (Psychological Diseases) میں بتلا ہوتا چلا جائیگا۔

نماز فجر

Fajar Prayer

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے یعنی ختم ہونے والی ہوتی ہے اور اس وقت آدمی رات کے سکون اور آرام کے بعد اٹھتا ہے۔ سائنس اور حفاظان صحت کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لیے آہستہ آہستہ اپنی رفتار، قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑنے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ اس میں بھی آہستہ آہستہ دوڑیں پھر اور تیز پھر اور تیز رفتار میں جائیں۔

اب اگر انسان صحیح اٹھتے ہی سترہ رکعت کی نماز پڑھے تو اس کی جسمانی صحت بہت جلد ختم ہو جائیگی اور وہ بہت ہی جلد اعصابی تناول اور بے طاقتی کا مریض بن جائیگا۔ اور پھر رات سونے کے بعد صحیح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے۔ خالی پیٹ اور اس وقت جب اعضاً جسمانی رات بھر سکون میں رہے ہوں اس لئے پھر فوراً انہیں متحرک کیا جائے تو دونوں حالتوں میں سخت مخت اور زیادہ اٹھک پینچک بہت مضر ہے۔ اس لئے اللہ رب

العزت نے صبح کی نماز بہت مختصر کھی ہے۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے۔ اگر اس نے نماز کے لئے وضونہ کیا اور مسوأک نہ کیا اور صبح کا ناشستہ کر لیا تو جورات بھر جائیں میں پہلیتے پھولتے رہے اور بیکٹریا کی خاص قسم رات سوتے وقت پیدا ہو جاتی ہے اگر وہ غذا، لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش اور آنٹوں کے ورم اور السر کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

نماز ظہر

(Zuhar prayer)

صبح سے دو پہر تک آدمی کسب معاش کے لئے مسامی و کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس دوران گروغبار، مٹی اور دھول سے اس کا واسطہ پڑتا ہے۔ بعض اوقات ایسے زہریلے کیمیکل، جسم کے کھلے اعضاء، چہرے اور ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں۔ جو اگر زیادہ دیر رہیں تو انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ تو ایسی کیفیت میں جب آدمی وضو کرتا ہے تو اس سے تمام کثافتیں اور تھکان دور ہو جاتی ہیں اور اس پر مسرور و کیف کی ایک دنیاروشن ہو جاتی ہے۔ سورج کی گرمی ختم ہو کر جزو وال سے شروع ہوتی ہے تو زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے یہ گیس انتہائی زہریلی ہوتی ہے اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں بنتا ہو جاتا ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا سامگمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس نماز کی نورانی اہریں اس خطرناک گیس سے بے اثر ہو جاتی ہیں۔

نماز عصر

(Assar Prayer)

زمین دو طرح سے چل رہی ہے ایک گردش محوری دوسری طولانی۔ زوال کے بعد

زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے اور عصر کے وقت تک یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ حواس پر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔ انسان، حیوان، چرند، پرنسپل کے اوپر دن کے حواس کی بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلانا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جسکو وہ تھکان، بے چینی اور اضھلال کا نام دیتا ہے یہ تھکان اور اضھلال شعوری حواس پر لاشعوری حواس کی گرفت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مصلح ہونے سے روک دیتی ہے۔ جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے اور بندے کے دماغ روحاںی تحریکات قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

نماز عصر کے بعد اور ادو و ظائف کی وجہ

(The Reason Of Aoraad After Assar Prayer)

نماز عصر کے بعد کچھ دیر ذکر و تسبیح کی جاتی ہے جو کہ شرعی حکم ہے اور اس کے بعد دعا کی جاتی ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان کے اذکار اور وظائف کی فورانی شعاعیں اور لہریں اس خطرناک اثرات پر غالب آجاتی ہیں جو کہ زمین کی حرکت سے پیدا ہوتیں ہیں۔

اویاء اللہ کا معمول

(The Routine Of Oaliya)

اویاء کرام کے معمولات میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ عصر کی نماز سے مغرب تک مسلسل ذکر و اذکار اور وظائف پڑھنے میں مشغول رہتے ہیں اس کی سائنسی وجہ بھی ہے جو کہ پہلے بیان ہو چکی ہے۔ زمین کی گردش محوری اور طولانی کے اثرات سے وہ حضرات ذکر و اذکار کے ذریعے محفوظ رہتے ہیں۔

نماز مغرب اور روحانی لہریں

آدمی با فعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق حلال عطا فرمایا اور کاروبار سے اسکی اور اس کے بچوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ شکر کے جذبات سے وہ بندہ مسرور اور پر کیف ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر خالق کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوتی ہے۔ جب وہ بندہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پر سکون ذہن کے ساتھ محو گفتوگ ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں (لہریں) بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار پیدا ہوتا ہے۔ بچوں میں غیر ارادی طور پر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر اور پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔

عشاء کی نماز

(Isha Prayer)

انسان طبعی طور پر لا چھی ہے اور جب وہ کار و بار دنیا سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے اور کھانا کھاتا ہے اور لذت و حرص میں کھانا زیادہ کھاتا ہے۔ اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں بنتا ہو جائے گا۔

اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے کہ سارے دن کا تھکا ماندہ ہوا ذہن لیکر نیند کریگا تو بے سکون ہو گا اب اس بندے کو سکون نماز میں ملیگا۔ تو یوں اللہ رب العزت نے کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل فرمادیا ہے۔ اور جب یہ نماز پڑھ کر سوئے گا تو جس طرح صحیح اٹھتے ہی فخر کی نماز کی ورزش کی تو اسی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس بندے کو سکون اور آرام کی نیند سلاٹے گی۔ حدیث کے مطابق رات کھانا کھانے کے بعد کم از کم دو سو قدم چلنا ضروری فرمایا اور

اب تو ماہرین سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر سوتے وقت کی کوئی اور بہتر ورزش نہیں ہے۔

کھانا کھاتے ہی سوچانا

کھانا کھاتے ہی سوچانا امراض کو دعوت دیتا ہے۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے کھانا کھا کر سوچانے سے منع فرمایا ہے۔ کھانا کھاتے ہی معدے کا پورا نظام اپنا نظام شروع کر دیتا ہے۔ (زاد المعاد) اور جب آدمی سوچاتا ہے تو معدہ بھی سوچاتا ہے یعنی اس کے نظام میں وہ چستی اور تندری نہیں ہوتی جس کی جسم انسانی کو ضرورت ہوتی ہے۔

فزیالوجی اور پیچھا لوجی کے ماہرین نے تمام کتابوں میں ایسی حالت سے منع کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ کھانے کے بعد حرکت جسمانی بہت ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو معدے میں پڑی ہوئی غذا متعفن ہو جائے گی۔ اور طرح طرح کے امراض پیدا ہوں گے۔ اس وقت گیس اور تغیر معدہ کے امراض کی سب سے بڑی وجہ کھانے کے فوراً بعد سوچانے کی ہے۔ آدمی دنیاوی مصروفیات کے بعد گھر لوٹتا ہے اور چونکہ وہ جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے کھانا کھاتے ہی فوراً سوچاتا ہے اور وہ غذا جس انداز سے ہضم ہونی تھی وہ درست طریقہ پر ہضم نہیں ہو پاتی اس لئے۔ اس آدمی کوشکر دل کے امراض، معدے کے امراض فائج وغیرہ جگہی پیچیدہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

دعائیں ہاتھ اٹھانا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا رب حیادار کریم ہے۔ اس سے شرم آتی ہے کہ جب اس کا بندہ دعا کے لیے اس کی جانب ہاتھ اٹھائے تو وہ انکو خالی لوٹا دے (ابو داؤد شریف) آپ ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور دعا ختم ہونے پر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ (سنابی داؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور محبوب کائنات ﷺ جب دعا میں ہاتھ

اٹھاتے تو انہیں اپنے چہرے مبارک پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ رکھتے تھے۔

(مسند حاکم سنن ترمذی)

دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جائے۔ پھر حضور ﷺ کی ذات والاصفات کے لیے درود شریف پڑھا جائے۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعائیں جائے تو اس کی قبولیت کی زیادہ اُمید ہوتی ہے (مسند امام احمد)

ابوداؤ داور ابن ماجہ میں حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ظہر کی نماز سے پہلے 4 رکعت سنت ایک سلام سے پڑی جائیں تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

بزار نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو پھر کے بعد 4 رکعت پڑھنے کی حضور ﷺ کو بہت محبوب تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت حضور وسائل ﷺ چار رکعت نماز کو بہت محبوب رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسوقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ خلق کی طرف رحمت فرماتا ہے یہ نماز ایسی ہے کہ حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام بھی پڑھتے تھے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ عصر کے فرضوں سے پہلے 4 رکعت سنت غیر مؤکدہ ادا فرماتے ہیں کہ جو عصر سے پہلے 4 رکعت پڑھے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

امام ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد 6 رکعت ادا کیں پڑھے اس طرح کے اسکے درمیان کوئی گفتگو بھی نہ کرتے تو بارہ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے۔

سنت مؤکدہ کی تفصیل

سنت مؤکدہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ 2 رکعت صحیح فرضوں سے

پہلے 4 رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت فرضوں کے بعد 2 رکعت مغرب کے فرضوں کے بعد اور 2 رکعت عشاء کے فرضوں کے بعد جمعہ کے فرضوں سے پہلے 4 رکعت فرضوں کے بعد 4 رکعت اور پھر 2 رکعت۔

سفر میں نماز

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سفر میں نماز کے اندر تخفیف فرمادی ہے۔ ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نمازوں چار کی جگہ 2 رکعت پڑھنے کا حکم ہے اور رحمت کائنات سرکار یود عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار فرمایا۔ جبکہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر (یعنی گھر پر) اور سفر میں نمازوں پڑھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر پر ظہر کی چار رکعت فرض نمازوں پڑھی اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھی اور سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ 2 رکعت فرض سفر میں پڑھے اور مغرب کی نمازوں سفر حضر میں تین ہی رکعت پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھی۔ (سنن ترمذی)

مسئلہ اڑتا لیں میں یا اس سے زیادہ سفر ہو تو اپنے شہر سے نکلتے ہی مسافرت کے احکامات شروع ہو جاتے ہیں۔ لہذا ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں کے دو دو فرض رکعت پڑھیں۔ سنتیں پڑھ لینا جائز ہے جیسا کہ مذکورہ بالاروایات سے معلوم ہوتا ہے اور اگر جلدی کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں تو گناہ بھی نہیں۔ سفر خواہ پیدل ہو، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز کا ہو سب کا حکم ایک جیسا ہے۔ مسافر امام اور مقتدی نمازوں قصر کر کے دو گانہ پڑھیں گے البتہ مقیم امام کے پچھے مصنوبیں ہو گی بلکہ پوری پڑھنی ہو گی۔ (روایت حمار)

مسئلہ شرعی مسافر ظہر، عصر اور عشاء کے فرض چار رکعت نہ پڑھے بلکہ دو رکعت فرض قصر پڑھے اگر بھولے سے پڑھ لی نمازوں درست ہو جائیگی۔

مسئلہ جہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کا ارادہ ہو وہاں پوری نمازوں پڑھنی ہو گی
مسئلہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر کر رہی ہو تو خاوند کے تابع ہونے کی وجہ سے خاوند کی

نیت کا اعتبار ہوگا۔ اگر خاوند نے پندرہ دن ٹھہر نے کا ارادہ کیا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہیں گی۔ پوری نماز پڑھے گی۔ چاہیے خود ٹھہر نے کی نیت کرے۔ (رداختار)

مسئلہ کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا کسی دوسرا جگہ گھر بنایا وہاں رہنے سبھی لگی پہلے گھر اور شہر سے کوئی تعلق نہ رہا تو اب اس کے لیے وہ گھر اور وہ شہر اور پردیں برابر ہیں۔ اگر سفر کرتے ہوئے پہلا شہر راستے میں آئے اور دو چار دن وہاں ٹھہرنا ہو تو مسافر ہی رہیں گی نماز قصر پڑھے گی۔ (رداختار)

مسئلہ اگر شادی کے بعد عورت مستقل سرال رہنے لگی تو اب اسکا اصل گھر سرال ہے اگر وہاں سے تین منزل چل کر میکے گئی اور پندرہ دن ٹھہر نے کا ارادہ نہ ہو تو وہاں مسافر ہو گی یعنی دو گانہ پڑھے گی۔ (رداختار) تین منزل یعنی 48 شرعی میل کا سفر عورت کو شوہر یا محروم کے بغیر جائز نہیں۔ لہذا محروم کے ساتھ سفر کرنا ہوگا۔ (ترمذی شریف)

مسئلہ جس کی کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو جہاں تک ہو سکے جلدی سے سب کی قضا پڑھ لے اگر ایک ہی وقت میں ساری پڑھی جاسکتی ہوں تو ایک ہی وقت پڑھ لے یہ ضروری نہیں کہ ظہر کے وقت ظہر کی عصر کے وقت عصر کی بلکہ ایک وقت 10 یا 15 دنوں کی نمازیں قضا پڑھ لیں۔ قضا صرف فرض پڑھتے ہیں یا وتر پڑھتے ہیں سنتیں نوافل کی قضا نہیں ہوتی اگر ہو سکے ہر نماز کے ساتھ ایک نماز پڑھ لیں۔ سنت غیر موکدہ اور نوافل کی جگہ قضا نمازیں پڑھ لیا کریں۔ یہ اللہ کا فرض ہے اسکو جلدی پڑھ لیں دیر ہر گز نہ کریں۔ (رداختار)

کسی کی نمازیں سالوں کے حساب سے قضا ہو گئی ہیں تو اسکو زیادہ سے زیادہ نمازیں قضا پڑھنی چاہیں۔ ترتیب ایسے آدمی کے لیے کوئی نہیں۔ (رداختار)

جونماز میں سفر میں قضا ہوئی ہیں گھر میں پہنچ کر بھی قصر قضا ہی پڑھنی ہے۔ (عامگیری)

فجر کی نماز اگر قضا ہو جائے تو اسی دن زوال سے پہلے پڑھے تو سنت بھی ساتھ قضا پڑھے اگر زوال کے بعد قضا پڑھے تو سنت نہ پڑھے۔ بقیہ نمازوں کے فرض اور وتر کی قضا

ہے لیکن سنتوں اور نوافل کی قضائیں پڑھنی۔ (رداختار)

- ☆ صحیح 2 رکعت نفل پڑھے اور مگان یہ تھا کہ ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے تو یہ دو نفل سنت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ (رداختار)
- ☆ فجر کی سنت قضاء ہو گئی لیکن فجر کے فرض پڑھ لئے اب سنتوں کی قضائیں۔ البتہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (غینیۃ)
- ☆ طلوع فجر سے پہلے نہ تو فجر کی سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں اور نہ فرض ادا کیے جا سکتے۔

(قادی عالمگیری)

- ☆ اگر فجر کی سنتیں ادا کر لی تھیں کہ صحیح کا وقت فرضوں کا قضاء ہو گیا تو اب سنت کی قضائیں ہو گی صرف فرضوں کی قضاء ہو گی۔ (غینیۃ)
- ☆ اگر صحیح کی نماز شروع ہے تو پہلے سنتیں ادا کریں پھر فرضوں کی جماعت میں شامل ہوں۔ اگر ایک رکعت ملنے کی امید تھی تو پہلے سنت ادا کریں۔ اگر آپ فرضوں کے سلام پھیرنے سے پہلے شامل ہو سکتے ہیں تو پہلے سنت ادا کریں بصورت دیگر آپ سنت چھوڑ دیں اور فرضوں میں شامل ہو جائیں۔

☆ 2 سنتیں سورج نکلنے کے بعد زوال سے پہلے پہلے پڑھ لیں۔ (غینیۃ)

- ☆ عصر اور عشاء کے فرضوں سے پہلے سنت غیر موكدہ ایک سلام کے ساتھ پڑھیں۔

(درختار، رداختار)

- ☆ اگر کسی سنت غیر موكدہ عشاء کی نماز سے پہلے رہ جائیں تو فرضوں کے بعد ان سنتوں کی قضائیں ہے۔

- ☆ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر چند نمازوں میں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں۔ مثلاً نماز تراویح، تھیۃ المسجد، سفر سے واپسی کے نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہیں۔ (رداختار)

☆ نفل نماز شروع کر کے توڑ دی بلا وجہ شرعی غذر کے تو حرام ہے۔ (رداختار)

سجدہ سہو کے مسائل

- 1 اگر کسی نمازی کا کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو کرنا لازم ہے۔ (عامَّ تَبْقِيَة)
- 2 سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے آللَّٰهُمَّ وَرَسُولُهُ تَكَبَّرْ پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر دوبارہ التحیات سے یوْمَ يَقُومُ الْحِسَابِ تک پڑھ کر سلام پھیرے دے۔ (عامَّ تَبْقِيَة)
- 3 اگر کسی نے جان بوجھ کر واجب چھوڑ دیا تو سجدہ سہو سے واجب ادا نہ ہو گا نماز لوٹا ناپڑھے گی۔ (ردِ اختار)
- 4 اگر واجب بھول کر چھوٹ جائے اور سجدہ سہو بھی نہیں کیا نماز کو لوٹانا پڑے گا۔ (ردِ اختار)
- 5 اگر کسی آدمی کا کوئی نماز کے 7 فرائض میں سے فرض بھولے سے رہ گیا اور آخر میں سجدہ سہو کر لیا تو تب بھی اسکونماز لوٹانا ہو گی یعنی از سرنو پڑھنی ہو گی۔ سجدہ سہو سے فرض کی ادائیگی نہیں ہو گی۔ (ردِ اختار)
- 6 اگر کسی کا نفلوں میں کوئی واجب رہ جانے کیوجہ سے سجدہ پڑھ گیا وہ ہر صورت میں سجدہ کرے گا کیونکہ نوافل، سنتوں اور فرضوں سب کی تلافی کے لیے ایک ہی طرح کے مسائل ہیں۔ (ردِ اختار)
- 7 اگر کسی کا کوئی فرض رہ گیا تو تیسری رکعت میں تین سجدے کر لے آخر میں سجدہ سہو کر لے کہ فرض کی ادائیگی ہوئی نماز درست ہو جائیگی۔
- 8 فرائض نماز میں سے کسی کا کوئی ایک فرض بھی رہ گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا ہو گی۔ سجدہ سہو سے نماز درست نہیں ہو گی۔ (ردِ اختار)
- 9 اگر ایک نماز میں ایک سے زیادہ کوئی واجب بھولے سے نماز میں سے چھوٹ جائیں تو

صرف ایک ہی مرتبہ سجدہ سہو کافی ہوگا۔

10 اگر کسی نے الحمد پڑھ کر کوئی سورت پڑھی پھر دوبارہ الحمد لله پڑھی تو سجدہ سہولازم ہو گیا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

11 اگر کسی نے فرضوں کی آخری رکعتوں میں سورتیں ملا دیں تو اس صورت میں سجدہ سہولازم نہیں ہوگا۔

12 اگر فرضوں کی نماز میں قعده اولیٰ بھول گیا اور کھڑا ہو گیا۔ اگر وہ بیٹھنے کے قریب ہے تو پھر بیٹھ جائے تو اس صورت میں سجدہ سہو کوئی نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

13 اگر کوع میں یار کوع کرنے کے بعد یاد آیا کہ میں نے الحمد نہیں پڑھی تو اسکو چاہیے کہ الحمد شریف پڑھے پھر سورت پڑھ کر دوبارہ رکوع کر لے آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ (فتاویٰ عالمگیر)

14 قرات سے پہلے رکوع کر دیا تو رکوع کے بعد کھڑا ہو کر قرات نہ کی تو نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ فرض تذکرہ ہو گیا ہے۔ (درختار)

15 قرات کرنے سے پہلے صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا بعد میں رکوع کے پھر کھڑا ہو کر قرات کر لی مگر رکوع نہ کیا تو نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ قرات کے بعد دوبارہ رکوع نہیں کیا۔ (رد المحتار)

16 اگر مقتدری بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور امام قعده میں بیٹھا ہوا ہے۔ تو اب وہ کیا کرے وہ لوٹ آئے نماز پوری کرے سجدہ سہونہ کرے کیونکہ امام کی مطابقت ضروری ہے۔ (درختار)

17 اگر کوئی شخص قعده آخری میں بیٹھنے کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جائے اور اس نے پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو قعده آخریہ کی طرف لوٹ آئے سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو اب ایک رکعت اور ملائے تاکہ یہ چھر رکعت ہو جائیں۔ اب اسکی یہ چھر رکعتیں نقل ہو جائیں گی فرض دوبارہ پڑھ۔

- 18 ایک آدمی نے تعداد آخیرہ کر کے بھول گیا اور کھڑا ہو جائے تو اس صورت میں بھی اگر اس نے پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو لوٹ آئے اور دوبارہ قعدہ کر کے سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائیگی۔ اور اگر پانچویں رکعت سجدہ کر لیا ہے تو ایک رکعت اور ملائے اب اس صورت میں 4 فرض ہو گے۔ دوغل ہو گے آخر میں سجدہ سہو کر لے۔
- 19 اگر مقتدی سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو کیا وہ سجدہ سہو کرے گا؟ مقتدی سے اگر واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو نہیں ہے۔ (رد المحتار، تنویر الابصار)
- 20 اگر امام نے ظہر عصر میں بلند آواز سے قرات کرنے لگ جائے تو سجدہ واجب ہے کیونکہ دونمازیوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک آیت ہی بلند آواز سے پڑھ لی۔ (رد المحتار)
- 21 اگر کسی نے مغرب، عشاء، فجر کی نماز میں آہستہ (امام) نے قرات کی تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (دریتار)
- 22 اگر کسی کا قعدہ یا تشهد میں کچھ پڑھنا رہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس پر سجدہ سہو واجب ہے لف یا فرض یہی حکم ہے۔ (دریتار)
- 23 اگر وتر کی تیسری رکعت میں اللہ اکبر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنی بھول گیا تو سجدہ سہو کر لے۔ (عامگیری)
- 24 اگر مقتدی کا حالت اقتدا میں واجب چھوٹ جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں اگر آگے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کی بقیہ نماز میں کوئی واجب چھوٹ جائے تو پھر سجدہ سہو واجب ہے (عام کتب فتنہ)
- 25: اگر کسی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول کر دو مرتبہ الحمدُ شریف پڑھ دی یا اکثر حصہ دوبارہ لوٹا یا تو ان دو صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو گا اور اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں یہ مسئلہ فرضوں کا ہے لیکن اگر نوافل کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمدُ شریف دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہو گا۔ (عامگیری)

26: اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اور بھول کر سورۃ شروع کر دی پھر یاد آیا تو سورۃ چھوڑ کر پہلے سورۃ فاتحہ پڑھے پھر اس کے بعد سورۃ ملائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ اسی طرح اگر سورۃ فاتحہ چھوڑ کر مکمل سورۃ پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا یا رکوع سے بھی اٹھ گیا۔ ان سب صورتوں میں لوٹ کر سورۃ فاتحہ پڑھے پھر ترتیب کے مطابق بقیہ نماز پڑھے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (علمگیری)

27: اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے اگر سورۃ فاتحہ سے پہلے التحیات پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

28: فرض نماز کی تیسرا یا چوتھی رکعت میں کسی نے بلند آواز سے قرأت کی اگرچہ فرض کی خالی رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے لیکن قرأت کرنے کی صورت میں چونکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے اس لئے سجدہ سہو بھی بیہاں واجب ہے۔ (علمگیری)

29: اگر امام نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی اس کے بعد سورۃ شروع کی تو بھول گیا اور تین تسبیح کی مقدار کے برابر کھڑا سوچتا رہا پھر اس کے بعد دوسری سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہے اور تین تسبیح سے کم مقدار خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (علمگیری)

30: کسی نے دوسری رکعت میں خلاف ترتیب پہلے کی سورۃ کی سورۃ پڑھ دی مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ کافرون پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۃ فیل پڑھی اگر بھول کر ایسا ہو گیا تو نماز بلا کراہت درست ہے اور اگر قصداً خلاف ترتیب پڑھا تو نماز مکروہ ہوئی اور ان دونوں صورتوں میں سے کسی میں بھی سجدہ سہو نہیں۔ (فتاویٰ شافعی)

31: اگر کسی نے دوسری رکعت بھول کر خلاف ترتیب سورۃ شروع کی اور شروع کرتے ہی یاد آگیا پھر اس نے اُسے چھوڑ کر دوسری سورۃ ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے پڑھی تو اس کی نماز درست ہے مگر مکروہ ہوئی اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔
البتہ اس کیلئے وہ سورۃ چھوڑ کر دوسری سورۃ شروع کرنا بہتر نہیں۔

32: امام نے پہلی رکعت میں کوئی سورۃ شروع کی اور آدھا حصہ پڑھ کر بھول گیا پھر دوبارہ سہہ بارہ شروع سے لوٹا کر پوری سورۃ پڑھی تو نماز ہو گئی اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(فتاویٰ شامی)

33: اگر کسی نے فرض کی آخری دونوں رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا اور بالکل خاموش کھڑا رہا تو اس کی نماز درست ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عامگیری)

34: کسی نے نفل نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی یا وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔ (عامگیری)

35: امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا اور کسی ایسے شخص نے جو امام کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لقمہ لے لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کچھ توقف کے بعد لیا تو نماز درست ہے اور سجدہ سہو واجب نہ ہو گا۔ (فتاویٰ شامی - درختار)

36: اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن کی مقدار کے برابر (جتنی دیر میں تین مرتبہ سُجَّانَ اللَّهَ پڑھا جاسکے) کھڑا کچھ سوچتا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عامگیری)

37: اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدہ تلاوت نہیں کیا پھر بعد میں کچھ دیر کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اُس نے سجدہ تلاوت کر لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا۔ (فتاویٰ عامگیری)

38: کسی شخص نے شروع میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور پھر کوئی سورۃ بھی ملائی اس کے بعد دوبارہ سورۃ فاتحہ پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (فتاویٰ سراجیہ)

39: اگر کسی امام نے وتر یا تراویح میں آہستہ قرأت کی تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔ (عامگیری)

40: بعض جاہل پیروں کے جاہل مریدین کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کی حالت میں کبھی قرأت سن کر اور کبھی سرسری نماز میں خواہ خواہ ”ہوں ہوں“ کر کے چیخ مارتے ہیں پس اس طرح کی ”ہوں ہوں“ کرنا اور چیخ دیکا کرنا اگر جنت یادو زخم کے ذکر سے نہیں تو نماز فاسد ہو جائے

گی اور سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا یہے جاہلوں کو وکنا چاہیے کہ وہ اپنی نماز بھی فاسد کرتے ہیں اور دوسرا نماز یوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں۔ (فتاویٰ شافعی)

41: بعض لوگ نماز میں اس طرح قرأت کرتے ہیں کہ چپ چاپ اپنے دونوں ہونٹ بند کئے رکھتے ہیں اور دوں میں سوچتے اور تصور کرتے ہیں اس طرح پڑھنے سے قرأت کا رکن آدا نہیں ہوتا قرأت کا رکن آدا ہونے کیلئے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر منہ سے آدا ہوں اُس کے پاس والا یادہ خود اپنی قرأت سن لے۔ (عامگیری)

42: کوئی شخص سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کی بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا اور دوسری رکعت سے پہلے یاد آگیا تو اس کے چاہیے کہ اُسی وقت اٹھ کر رکوع کرے اور پھر دوبارہ سجدہ کرے اور آخر میں سجدہ ہموکرے۔ اگر دوسری رکعت سے پہلے یا نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع تصور کیا جائے گا اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت صحیحی جائے گی اور اس صورت میں بھی سجدہ ہموواجب ہے۔ (عامگیری)

نماز فجر، ظہر، عصر کی فضیلت

1۔ حضرت مجتب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فَيَنْذِرُهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ جس شخص نے صحیح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے اور جس شخص نے اللہ کی ذمہ داری میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ (صحیح مسلم شریف، کتاب المساجد)

2۔ حضرت عمارہ بن رؤیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماء ہے تَهَلَّنَ لَيْلَةَ النَّارِ أَحَدُ صَلَّى قَبْلَ طَلُوعَ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوضِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ جس شخص نے طلوع آفتاب اور غرب آفتاب سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر، وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا۔ (کتاب المساجد، مسلم شریف)

3۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: آبَرَكَيْنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (اعصر الفجر) پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔ (کتاب المسجد، مسلم)

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ محض میں ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا تم سے پہلی امتوں پر بھی یہ نماز پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے اسکو ضائع کر دیا۔ لہذا جو اس کی حفاظت کرے گا تو اس کو دو گناہ جرمے گا۔

نمازِ مغرب و عشاء کی فضیلت

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ عَنْدَ اللَّهِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَمَنْ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بِنَا اللَّهُ بَيْنَنَا فِي الْجَنَّةِ يَغْلُبُ وَفِيهِ وَبِرْوَجٌ۔ اللہ تعالیٰ کے نزد یک سب سے افضل نماز، نمازِ مغرب ہے اور جو اس کے بعد دور کعت پڑھتے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا جس میں وہ صحیح کریگا اور راحت پائیگا۔ (طبرانی، الحجم الاصطہد)

حضرت عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَائِعِهِ فَكَمَا قَامَ نِصْفَ الَّيلِ جس شخص نے عشاء کی نماز پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا ہے۔ (مسلم شریف، کتاب المساجد)

نمازِ گناہوں کی الائچیش دور کرتی ہے

انسان گناہوں کا پتلا ہے۔ اس سے قدم قدم پر گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ اللہ کی ذاتِ حُسن و رحیم ہے وہ اس شخص کی بخشش کے راستے تلاش کرتی رہتی ہے۔ بندہ خطکار کی مغفرت و بخشش کے بے شارذ رائع میں سے ایک اہم ترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز ان تمام برائیوں کا ازالہ کرتی ہے جو انسان سے وقت فوقاً صادر ہوتی رہتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کی میل سے صفائی اور ان کے معافی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

نمازی کیلئے اجر عظیم کا وعدہ

نمازی کیلئے آخرت میں اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اجر کے معنی اچھی جزا کے ہیں۔ خواہ وہ جزو دنیاوی نہتوں کے صورت میں ہو۔ یا حصول جنت کی صورت میں ہو۔ لیکن اس اجر عظیم کیلئے ایمان اور عمل صالح بنیادی شرط ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لیکن الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْمُقْرِئِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ الزَّكُوةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَئِكَ سَنُوتِهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا○ لیکن ان میں سے پختہ علم والے اور مؤمن لوگ اس (وہی) پر جو آپ ﷺ سے پہلے نازل کی گئی ہے اور اس (وہی) پر جو آپ ﷺ سے پہلے نازل کی گئی تھی (براہ) ایمان لاتے ہیں اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔ (سورۃ النساء)

اس آیت کریمہ میں جن دو باتوں پر اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان میں پہلی بات ایمان دوسرا بات نیک اعمال ہیں۔ قرآن کریم نے ایک اور مقام پر نماز قائم کرنے والوں کیلئے اجر عظیم کا اعلان فرمایا ہے: إِنَّ الَّذِينَ أَمْنَوْا وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكُوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ○ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ دیتے رہے، ان کیلئے ان کے رب کے پاس ان کا بڑا اجر ہے اور ان پر (آخرت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوں گے۔ (سورۃ بقرہ)

موت کے بعد گنہگار مختلف سزاویں کے ڈر اور خوف میں مبتلا ہوں گے۔ جیسے عذاب قبر کا ڈر روز قیامت میں ہولناکیوں کا خوف روز محشر میں حساب و کتاب میں ناکامی اور سزا ملنے پر عذاب جہنم کا خوف وغیرہ۔ اگر ان تمام مراحل میں کامیابی کی امید ہو تو ہر قسم کے

خوف اور غم کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں واضح فرماتا ہے کہ جو صاحب ایمان نیک اعمال (جن میں نماز بھی شامل ہے) پر کار بند ہوں گے، وہ آخرت میں انہیں کامیاب و کامران کرے گی۔ اور ان کو کسی قسم کا خوف لاحق نہ ہوگا۔

نمازی کیلئے جنت میں مخصوص دروازے

جب کوئی بندہ نماز میں داخل ہو کر اسے پورے تقاضوں کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس پر ایک حدیث کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب بندہ نماز میں قیام کرتا ہے تو اس کیلئے جنتیں کھول دی جاتی ہیں اور اللہ اور اس کے درمیان پردے ہٹادیے جاتے ہیں اور حور العین اس کا استقبال کرتی ہیں۔ (جمع الزوائد، مشیع الفوادر) متنذکرہ حدیث مبارک کی شرح میں جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں درج ذیل آٹھ دروازوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

پہلا دروازہ۔ باب المعرفہ

نماز میں داخل ہوتے ہی بندہ مومن کلمات شاء سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ادا کرتا ہے تو اس پر پہلا دروازہ باب المعرفہ کھول دیا جاتا ہے جس سے اس کو معرفت الٰہی کا خزانہ عطا کر دیا جاتا ہے۔

دوسرا دروازہ۔ باب الذکر

جب بندہ زبان سے تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ادا کرتا ہے تو جنت کا دوسرا دروازہ جو باب الذکر سے موسم ہے وہ کھل جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ بندہ ذکر الٰہی کی نعمتوں کا حصے دار بن جاتا ہے۔

تیسرا دروازہ۔ باب الشکر

بندہ جب **الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** کے کلمات پر پہنچتا ہے تو اس کا دل احساس تشكراً حسان سے مغلوب ہو جاتا ہے اور وہ بارگاہِ ایزدی میں اس بات کا اعتراف و اقرار کر لیتا ہے کہ وہ ہی ذات تمام تعریفوں کے لائق ہے تو اس بندے کیلئے باب الشکر کھول دیا جاتا ہے۔ (سورۃ فاتحہ)

چوتھا باب الرِّجاء

جب بندہ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ** کے بعد **الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کے کلمات زبان پر لاتا ہے تو اللہ رب العزت اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرا بندہ میری بے پایاں رحمتوں کا ذکر کر رہا ہے اس لیے اس پر باب الرجاء کا دروازہ کھول دو۔

پانچواں دروازہ۔ باب الخوف

جب بندہ قلب و روح کی گہرائیوں میں ڈوب کر **مُلِكِ يَوْمِ الدِّينِ** کے الفاظ زبان سے ادا کرتا ہے تو گویا وہ خود کو ایک ملزم کی طرح سب سے بڑے دربار میں پیش کر دیتا ہے۔ وہ خوف خدا سے لزہ بر اندام ہو جاتا ہے۔ جب بندہ احساس جسم سے مغلوب ہو جاتا ہے تو رحمت پروردگار فرشتوں کو نہاد دیتی ہے کہ میرے اس بندے پر باب الخوف کھول دیا جائے تاکہ خشیت **اللّٰہی** کی وجہ سے میری رحمتوں سے نوازا جاسکے۔

چھٹا دروازہ۔ باب الاخلاص

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہ کرجب بندہ خدا کی بندگی کا اقرار کرتے ہوئے اُس سے استعانت مانگتا ہے تو اس پر باب الاخلاص کھول دیا جاتا ہے۔

ساتوں دروازہ۔ باب الدُّعا

جب بندہ **إِلٰهِنَا الصَّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ** پر پہنچ کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں

سیدھی راہ پر چلنے کی ہدایت کا خواستگار ہوتا ہے تو فرشتوں کو جنت کا ساتواں دروازہ باب الدعا کھول دینے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔

آٹھواں دروازہ۔ باب الاقتدا

آخر میں جب بندہ مومن وَلَا الضَّالُّينَ تک پہنچتا ہے اور منعم حقیقی سے اس کے انعام یافتہ بندوں کے زمرے میں شریک ہونے کا طلب گار ہوتا ہے۔ اور ان لوگوں سے بریت کا اظہار کرتا ہے جو ذلت و گمراہی کی وجہ سے اُس کے غیض و غضب کا نشانہ ہیں۔ تو اللہ فرشتوں کو جنت کے آخری دروازے باب الاقتدا کو کھولنے کا حکم دے دیتا ہے اور اس طرح اسکی نماز مراجع کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔

نماز پڑھنے سے گناہ جھٹر جاتے ہیں

حضرت ابو زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی رحمت ﷺ جاڑوں (سردیوں) کے دنوں میں جبکہ درختوں سے پتے بھی جھٹر جاتے ہیں باہر تشریف لائے اور ایک درخت کی شاخیں پکڑ کر ہلاکیں اور ان سے بکثرت پتے گرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو زر! جب کوئی خلوص دل سے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی اسی طرح جھٹر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھٹر گئے۔ (مشکوہ شریف)

نماز تراویح اور سائنسی اکتشافات

رمضان المبارک کے ایام اور معمولات کو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں نماز تراویح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ افطار کے وقت مختلف طرح کے کھانے سامنے ہوتے ہیں اور فطری حریص انسان کھانا کھاتے ہوئے اس بات کا خیال نہیں رکھتا کہ سارا دن معدہ خالی ہوتا ہے اور اس کے اندر رزیادہ کھانا ایک ہی وقت میں بھردیا جائے تو اس کا معاملہ کیا ہو گا لیکن یہ بے نبر اور غافل انسان اپنے ساتھ ظلم پر ظلم کرتا

رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جبیب بھی ہے طبیبِ اعظم بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طبابت (حکمت) کے انداز مختلف اور ہر کسی کے ساتھ نہ لے ہوتے ہیں۔ اس پر انسان کے معدے کا بہترین علاج یہی کیا ہے کہ اسکو نماز عشاء کے ساتھ ایسی ورزش پر لگا دیا جائے کہ یہ مسلسل اس میں مصروف رہے اور اٹھتا بیٹھتا رہے۔ حتیٰ کہ وہ مضر اڑات جو کہ اس کے جسم پر مرتب ہوتے ہیں وہ اس ورزش تراویح سے کافور ہو جائیں اور یہ بندہ مومن ہشاش بشاش گھر لوٹتا ہے۔ اگر تراویح کی نماز نہ ہوتی تو سحری بالکل نہ کھائی جاتی اگر آپ کھا لیتے تو بے شمار امراض کو دامن میں سمیٹ لیتے۔ اگر تراویح نہ ہوتی اور یہ بندے پیٹ کو خوب بھر کر سو جاتے جیسے اس کے اندر مندرجہ ذیل بیماریاں یا امراض کے پیدا ہونے کے خدشات جیسے دل کی گھٹنی اور تنگی، دل کی دھڑکن کی زیادتی اور ہائی بلڈ پریشر، دل کی دھرکن کی کمی اور لو پریشر، معدے کی تیز ابیت، دماغی چکر اور الٹی کی کیفیت مسوڑوں کے امراض اور خاص طور پر پائیور یا بلغی رطوبت، دائی نزلہ، بدن کی سستی اور خشکی مروڑ پیچش یا ہیضہ وغیرہ دیگر بیماریاں۔

آپ مذکورہ بالآخرناک اور فوری اثر امراض کی طرف غور سے بیکھیں تو احساس ہو گا کہ صرف ایک سنت تراویح کی وجہ سے ہم کتنے مہلک امراض سے نجیج جاتے ہیں۔ تراویح ہلکی ورزش ہے جس کے بعد سکون اور آرام کی نیند آتی ہے۔ بے خوابی کے مريضوں کیلئے تراویح کی نماز علاج بھی ہے اور ورزش بھی۔ ایک فارماست کہتا ہے کہ تراویح سے جلدی امراض ختم ہو جاتے ہیں اور اعصابی دباو اور کھچاؤ کم ہوتا ہے۔ رانوں اور پنڈلیوں کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ معدے کے مرض اور دل کے مرض کم ہو جاتے ہیں چونکہ رمضان المبارک میں روزہ کھولنے کے بعد بدن میں سستی آ جاتی ہے اس کا علاج صرف نماز تراویح ہی ہے۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس)

ترک صلوٰۃ پر عیدیں

جب نماز کے دینی و دنیاوی محاسن اور سورج کی تیز روشی دل کی آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی ہے۔ اسکی برکات و حنات کے دفتر بھرے پڑے ہیں اور وہ ہر ایک عمل سے افضل ہے۔ تو ضروری بات ہے اسکا ترک کر نمازِ یادہ خراب اور بدِ تعامل ہوگا۔ جس طرح نماز انسان کو نیکی اور سعادت کی انتہائی بلندیوں پر پہنچاتی ہے اسی طرح اس کا ترک بھی (چھوڑ دینا بھی) انتہائی پستی، ذلت میں لے جاتا ہے۔ جو مسلمان ہو کر بھی نماز نہیں پڑھتا وہ اللہ کا باغی اور اپنے نفس شیطان کا دوست ہے۔ بنمازی کو اسلام کا دعویٰ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا جبکہ وہ اللہ کے حکم میں پانچ نمازوں کی پابندی تک نہیں کر سکتا۔ جس میں نتوکچھ خرچ ہے اور نہ ہی کچھ تکلیف۔ تو وہ آدمی اللہ کیلئے جہاد و قربانی کیا خاک کر سکتا ہے۔ مگر صحیح پوچھوتا رکِ صلوٰۃ کا اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان نہیں ہے۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ مسلمان اللہ پر ایمان لائے اور اس کے حکم کی تکمیل سے انحراف کرے۔ اس میں شک نہیں کہ بنمازی مسلمان بھی ہے اور کلمہ بھی پڑھتا ہے۔ مگر اسکی مسلمانی رسمی ہے اور اس کا کلمہ پڑھنا زبان تک محدود ہے۔ اس کا دل کافر اور نافرمان ہے اور ایمان کا تعلق دل ہی کیسا تھا ہے۔ اور اسکے تعلق کا پتہ اعمال سے چلتا ہے۔ یہ تعلق جتنا زیادہ قوی ہوگا اتنا ہی زیادہ اعمالی صالحی کی پابندی ہوگی اور یہ تعلق جتنا زیادہ کمزور اور سمجھی ہوگا اتنا ہی زیادہ احکام اسلامیہ کی بجا آوری میں غفلت و کوتا ہی ہوگی۔ پس کہا جا سکتا ہے کہ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے پاس اسلام کا عملی ثبوت نہیں رکھتا۔ اسکا زبانی دعویٰ فریب ہے اور اسکا ایمان کمزور ہے۔

تاریکِ صلوٰۃ واجب القتل ہے۔

یہ عیدِ سن کر ہر مسلمان کو لرز جانا چاہیے کہ بہت سے صحابہ، تابعین، آئمہ امت کے نزدیک جو شخص قصدِ نماز چھوڑ دے وہ واجب القتل اور کافر ہے اور بہت سی احادیث سے اس کا خارج آز اسلام ہونا ثابت ہے اس کے تمام اعمال باطل ہیں اور وہ شخص رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ سے خارج ہے نہ اس کا کوئی دین ہے نہ اس کا کوئی ایمان ہے
محتاط علماء نے ان احادیث کا مطلب یہ لیا کرتے ہیں کہ بے نمازی کافر اور
خارج اسلام ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ کامل موسن اور عملی مسلمان نہیں۔ بہر حال اس میں
کوئی شک نہیں کہ ترک صلوٰۃ شخص اسلامی نقطہ نگاہ سے سخت مجرم اور بہت بڑا گناہ گار ہے۔
اور بے نمازی آدمی اللہ کا سب سے بڑا نافرمان ہے۔

فتاویٰ تاتار خانیہ میں ہے جو شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک کر کے قضا کا ارادہ نہ
کرے اور اللہ کے عتاب سے نہ ڈرے وہ کافر ہے۔ ہمارے امام اعظم ابو حیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ کو جیل میں بند کر دیا جائے اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے
جب تک وہ خالص توبہ نہ کر لے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَأَتَبَعُوا الشَّهْوَاتِ یعنی ان کے
بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی۔ مفسرین کہتے
ہیں کہ منْ بَعْدِهِمْ بَعْدَ النَّيْبِيِّنَ ہیں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد)

سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس میں یہودیوں کی مذمت ہے مجاہد اور فتاویٰ
رحمہم اللہ کہتے ہیں اس سے مراد اس اُمّت کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے جان بوجھ کر
(قصد) نماز ترک کر دی۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ **قَالَ رَبُّ الْرِّجُلِ**
وَبَيْنَ الشَّرِّكَ تَرُكُ الصَّلَاةَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی اور شرک و کفر
کے درمیان ترک صلوٰۃ ہے یعنی نماز چھوڑ دینا ہے۔ یعنی مسلمان اور کفر و شرک کے درمیان
فرق صرف نماز کا ہے۔ (رواہ مسلم)

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ**
الْمُشْرِكِينَ نماز پڑھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ نماز چھوڑنا ایسی بُری بلاتی ہے کہ
مسلمان کو شرک بنادیتی ہے۔

نبی رحمۃ اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ **مَنْ حَفَظَ عَلَى الصَّلَاةِ كَانَ لَهُ**

نُورًا وَبِرْهَانًا وَنِجَاتًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا اللَّمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا
بُرْهَانًا وَلَا نِجَاتًا وَكَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ مَعَ قَارُونَ وَفَرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبْيَانَ
خَلْفٍ۔ (رواہ احمد) جس شخص نے نماز کی حفاظت کی قیامت کے روز اس کے لئے ایک
نور اور برهان ہوگا اور وہ نجات حاصل کرے گا اور جس شخص نے اس نماز کی حفاظت نہ کی تو
اس کے لئے نہ نور ہو گا نہ برهان اور نہ ہی نجات ہو گی اور بروز قیامت اس کا حشر قارون
، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف منافق کیسا تھے ہوگا۔ اس حدیث کی تصریح میں علماء نے لکھا
ہے دنیا میں مال حاصل کرنے کے جائز طریقے چار ہیں۔

1: بادشاہت و ریاست۔ نوکری۔ عہدہ اور وزارت وغیرہ۔ 2: زراعت۔ 3: صنعت
و دستکاری۔ جو شخص بیب بیب ریاست و امارت اور نوکری و ملازمت نماز سے غافل رہا اس کا
حشر فرعون کیسا تھا ہوگا اور ساتھ ہی ہامان وزیر کے جو صنعت و حرفت کی وجہ سے نماز سے
غافل رہا اس کا حشر بروز قیامت قارون کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص تجارت و زراعت کے
سبب نماز چھوڑے گا وہ منافق ابی بن خلف کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔

بروز قیامت بے نماز یوں کی رسوانی

کتابوں میں لکھا ہے جو شخص دنیا میں ریاست و ملازمت کے سبب آدائے نماز
سے غافل رہا ہوگا اور قیامت کے روز نماز چھوڑنے کے اس عذر کو پیش کرے گا تو اللہ رب
العزت حکم فرمائے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو حاضر کیا جائے جب یہ حاضر ہو گے تو
اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو یہ بھی بادشاہ تھے انکو انکی عظیم الشان سلطنت نے نماز سے
کیوں نہیں روکا۔ لہذا تیرا یہ عذر ناقابل ساعت ہے۔ سلطنت، ملازمت کسی کو بھی نماز سے
نہیں روکتی۔ بلکہ تم خود ہی غافل رہے ملائکہ کو حکم ہو گا اس کو جہنم میں ڈال دو۔ اسی طرح اگر
کوئی پیاری کا عذر کر گا تو حضرت ایوب علیہ السلام کو بلا یا جائے گا اور سوال و جواب کے بعد
یہ مقدمہ بھی قابل ساعت نہیں رہے گا اور اس آدمی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اگر کوئی

اولاد کی محبت و پرورش کا عذر پیش کریگا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو بلا یا جائے گا اور ان کو دکھا کر تمام سوال و جوابات کے بعد مقدمہ ناقابل ساعت ہو گا حکم ہو گا اس کو بھی جہنم میں ڈال دو۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے ظلم یا کوئی غلام اپنے آقا کے ظلم و ستم کا عذر کریگا تو حضرت بی بی آسمیہ فرعون کی بیوی کو بلا یا جائے گا جب وہ حاضر ہو گئی تو ارشاد ہو گا اس مومنہ کا خاوند فرعون نہایت ظالم اور قہر مان تھا مگر یہ ہماری یاد سے غافل نہیں رہی یہ سب تمہارا فریب نفس ہے حکم ہو گا کہ لے جاؤ اس بے نمازی عورت کو اور اس غلام کو جہنم میں جھوٹک دو۔ ایک دن نبی کرم مصطفیٰ نے صح کی نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ لوگورات کو میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے ساتھ لے گئے راستے میں، میں نے دیکھا ایک شخص زمین پر لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص ہاتھ میں ایک پتھر لئے ہوئے کھڑا ہے وہ پورے زور سے پتھر لیئے ہوئے شخص کے سر پر مارتا ہے پتھر اس کے سر پر پورے زور سے لگنے کے بعد ہلاکتا ہو اور چلا جاتا ہے وہ شخص اس پتھر کو لینے کیلئے جاتا ہے تو اس دوران پہلے والے کا سر پھور پھور ہونیکے بعد خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے پھر دوبارہ وہ شخص پتھر اس کے سر پر مارتا ہے اور اس کا سر دوبارہ پھور پھور ہو جاتا ہے۔ میں نے یہ دردناک منظر پکھر فرشتوں سے پوچھا اس شخص نے ایسا کو ناسخت گناہ کیا ہے جسکی پاداش میں اسکو ایسی سخت سزا دی جا رہی ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ شخص تارک الصلوٰۃ (یعنی نماز نہیں پڑھتا تھا)

ایک وقت کی نماز ترک کرنے کا عذاب

ایک روایت میں آیا ہے جو شخص عمدًا (جان بوجھ کر) ایک وقت کی نماز چھوڑ دیتا ہے تو اس کو ایک چھوڑی ہوئی نماز کے بد لے تین حقب جہنم کے عذاب میں رہنا ہو گا۔ ایک حقب اسی ہزار سال کا ہوتا ہے اس طرح تین حقوق کے 2 لاکھ چالیس ہزار برس ہوئے۔ بے نماز یا! ذرا غور کرو اور اللہ کے لئے ہوش میں آؤ کہ ایک وقت کی نماز چھوڑنے پر دو لاکھ چالیس ہزار سال جہنم کی آگ میں جلتا ہو گا۔ بخدا یہ وہ دردناک اور ہولناک عذاب ہو گا کہ

اگر پہاڑ بھی سنیں تو وہ بھی خوف سے چھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔
پھر وہ شخص جس نے عمر بھرنماز ہی نہیں پڑھی اُس کو لاکھوں بلکہ کروڑوں سال دوزخ
کی آگ میں جانا ہو گا۔ بس اے بے نماز یو! تو بہ کرو اور جلد از جلد نماز پر قائم ہو جاؤ اگر تم
واقعی مسلمان ہو اور تمہارا قرآن و حدیث پر پورا ایمان اور یقین ہو۔ اگر کوئی بے نماز اس
دردناک عذاب کوں کر بھی نماز پر قائم نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اُس آدمی کا ایمان دوزخ کے
عذاب پر ہے۔ تو یہ شخص یقیناً اپنے نفس کا بذریعہ دشمن ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن گناہ گاروں کا منہ کالا ہو گا مگر ان بے نمازوں
کا منہ ان سب سے زیادہ کالا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص صحیح کی نماز آدا نہ
کرے گا اسکے رزق میں برکت نہ ہوگی۔ جو شخص ظہر کی نماز چھوڑ دیگا اسکے دل سے ٹورا ہی
جاتا رہے گا۔ جو بندہ عصر کی نماز ترک کریگا تو اُس کے جسم کے اعضاء سے نیک اعمال کی
طااقت نہ رہے گی۔ جو آدمی مغرب کی نماز چھوڑ دیگا اسکے کھانے میں مزہ ختم کر دیا جائے گا۔
جو شخص عشاء کی نماز چھوڑ نے والا ہو گا وہ دنیا و آخرت میں مومن نہ سمجھا جائے گا۔ اللہ اللہ۔
آج مسلمان بے نمازوں کے دل کتنے سخت ہو گئے ہیں وہ ان وعیدات شدیدہ کو سنتے ہیں
مگر پھر بھی نماز پر قائم نہیں ہوتے۔

معلوم ہوا ان بے نمازوں میں سے اثر پزیری کا مادہ اور عمل کی قوت ختم ہو گئی ہے وہ
گویا اسلام کی طرف سے مر گئے ہیں ان کو غفلت اور معصیت نے اپنے شلنگے میں جکڑ لیا ہے
ان بد نصیب لوگوں کی روحلیں فنا ہو چکی ہیں اور ان کو انکی اپنی بد اعمالیوں نے انداھا، بہرہ اور
گونگا بنادیا ہے۔ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ ہماری ساری تباہیوں اور بربادیوں کا
باعث ہماری غفلت اور معصیت ہے۔ ہم نے خود اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے اور ہم
نے ہی خود اپنی زندگی کو جان بوجھ کر دبالی جان بنایا ہے۔

بے نمازوں کی ڈھنٹائی

ذرا ان بے نمازوں کی ڈھنٹائی، بے حیائی، گستاخی، نافرمانی اور بے پرواہی دیکھئے

پہلے توانمازوں کے قریب نہیں جاتے اگر کوئی اللہ کا بندہ انکو نماز کی تاکید کرے تو نماز پڑھنے والوں میں کیڑے نکالتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ نمازوں کی حالت بھی ہماری جیسی ہی ہے۔ حقیقت یہ یہ ہے کہ بڑی گستاخی ہے۔ اول تو یہ لوگ نماز چھوڑ کر بہت بڑا جرم کر رہے ہیں پھر طرح طرح کے غدر، حیلے، بہانے اور مختلف توجیہیں کرتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنے گناہوں اور جرائم پر اظہارِ ندامت کی جگہ اُلٹا نصیحت کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ انکی تاریک ذہنیت اور بر بادی کی واضح دلیل ہے۔ افسوس آج مسلمانوں کی اکثریت اسلام سے بے تعلقی پر استوار ہے غفلت اور معصیت کے نشہ میں سرشار مسلمان ہو کر اپنی مسلمانی کی رسائی کا باعث بن رہی ہے۔ بے نمازوں کو زردہ برا برشم محسوس نہیں ہوتی۔ ان لوگوں کے اس فعل سے اسلام اور دینِ الٰہی کی عظمت و جلالت پر کیا اثر پڑ رہا ہے اور وہ مغضوب الٰہی کے مصدقہ بن رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت اس اہم ترین فریضہ اسلام سے غفلت برداشت کر دنیا جہاں کی خستوں اور بیماریوں کا شکار ہیں اور ان مسلمانوں کی دینِ اسلام سے دوری کی وجہ سے ساری دنیا کے مذاہب ان کو ذلیل کر رہے ہیں۔ یہ سب کے سب قومی و بمال میں گرفتار ہیں یاد کو جب کشتنی ڈوبتی ہے تو نیک و بد دونوں کو لے ڈوبتی ہے۔ ان میں جو نمازی ہیں انکی حالت یہ ہے کہ وہ ذاتی فکر میں بیٹلا ہیں۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی نماز پڑھ لی اور مطمئن ہو گئے دوسرے مسلمانوں کو نصیحت کرنا تو دور کی بات ہے اپنے گھر والوں کو تاکید کرنا بھی بھول جاتے ہیں۔ لیکن انکو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ انہوں نے اپنا حق فرضیت عبودیت تو بے شک ادا کر لیا لیکن ان کے اوپر یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے گھر والوں، پڑوسیوں، محلہ داروں کو بھی تبلیغ کر کے نمازی بنائیں۔ ان کو مسلسل ہدایت کرتے رہیں کہ وہ نماز اور دیگر حقوق العباد و حقوق اللہ ہر صورت پورا کریں۔ بصورت دیگر ان پر ہدایت نہ کرنے کا و بال پڑے گا۔

بے نمازوں کے نامعقول عذرات

نماز اسلام کا ایک ایسا اہم اور اٹھ فریضہ ہے کہ جب تک کہ ایک مسلمان کے جسم میں

جان باقی ہے اس وقت تک سوائے شرعی عذر کے کسی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہو سکتی۔ کوئی عذر اور مجبوری ایسی نہیں کہ مسلمان اس فرض سے چھٹکا رہ پاسکے مگر اس کا کیا علاج کہ نفس پرست مسلمان عبادت کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ذرا آپ بنے نماز یوں کو ہدایت کر کے دیکھیں۔ ایسی ایسی عجیب و غریب مجبوری یا پیش کریں گے اور ہر طرح کی اپنی بے بُسی کا ثبوت دیدیں گے۔ حالانکہ اسلام نے کسی سختی، عذر اور مجبوری کو تو انہیں رکھا اور اس میں اس قدر سہولتیں اور آسانیاں پیدا کر دی ہیں کہ ان کے بعد حقیقتاً کوئی مسلمان بھی مجبوری کا عذر پیش نہیں کر سکتا۔ وہ حکم جو توارکے سامنے بھی نہ مل سکے اسکے متعلق کوئی عذر اور مجبوری قابلی ساعت نہیں ہے۔

جو بندہ مسلمان ہو کر نماز نہیں پڑھتا وہ اللہ کا بہت بڑا مجرم ہے۔ نافرمان اور نمک حرام ہے۔ اب تو مسلمانوں کے دل تاریک ہو گئے ہیں ان میں احساس فرض باقی نہیں رہا۔ خوفِ خدا ان میں ذرا بھی نہیں۔ وہ اللہ کے بندے نہیں بلکہ اپنے نفس اور شیطان کے بندے بن کر رہ گئے ہیں۔ ہم نے اپنی زندگی کو خود و بالی جان بنارکھا ہے، ہم ذلیل و پسمند ہے، ہم مفلس و فلاش ہیں، ہم منتشر اور متفرق ہیں اور دنیا کی دوسری قوموں کے سامنے عاجزانہ گھٹنے لیکے ہوئے ہیں۔ اسکا ایک ہی سبب ہے کہ ہم اسلامی فرائض کی بجا آوری سے آزاد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اللہ اور اُسکی عبادت کو ٹکریتاً چھوڑ چکے ہیں۔ اُس عظیم ہستی کے سامنے سر جھکانا چھوڑ دیا ہے۔ پھر ہم دین و دنیا میں کامیاب و فلاح کیسے پا سکتے ہیں؟

درجیت خوفِ خداد یعنی زندگی کی بنیادی اینٹ ہے جب تک دل میں خوفِ خدا نہیں ہے ایک مسلمان کبھی سچا مسلمان نہیں بن سکتا۔ آج دنیا میں کیوں گناہوں کا سمندر، لہریں بن رہا ہے اور وہ مسلمان جو کبھی اپنے اعمال و اخلاق کے اعتبار سے خیر الامم تھے وہ اب کیوں ارذ الامم بن گئے ہیں؟۔ اس لئے کہ ان کے دلوں میں خوف نہیں رہا خدا ترسی و خشیت کے نقدان نے دنیا کے دلوں کو نفس و شیطان کے چੱگل میں بُری طرح پھنسا رکھا ہے۔

طہارت و پاکیزگی

شریعت نے پاکی اور طہارت کے جو طریقے سکھائے ہیں اور جن احکام کی مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے ان کے مطابق جسم و لباس کو اچھی طرح پاک و صاف کر کے اللہ کے حضور حاضری دی جائے۔ اللہ رب العزت نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے۔ یاً یُهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيهِكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَآرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاتَّلَّهُرُوا۔ (سورہ مائدہ) اے ایمان والوجب تم نماز کیلئے اٹھو تو تمہیں چاہیے کہ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہیوں تک دھولو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرو (یعنی غسل کرو) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَثِيَابَكَ فَظَهِّرْ (المدثر) اور اپنے لباس کو خوب اچھی طرح پاک صاف کر لو۔ ان پر کوئی بھی الائش نہ ہو۔

وقت کی پابندی

یعنی ممکن وقت پر نماز ادا کی جائے اس لئے کہ نماز وقت کی پابندی کیسا تھا فرض کی گئی ہے۔ ارشاد رب ذوالجلال ہے۔ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔ (سورہ نساء) پس نماز قائم کرو بے شک نمازوں میں پر وقت کی پابندی کیسا تھا فرض کی گئی ہے۔ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین بندے وہ ہیں جو سورج کی دھوپ اور چاند تاروں کی گردش کو (یعنی اوقاتِ نمازوں کو) دیکھتے رہتے ہیں کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جائے۔ (متدرک حاکم)

یعنی نماز کے اوقات کی پابندی کیلئے ہمہ وقت فکر مندرہتے ہیں تاکہ صحیح وقت پر نماز ادا کر لیں۔ تاکہ نماز قضانہ ہو۔

نماز کی پابندی کا اہتمام

یعنی تسلسل اور بلا نامہ ہمیشہ نماز وقت کی پابندی کیسا تھا پڑھی جائے۔ حقیقت میں وہی لوگ نمازی کھلانے کے مستحق ہیں جو پابندی اور اترام کیسا تھا بلا نامہ نماز ادا کرتے ہیں۔ ارشاد رب العالمین ہے۔ **إِلَّا الْمُصَلِّيُّنَ أَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَوةِهِمْ دَآئِعُونَ**۔ مگر وہ نماز پڑھنے والے جو اترام کیسا تھا نماز پڑھتے ہیں۔ (سورہ معارف)

نماز میں تلاوت قرآن اور تدبیر

تلادتِ قرآن کا حق ہی یہ ہے کہ اس کو ٹھہر ٹھہر کر پوری توجہ اور دل کی آمادگی طبیعت کی حاضری اور ذوق و شوق سے پڑھا جائے۔ اور ایک ایک آیت پر غور و فکر کیا جائے۔ محبوب کائنات ﷺ ایک ایک حرف کو واضح کر کے اور ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھتے۔ قرآن مجید میں اللہ کا حکم ہے۔ وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا قرآن پاک کو کر پڑھیے۔ (سورہ مزمل) کتاب اَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكُمْ بِرَبِّكُمْ لِيَدِبَرُوا أَيْتَهُ وَلِيَتَذَكَّرْ أُولُو الْأَكْلَابُ○ یہ کتاب جو ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے با برکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور اصحابِ عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔ (سورۃ ص) (اور نجات دارین حاصل کریں)

شوق و انبات

نماز در حقیقت وہی ہے جس میں آدمی اپنے دل و دماغ، جذبات و احساسات، اور انکار و خیالات سے پوری یکسوئی کیسا تھد خدا کی طرف متوجہ ہو اور خدا سے ملاقات و مناجات کے شوق کا یہ حال ہو کہ ایک وقت نماز پڑھنے کے بعد دوسراے وقت کے نماز کے انتظار میں دل لگا ہوا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَأَقِيمُواْ وَجُوهُكُمْ عِنْدَ الْكُلُّ مَسْجِدٍ وَّأَدْعُوهُهُ حُكْمَلِصِينَ لَهُ الدِّينَ**۔ (سورۃ الاعراف) ہر نماز کیلئے اپنا رُخ ٹھیک رکھو اور اُسی کو پکارو اور اپنی اطاعت کو اُسی کیلئے خالص کرتے ہوئے۔ دوسری جگہ ارشاد رباني ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلَاةِ مَنْ يَعْمَلُ الْجُمُعَةَ فَآسْعَوْهَا إِلَى**

ذُكْرِ اللَّهِ۔ (سورہ جمعہ) اے مومنو جب جمعہ کے دن نماز کیلئے پکارا جائے تو سارے کار و بار کو چھوڑ کر خدا کے ذکر کی طرف بھاگ پڑو۔

ادب و فروتنی

یعنی ایک فرمانبردار غلام کی طرح آدمی عاجزی اور فروتنی کا پیکر بن کر خدا کے حضور اس طرح کھٹرا ہو کہ دل اللہ کی عظمت و جلال سے لرز رہا ہو اور اعضائے جسمانی پر ادب و پستی اور عجم و نیاز کی کیفیت طاری ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةُ الْوُسْطَىٰ وَقُوْمُوا بِاللَّهِ قَنِيْتِيْنَ○ (سورہ بقرہ) اپنی نمازوں کی نگہداشت کرو و خصوصاً بہترین نماز کی (عصر کی نماز کی) اور اللہ کے حضور ادب و فروتنی کا پیکر بن کر کھٹرے ہو۔ وہ سرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ اللَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِيْنَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقْيَمِيْنَ الصَّلَاةَ۔ (سورہ الحج) اے نبی ﷺ میں بشارت دیجئے ان لوگوں کو جو عاجزی اور فروتنی کی روشن اختیار کرتے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ جب یہ خدا کا ذکر کرنے ہیں تو انکے دل کا نپ اٹھتے ہیں (اکی زندگی میں) آنے والی مصیبتوں کو ثابت قدمی کیسا تھا یہ برداشت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ وَإِذْ كُرْرَبَكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرَّ عَمَّا وَحْيَفَةَ وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔ (الاعراف) اور اپنے رب کو صبح و شام یاد کیجئے دل ہی دل میں گڑگراتے ہوئے اور اس سے ڈرتے ہوئے اور پست آواز سے اور غاللوں سے مت ہو جانا۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت نماز کیلئے وضو فرماتے تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا ان کے گھروں نے ان سے یہ پوچھا کہ وضو کے وقت آپ کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس ہستی کے سامنے کھٹرا ہونا چاہتا

خشوع و خضوع

خشوع و خضوع نماز کی جان ہے اور وہ نماز درحقیقت نماز ہی نہیں جو اس سے خالی ہو۔ خشوع کے معنی ہیں پست ہوجانا، دب جانا، عاجزی سے بھک جانا نماز میں خشوع اختیار کرنے کے معنی یہ ہے نہ صرف جسم بلکہ دل و دماغ سب کچھ اللہ کے حضور پوری طرح جھکا ہوا ہو۔ بالکل خدا کی عظمت اور بڑائی کی ایسی بہبیت چھائی ہوئی ہو کہ پست جذبات اور ناپسندیدہ خیالات کا دل میں گزرنہ ہوا وہ جسم پر بھی سکون اور پستی کے ایسے آثار نمایاں ہوں جو رب عظیم کی عظمت و جلال والے دربار کی شایان شان ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةٍ تَهْمُمُهُمْ خَاتِشُعُونَ**۔ (سورۃ مومن) فلاج یا ب ہو گئے وہ مومن لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔

اللہ سے قربت کا شعور

نماز آدمی کو اللہ کے اتنے قریب کر دیتی ہے کہ کسی بھی دوسرے عمل سے اس قرب کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے بندہ اسوقت اپنے اللہ سے انتہائی قریب ہوتا ہے جب اس کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے۔ (سلم)

اقامت الصلوٰۃ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ آدمی کو اس قرب کا احساس و شعور ہوا اور اس کے دل کی گہرائی میں اس قرب کی آرزو اور تمنا بھی ہو اور وہ اس طرح نماز پڑھ رہا ہو کہ گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ احساس ہو کہ خدا اسکو دیکھ رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَاسْجُدُوا قُرْبًا**۔ (سورۃ علق) اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔

اللہ کی یاد

نماز کی حقیقی جوہر اللہ کی یاد کا جامع اور مستند طریقہ نماز ہے اسلئے کہ

یہ اس ہستی کا بتایا ہوا طریقہ ہے جس کی یاد مطلوب ہے جو نماز اللہ کی یاد کے جو ہر سے خالی ہے وہ موننوں کی نماز نہیں۔ منافقوں کی نماز ہے۔ اور نماز کے قیام کا تومقصد ہی یہ ہے کہ خدا کو یاد کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِنْ گُرْمٍ۔ (سورۃ ط) اور نماز قائم کیجئے میری یاد کیلئے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوا۔ إِنَّمَا يُؤْمِنُ مَنْ يَأْتِيْنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا
إِهَاخْرُرُ وَاسْجَدَ وَسَبَحُوا بِإِحْمَادٍ هُمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ○ (الم السجدہ) ہماری آیات پر وہی لوگ درحقیقت ایمان لاتے ہیں کہ جب انکو ان آیات کے ذریعے یاد ہانی کرائی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور پاکی بیان کرنے لگتے اور تکبر و غرور نہیں کرتے۔

یعنی ان لوگوں کے سجدے اور رکوع شعور کے سجدے اور رکوع ہوتے ہیں۔ یہ لاپرواہی کیسا تھا محض فوک زبان سے تسبیح اور تمجید کے الفاظ انہیں کرتے بلکہ جو بھی کلمات آدا کرتے ہیں وہ اللہ کی یاد میں کرتے ہیں اور ان کی نماز سراسر خدا کی یاد ہوتی ہے۔

اللہ کریم کی یاد اک اعلیٰ اور عرفہ مقام ہے۔ یاد اک ایسا راز ہے جو صرف صحاباً یاد پر مکشف ہوتا ہے۔ فرشتے تقرب میں ہیں اس لیے فرشتے ہیں انسان کے پاس یاد ہے اور یہی سب سے بڑا سرمایہ حیات ہے۔ یاد اس وقت تک یاد نہیں بنتی جب تک تہائی میں آنکھ سے نہ ٹکپے !! اللہ کی یاد کا آنسو !! یہی تو وہ موتی ہے جس کی خریدار خود رحمت پروردگار ہے۔ انہیں آنسوؤں کی مالا عالم بالا کی خبر لاتی ہے۔ اللہ کی یاد میں ترپنے والا دنیا کے ہر غم سے نجات پا چلتا ہے۔ ہر خوف سے آزاد۔ فنا کے دلیں میں بقاۓ کا مسافر انسانیت کی تمام اعلیٰ قدریں یاد کی دین ہیں۔

رات سونے والوں کو خواب دکھاتی ہے اور صحاباً یاد کو حقیقتیں دکھاتی ہے صحاباً یاد کی شان نرالی ہے۔ تحریز میں پر رکھتے ہیں اور جواب آسمان سے آتا ہے۔ انسان اس وقت تک انسانیت کی منزل نہیں پاسکتا جب تک صاحب یاد نہ بنے۔

اللہ کی یاد اگر آرزو بن جائے تو ترپ اس کا راستہ اور نماز اس کی زادِ راہ۔ صحاباً یاد

مقامِ صبر کو مقامِ شکر بنا پختے ہیں یہی توهہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کی یاد کے چراغِ من میں جلا کر زمانے بھر میں چراغاں کرتے ہیں۔

ریا سے اجتناب

محافظتِ نماز کی ایک اہم شرط یہ بھی ہے کہ وہ ریا کاری، نمود و نمائش، اور اس طرح دوسرے تمام گھٹیا جذبات سے محفوظ رہتے ہیں جو خلاص کے خلاف ہوں۔ ریا کاری سے نہ صرف یہ کہ نماز ضائع ہو جاتی ہے بلکہ ایسا نمازی بھی تباہ و بر باد ہو جاتا ہے جو دکھاوے کی نماز پڑھتا ہے۔ ارشاد ربِ ذوالجلال ہے۔ **فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاةٍ قَبِيْلُهُمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَأُوْنَ**۔ پس تباہی ہے اُن نمازوں کیلئے جو اپنی نماز سے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں اور ریا کاری کرتے ہیں۔ (سورۃ الماعون)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دکھاوے کی نماز پڑھی اُس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

کامل سپردگی

اقامتِ صلوٰۃ کی آخری اور جامع شرط یہ ہے کہ مومن پورے طور پر اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور جب تک زندہ رہے اللہ کا اطاعت گزار غلام رہے۔ جب وہ موت سے ہمکنار ہو تو اس کی موت بھی اللہ ہی کیلئے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔ **إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذِلِّكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ** (سورۃ الانعام)

بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرنے والوں میں ہوں۔ اس آیت میں ایک خاص ترتیب کیا تھا چار چیزوں کا ذکر ہے۔ پہلے نماز اور قربانی پھر نماز کیسا تھے زندگی اور قربانی اس کیسا تھے موت کا

ذکر ہے۔ دراصل نماز اور قربانی دو جامع عنوان ہیں جو مومن کی زندگی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نماز دراصل اس حقیقت کی ترجمان ہے۔ مومن نہ صرف نماز میں بلکہ نماز کے باہر پوری زندگی میں اللہ کا وفادار اور اطاعت شعار غلام ہوتا ہے اور قربانی دراصل اس حقیقت کی ترجمان ہے کہ مومن کی جان و مال سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان ہونے کیلئے ہی ہے۔ کامل سپردگی کے اس شعور کیساتھ جو نماز پڑھی جائے وہ یقیناً نماز ہوگی اور پوری زندگی پر اس طرح اثر انداز ہوگی کہ ایک طرف تو آدمی براہی اور بے حیائی کے کاموں سے بچنے میں انتہائی حساس اور نازک مزاج ہوگا اور براہی اختیار کرنے کے کیا معنی بلکہ اس کے تصور سے بھی اسے ھن آئے گی۔ اور دوسری طرف وہ بھلائی کو اختیار کرنے اور بھلائی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچنے کیلئے وہ انتہائی حریص اور سرپا اشتیاق ہوگا۔ اقامت صلوٰۃ کا پورا پورا حق ادا کرنے اور اپنی نماز کو واقعی نماز بنانے کیلئے ذکورہ بالاتیرہ شرطوں کا اہتمام کرنے کیساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ نماز تجدید اور دوسرے نوافل اور آذکار و اوراد کا اہتمام والتزام کیا جائے۔ جو مسنون اور انتہائی میں مستقل طور پر اپنا احتساب کرنے اور انتہائی گریہ وزاری کے ساتھ اللہ سے دعا مانگنے اور مسلسل مانگنے کی عادت ڈالی جائے۔

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے

- 1: گناہوں سے بچنا۔
- 2: حرام سے بچنا۔
- 3: وضو میں قلب کا حاضر ہونا۔
- 4: اذان کے بعد دل کو متوجہ کرنا۔
- 5: نماز سے غافل کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرنا۔
- 6: نماز سے پہلے فضائل نماز کا مراقبہ کرنا۔
- 7: غیر اللہ سے بے التفاقی کرنا۔
- 8: مراقبہ کرنا کہ (میں اللہ کو دیکھ رہوں)۔

- 9: مراقب کرنا کہ (میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے)۔
- 10: رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھنا، جیسے آخری نماز ہو۔
- 11: نماز کو رب سے ہمکلامی سمجھ کر پڑھنا۔
- 12: حالتِ نماز میں تلاوتِ معہ ترجیح کرنا۔
- 13: الفاظ صلواۃ کی طرف دھیان جائے رکھنا۔
- 14: آرکانِ نماز کو سکون سے ادا کرنا۔
- 15: اہلِ خشوع کی صحبت اختیار کرنا۔
- 16: تہائی میں نماز پر محنت کرنا۔

ایک جائزے کے مطابق دنیا بھر میں 25 فیصد مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور بقیہ چھتر
فیصد مسلمان بے نمازی ہیں۔ اور یہ 25 فیصد مسلمان کیسی نماز پڑھتے ہیں اس کا اندازہ
آپ حضرات خود لگائیں۔ میرے محترم کتنی فکر کی بات ہے کہ ایک نمازی ستر سال نماز
پڑھے اور وہ نماز قربِ قیامت میں اس کے منہ پر مار دی جائے اور وہ نماز اس کے سر سے
ایک باشت ہی اوپر نہ جائے۔

چنانچہ احادیث اس پر شاہد ہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جو آدمی خشوع و خضوع
کے ساتھ نماز آدھنیں کرتا وہ نماز اس کے منہ پر پرانے کپڑے میں لپیٹ کر مار دی جاتی
ہے۔ اور اسی طرح خشوع و خضوع سے نماز نہ پڑھنے والوں کے بارے میں ارشادِ محبوب
کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ یاًتُّعَلَّمُ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُصَلُّونَ وَكَانَ يُصَلُّونَ لَوْكُونَ پر
ایسا زمان آئے گا کہ وہ نماز پڑھنے کے باوجود نمازی نہ ہوں گے۔ اسی طرح ایک اور حدیث
میں ہے کہ وہ پڑھی ہوئی نماز نمازی پر بدعا کرتی ہے اور کہتی ہے۔ ضَيْعَكَ اللَّهُ تَعَالَى
كَمَا ضَيْعَتْنَى۔ اللَّهُ تَجْهِيظًا ضَالَّعَ کرے جس طرح تو نے مجھے ضالع کیا ہے۔ اسی طرح ایک
اور حدیث شریف میں ہے۔ لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنْ صَلَوَتِهِ إِلَّا مَا عَقَلَ مِنْهَا۔ بندے
کیلئے اسکی نماز میں اسی قدر ہے جس قدر وہ سمجھے۔ (احیائی العلوم)

اہل معرفت کی نماز

یاد رہے کہ نمازوہ عبادت ہے کہ جس کی بدولت سالکین ابتداء سے انتہاء تک روحانی سفر طے کرتے ہیں اور بلند سے بلند تر مقام طے کرتے ہیں اور نماز میں پورا سلوکِ الٰہ دھرا جاتا ہے۔ مثلاً سالکین کیلئے طہارت کے قائم مقام تو یہ ہے قبل درو ہونے کا قائم مقام شیخ طریقت کی اطاعت ہے۔ قیام میں صلوٰۃ کا قائم مقام مجاہدہ نفس ہے۔ تلاوت قرآن کا قائم مقام دوامِ ذکر ہے۔ رکوع کے قائم مقام صوفیا کی مجرود انکساری ہے۔ سجود کا قائم مقام معرفت نفس ہے۔ تشهد کے قائم مقام قلب ہے۔ سلام کے قائم مقام تفریید یعنی ترک دنیا ہے اور تمام علاق سے خلاصی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جَعَلْتُ قُرْٰٰةً عَيْنَيِّنِي فِي الصَّلٰوةِ مِيرِی آنکھوں کی خشنڈک نماز میں ہے یعنی میری ساری راحت نماز میں ہے۔ اسی وجہ سے اہل استقامت کو نماز میں سکون قلب ملتا ہے۔

روزی ملازمت اور نماز

ایک صاحب سے کہا گیا بھائی نماز پڑھو تو وہ کہنے لگے کہ عبادت تو ٹھیک ہے مگر کمانا بھی فرض ہے۔ اس آدمی نے روزی کمانا سب سے بڑا فرض قرار دے دیا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ **كَسَبُ الْحَلَالِ فَرِيَضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيَضَةِ**۔ حلال روزی کمانا تو فرض ہے مگر ہماری عبادت کے بعد اس کا نہ ہے۔ حضور نبی رحمتِ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ فیصلہ ہے۔ اور آج اگر میں مالک کہہ دے کہ بھائی ظہر کی نماز نہ پڑھنا تم ڈیوٹی میں کھڑے ہو۔ آپ تنخواہ مجھ سے لیتے ہو اللہ تعالیٰ تو تنخواہ نہیں دیتے۔ نماز پڑھنی ہے تو عصر کیوقت گھر جا کر پڑھ لینا۔ یہ کیسے جائز ہو گا کہ آپ تنخواہ مجھ سے لیں اور کام اللہ رب العزت کا کریں۔ تو اس کا جواب یہ دینا چاہیے ہمیں تمہاری ایسی نوکری نہیں چاہیے جہاں مجھے نماز پڑھنے کا بھی ظام نہ ملے۔ پہلے اللہ تعالیٰ کا حق ہے پھر تمہارا حق ہے۔ فقهاء اسلام نے فرمایا کہ جہاں نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے وہاں نوکری نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں یہاں جائز

ہے کہ وہ آدمی سنت موکدہ اور فرض پڑھ لے بقیہ نفل اور تلاوت نہ کرے یہ نہ ہو کہ آپ نماز کے بعد تسبیحیں پڑھنے پیٹھ جائیں۔

نماز کی روح اور بدن

ہر مسلمان کو جاننا چاہیے کہ جاندار مخلوق کی طرح حق تعالیٰ شانہ نے نماز کو بھی ایک صورت اور روح مرحمت فرمائی ہے۔ چنانچہ نماز کی روح نیت اور حضور قلب ہے۔ نماز میں قیام، اور شنا، تقدیس کا بدن ہے اور رکوع و تجوید نماز کا سر اور ہاتھ پاؤں ہیں اور جس قدر آذ کار و تسبیحات جو نماز میں ہیں وہ نماز کے کان، آنکھ وغیرہ ہیں۔ اور آذ کار و تسبیحات کے معنی کو سمجھنا گویا آنکھ کی پینائی اور کانوں کی قوت و ساعت وغیرہ ہے۔ اور نماز کے تمام ارکان کو اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا نماز کا حسن یعنی بدن کا سندول اور رنگ و رونگ کا درست ہونا ہے۔ نماز کے تمام اجزاء اور کان کو حضور قلب پورا کرنے سے ایک حسین و جمیل اور پیاری صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ تباخ دین

نماز دکھوں کا علاج

اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق نماز ہمارے تمام دکھوں کا علاج اور تمام زخموں کو مندل کرنے کا مرہبم اور مدادا ہے مگر ہم نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر اس عملِ خیر کو بے روح بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ جب نماز کو تمام دکھوں کا علاج بتایا گیا ہے تو کیا یہ ذکر صرف آخرت کے ہیں یاد یا میں بھی ہیں۔ یوں نماز دنیا و آخرت کے تمام دکھوں کا علاج ہے۔ آج ہماری نمازیں جاندار کیوں نہیں یہی چار سجدے اور دور کعteen ہی تو تھیں جن سے صحابہ کرام، اہل بیت، اور اولیاء کرام نے کائنات کے نظام کو پلٹ دیا تھا۔ لیکن وہ نمازیں حقیقت سے بے تھیں اور ہماری نمازیں بے حقیقت اور بے اثر ہیں۔ مثال کے طور پر ایک صاحب نے رائق کی گولی شیر کو ماری اس نے سنا تھا کہ اس سے شیر مرجاتا ہے۔ لیکن شیر نے کیا مرتا تھا اس نے بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی۔

اب یہ آدمی لوگوں کو کہتا پھرتا ہے کہ یہ بات قطعی جھوٹی ہے کہ گولی سے شیر مر جاتا ہے۔ ایک صاحب عقل نے اس مردناو ان کو سمجھایا کہ گولی تب با اثر ہو گی اگر اس کو رائف میں رکھ کر استعمال کیا جائے کیونکہ بغیر رائف کے گولی کی کوئی حیثیت نہیں بالکل اسی طرح آج ہماری نمازیں گولیاں تو ہیں لیکن ایمان، تقویٰ اور خشوع و خضوع کی رائف نہیں ہے اس لیے یہ نمازیں بے اثر ہو گی۔ بے اثر نمازیں جہاں دنیا میں کام نہیں بناتیں سوچنے کی بات ہے کہ وہ اتنی بڑی جنت جس کی لمبائی چوڑائی گل عالم کا نہات سے کہیں زیادہ ہے وہ کیسی دلوں میں گی۔ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق اور سب سے بڑا فرق صرف نماز کا ہے۔ جب مسلمان نماز پڑھتا ہے تو جہاں اس کی آخرت بنتی ہے وہاں دنیا بھی بنتی ہے تو آئیے تحقیق کی نظر سے نماز کو دیکھیں کہ اس سے دنیا کے کتنے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔

نماز اور جسمانی صحت

نماز ایک بہترین ورزش ہے اگر اس کو صحیح طور پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے نماز کی ورزشیں جہاں انسان کی بیرونی اعضاء کی خوشناگی و خوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں اندر ورنی اعضاء مثلاً دل، گروے، پھیپھڑے، دماغ، آستین، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے گلینڈز کی نفعونا کرتی ہے۔ بلکہ جسم کو سڑوں اور خوبصورت بناتی ہے یہ ورزشیں ایسی ہیں جن سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔ نماز سے چہرے کے لفظ و نگار خوبصورت اور حسین نظر آتے ہیں۔

نماز کا ورزشی چارت

آدمی تمام رات سویا رہتا ہے جسکی وجہ سے تمام اعضا مضمحل اور سست ہو جاتے ہیں۔ جسم کا دورانِ خون سست ہو جاتا ہے اب اس جسم کو ایسی ورزش کی ضرورت ہے جس سے خون پھر سے پورے جسم میں مکمل طور پر پہنچ سکے اور جسم کی ازسر نوبالکل پخت اور صحت مند

ہو جائے تو اس کے لئے تجدی نماز ہے۔ اور فجر کی نماز پھر وقفہ پھر اشراق کی نماز پھر وقفہ پھر چاشت کی نماز اور پھر طویل وقفہ اور آدمی کام کا ج کرتے کرتے پریشان ہو جاتا ہے تو پھر ظہر کی نماز ورزشی پروگرام تیار ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ سوتے وقت نماز عشاء کا ورزشی پروگرام طویل ہوتا ہے کہ آدمی کھانا کھاتا ہے اور کچھ پانی پیتا ہے اس طرح نمازِ عشاء کی کچھ رکعتیں زیادہ ہیں اس لئے کہ جو کھایا پیا ہے وہ ہضم ہو جائے اور غیر ہضم کھانا جسم اور صحت کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنے۔

نماز اور یوگا

یوگی ماہرین نے نماز کو سانس کی مشق کا بالکل آسان طریقہ قرار دیا ہے۔ اس میں وہ تین مقام خاص طور پر بیان کرتے ہیں۔ ایک قیام اور اس میں سجدہ کی جگہ نگاہ کا ارتکاز۔ دوسرا کوئی میں پاؤں پر نگاہ کا ارتکاز۔ تیسرا دوز انوں بیٹھ کر نگاہ کا سیدھا ارتکاز۔ ایک جگہ مرکوز کرنا۔

نفل نمازوں کا تعارف

پانچ وقت فرض نمازوں کے ساتھ نبی کریم رَوْفَ الرَّحِيم ﷺ جن نمازوں کا اہتمام فرماتے تھے ان کا بیان ہو چکا۔ اس کے علاوہ نبی رحمت ﷺ مختلف اوقات میں بہت سی نفل نمازوں بھی پڑھتے تھے اور احادیث میں ان نمازوں کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ نوافل کی کثرت ہی سے بندہ رب ذوالجلال کا قرب پاتا ہے اور اللہ کے ہاں بلند مرتبوں پر فائز ہوتا ہے۔

مکروہ اوقات کے علاوہ جب بھی کوئی نفل نمازوں پڑھنی چاہیے اور جتنی پڑھنی چاہیے وہ خیر و برکت کا ہی ذریعہ ہیں۔ البتہ کچھ مخصوص نوافل آپ ﷺ نے بعض خاص مواقع پر پڑھے ہیں اور انکی الگ الگ فضیلتیں بھی بیان فرمائی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

نماز تہجد کا وقت

تہجد کے معنی ہیں نیند توڑ کر امتحنا۔ قرآن پاک میں رات کے کچھ حصے میں تہجد کی جو تاکید کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رات کے کچھ حصے میں سونے کے بعد پھر اٹھ کر نماز پڑھی جائے تہجد کا مسنون وقت یہی ہے کہ نماز کے بعد سور ہے اور پھر نصف رات کے بعد اٹھ کر نماز پڑھ۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آدمی رات کو بھی اس سے پہلے اور بھی اس کے کچھ بعد نیند سے بیدار ہوتے۔ اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سورۃ ال عمران کے آخری رکوع کی چند آیات پڑھتے اور پھر وضوا و مسوک کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتے۔

تہجد کی نماز اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہت پسندیدہ نماز ہے اس وقت جو دعا نئیں مانگی جائیں وہ قبول کر رہتی ہیں۔

یہ نماز ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ خود آواز دے کر بلا تا ہے کہ اے میرے بندو رات کے کچھ پھر میرے پاس آؤ اور جو مانگنا ہے مانگوں میں دوں گا۔ لیکن افسوس اس کے پڑھنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

نماز تہجد کی رکعتیں

تہجد کی رکعتوں کی تعداد کم از کم دو ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت تک منقول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر معمول تو یہی تھا کہ دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آٹھ رکعت پڑھی جائیں لیکن ضروری نہیں حالات اور موقع کے لحاظ سے جتنی دل کی آمادگی کے ساتھ پڑھنی ممکن ہے اتنی پڑھ سکتے ہیں۔

نوافل کے اصل معنی زواند کے ہیں۔ اور احادیث میں فرض نمازوں کے علاوہ باقی سب نمازوں کے نوافل کہا گیا ہے پھر جن مسنتوں یا نفلوں کو فرضوں سے پہلے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ بظاہر انکی خاص حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالیٰ کی خاص والخاص حضوری ہے اسیں مشغول رہنے سے پہلے انفرادی طور پر چار رکعتیں

پڑھکر دل کو اس کے دربار سے آشنا اور مانوس کر لیا جائے اور ملائکہ (فرشتوں) سے ایک قرب و مناسبت پیدا کر لی جائے۔

اور جن سنتوں اور نفلوں کو فرضوں کے بعد تعلیم دی گئی انکی حکمت و مصلحت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرضوں کی ادائیگی میں کسر رہ گئی ہوا۔ کاتدارک، بعد واٹی سنتوں اور نفلوں سے ہو جائے۔

فرضوں کے آگے پچھے سنتوں اور نوافل کے علاوہ جن نوافل کی مستقل حیثیت ہے۔ مثلاً ان میں، اشراق، چاشت، اواہین، تہجد پر اصل تقرب اللہ کے خاص طالبین کے لیے ترقی اور تخصص اور مخصوص نصاب ہے۔

ہفتہ وار شب و روز کے نوافل

ہفتے کے تمام دنوں اور راتوں کی نفل نمازیں

اتوار کے نوافل

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اتوار کے دن 4 رکعت نماز پڑھی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ بقرہ کی آخری آیات امن الرسول سے آخر تک پڑھیں اس کے لیے اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (وت القلوب)

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروری ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اتوار کے دن کثرت نماز پڑھو اللہ عزوجل کی وحدانیت بیان کرو بے شک اللہ یکتا ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ جس نے اتوار کے روز نماز ظہر کے فرضوں اور سنتوں کے درمیان 4 رکعت نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ تزیل السجدہ پڑھی دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الملک پڑھی پھر شہد درود شریف پڑھکر سلام پھیر کر پھر در رکعت پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا سورۃ جمعہ کی تلاوت کی تکمیل کے بعد اپنی

حاجت طلب کی تو اللہ رب العزت اسکی حاجت پوری فرمادیتے ہیں۔ (وقت القلوب)

پیر کے نوافل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے پیر کے دن سورج طلوع کے بعد درکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ، ایک بار آیت الکرسی، ایک بار سورۃ اخلاص اور ایک بار سورۃ ملنک اور ایک بار سورۃ الناس پڑھی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد ہر بار استغفار اور دس بار درود شریف پڑھا اللہ رب العزت اس بندے کے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (وقت القلوب)

منگل کے نوافل

حضرت یزید رقاشی رحمت اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بروز منگل نصف دن کے وقت دس رکعت نماز پڑھی ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ آیت الکرسی 3 بار سورۃ اخلاص پڑھی تو 70 دن تک اس کی کوئی برائی نہ لکھی جائے گی اور اگر وہ بندہ 70 دنوں کے اندر مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا اور اس کے ستر سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (وقت القلوب)

بدھ کے نوافل

حضرت ابو ادریس خلاني حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بروز بدھ سورج بلند ہونے کے بعد بارہ رکعت اس طرح ادا کیں کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ ایک بار آیت الکرسی تین بار سورۃ اخلاص اور تین بار معوذ تین پڑھیں تو عرش کے پاس ایک منادی ندادیتا ہے کہ اللہ کے بندے نے سرے سے عمل کر تیرے سابقہ گناہ بخش دے گئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیرے اور سے عذاب قبر اور اسکی تنگی و تاریکی اور قیامت کی سختیوں کو ہٹالیا ہے۔

جمرات کے نوافل

حضرت سیدنا عکرمہ رحمۃ اللہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور رحمت اللہ علیہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمرات کے روز ظہر اور عصر کے درمیان دور کعت اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد 100 بار آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور 100 بار سورۃ اخلاص پڑھے پھر اس کے بعد 100 بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود شریف پڑھے اللہ تبارک تعالیٰ رب جب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھنے والے کا ثواب عطا فرماتے ہیں اور حج کرنے والے کے مش ثواب عطا فرماتے ہیں۔ (وقت القلوب)

جمعہ کے نوافل

امیر المؤمنین حضرت علی المتقی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا پورا دن نماز کے لیے ہے۔ جب سورج اچھی طرح نکل آئے تو بندہ مومن اچھی طرح وضو کرے اور نماز چاشت پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دو صد گناہ معاف فرماتا ہے اور 200 نیکیاں لکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار فضائل بھی ہیں اللہ ان پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے (وقت القلوب۔ مأخذ احیاء العلوم)

نمازِ جنازہ کے مسائل

جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اسکو عسل دینے کے بعد اس پر نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ اسے نمازِ جنازہ کہا جاتا ہے اسکو فرض کفایہ بھی کہتے ہیں۔ فرض کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ فرض عین 2۔ فرض کفایہ۔ فرض عین اسکو کہتے ہیں جو ہر ایک پر لازم ہو۔ فرض کفایہ جو سب پر لازم نہ ہو کچھ آدمی پڑھ لیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ معاشرہ کے کچھ

لوگ جنازہ پڑھ لیں تو ساری آبادی کے ذمہ سے بری ہو جائے جیسے نماز جنازہ کچھ آدمی پڑھ لیں تو سب کے سب بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو امام کے سامنے رکھ کر سب نیت کریں بہتر ہے زبان سے کہہ لیں چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ شاء واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درعا واسطے حاضر اس میت کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبۃ اللہ شریف کے اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور پھر ہاتھ نماز کی طرح باندھ لیں شاء پڑھیں پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر دروسی تکبیر کہیں درود شریف پڑھیں پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہیں اور دعا پڑھیں۔ **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيْنَا** آخر تک پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

اگر کوئی آدمی دیر سے آئے تو اسکی کچھ تکبیریں رہ گئی ہوں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلدی سے رہ گئی تکبیریں پڑھ کر سلام پھیر دے جنازہ میں نماز والا درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔

میت کے لیے یہ دعا پڑھ لیں۔ بالغ میت مردوں و عورتوں کے لیے یہ دعا

پڑھیں۔ اللَّهُمَّ

**اغْفِرْ لِحَيْنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكِرِنَا
وَأَنْثِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَتْنَاهُ مِنَّا فَأَحْيِهْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتْنَاهُ
مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ ○** اگر نابالغ بچے ہو تو یہ دعا پڑھیں۔
**اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا
وَمُشَفَّعًا ○** نابالغ لڑکی کی دعا۔ **اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَجْعَلْهَا لَنَا**
أَجْرًا وَذُخْرًا وَجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً ○

مسجد میں نماز جنازہ کوئی شرعی عذر (شدید بارش وغیرہ) ہو تو جائز ہے ورنہ مکروہ تحریکی

(یعنی حرام کے قریب ہے) (درختار)

بعض لوگ جوتا پہن کر جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جوتا اور زین دونوں پاک ہوں تو نماز

جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ زین ناپاک ہوا اور جوتا پاک ہو تو جوتا اتار کر اس کے اوپر کھڑے ہو جائیں اور اگر زین پاک ہوا اور جوتا ناپاک ہو تو جوتا اتار کر زین پر پاؤں رکھیں۔

مسئلہ کیا نماز جنازہ کے لیے میت کا سامنے ہونا ضروری ہے جنازہ کے لیے میت کا پورا جسم یا آدھا جسم سرسمیت موجود ہونا ضروری ہے۔ غالباً نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں ہزاروں صحابہ کرام شہید ہوئے آپ ﷺ نے کسی کا غالباً نماز جنازہ نہیں پڑھا اور نہ ہی امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، علی الرضا رضی اللہ عنہ، حسن و حسین، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تابعین، تبع تابعین آئندہ مجتہدین نے کسی کا غالباً نماز جنازہ نہ پڑھا۔ صرف شروع اسلام میں آپ ﷺ نے بادشاہ نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا تھا وہ بھی مدینۃ المنورہ سے بہت دور ملک جبše میں فوت ہوئے تھے حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے سے تمام پردے اٹھادیے تھے اور ان کا جسم آپ ﷺ نے آپ ﷺ کے سامنے کر دیا تھا۔ (صحیح البخاری 3102)

نماز جنازہ میں قرآن پاک کی تلاوت جائز نہیں کافی صحابہ کرام نے ایسا ہی نقل کیا ہے

(موطاء امام مالک) البتہ کوئی آیت دعا یا شفاء کی نیت سے پڑھنا درست ہے۔ (درختار)

نماز جنازہ جب ہو جائے تو صفين توڑ کر میت کے لیے ایصال ثواب اور دعا کرنا مستحب عمل ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو۔ (المشرح)

نماز جنازہ واجب ہونے کے لیے دھی شرائط ہیں جو نماز بخیگانہ کے لیے ہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری)

جنازہ کو کندھا دینا سنت ہے حضور نبی رحمت ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ

اٹھایا تھا۔ (جوہر)

مسئلہ: نمازِ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دہنی پائے کو کندے پر رکھ کر دس قدم چلے پھر داہنے پائے کے پیچھے پائے کو کندے پر رکھ کر دس قدم چلے پھر دوسرا طرف پہلے پائے اور پھر دوسرا پائے کو دس دس تدم چلے اس طرح چالیس قدم ہو گئے اور اس طرح جنازہ اٹھانے والے آدمی کے چالیس کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (درستار)

حدیث شریف میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پاؤں کو کندہ دے اللہ اکی بخشش فرمادیتے ہیں۔

مسئلہ: جنازہ کے آگے چلنے سے منع فرمایا اسی طرح اس کے دائیں باعیں بھی منع فرمایا بلکہ جنازہ کے پیچھے چلے۔

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ عورتوں کو ہرگز نہ لیجایا جائے۔ بالکل ناجائز اور منوع ہے سختی کریں۔

مسئلہ: جنازہ اٹھاتے ہوئے میت کے سر کو آگے رکھا جائے، پیراً گر قبلہ کی طرف ہو جاتے ہوں تب بھی سر کو آگے رکھ۔ (درستار)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اللہ کا ذکر دل میں کرنا جائز ہے زور زور سے منع ہے۔ (درستار)

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لیے اخلاص سے دعا کرو۔ (ابداو شریف م 3199، ابن ماجہ 1497)

مسئلہ: غیر مسلم کے لیے نماز جنازہ قطعاً نہیں ہے۔ (فتاوی عالمگیری)
غیر مسلم کے چھوٹے بچوں کے ماں باپ اگر کافر ہیں تو ان کا جنازہ بھی نہیں ہے۔

مسئلہ: کیا گنہگار کا جنازہ جنکا فسق و فحور، گناہ کھلم کھلا ہوا سکی نماز جنازہ ہوگی۔ ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی خواہ وہ کتنا ہی گنہگار ہو۔ (فتاوی عالمگیری، درستار)

مسئلہ: درج ذیل لوگوں کا جنازہ نہیں پڑھا جائیگا۔

1 وہ باغی جو امام برحق پر نا حق خروج کرے۔ یعنی بغاوت کرے اور مارا جائے۔

2 وہ ڈاکو جو ڈاکا مارتے ہوئے مارا جائے تو اسکی لاش کو نہ غسل دیا جائے اور نہ ہی اسکی نماز جنازہ پڑھائی جائے۔

3 جو لوگ حق طرف داری کرتے ہوئے مارے جائیں انکی نماز جنازہ نہیں ہے۔

4 جو لوگ ان لڑنے والوں کا تماشا دیکھتے ہوئے انکو کوئی پتھر وغیرہ لگے اور مارے جائیں ان کی نماز جنازہ نہیں ہے۔

5 جس نے کسی کا گلہ گھونٹ کر مار دیا اس کا جنازہ نہیں ہے۔

6 جو لوگ شہر میں ہتھیار لیکر لوٹ مار کر رہیں وہ بھی ڈاکو ہیں اس حالت میں مر جائیں تو ان کا نماز جنازہ نہیں ہے۔

7 جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا اسکی نماز جنازہ نہیں ہوگی۔

مسئلہ: خود کشی کرنا بہت بڑا گناہ و جرم ہے لیکن اس کا جنازہ پڑھایا جائیگا۔ (درستار)

مسئلہ: جو شخص زنا کی وجہ سے سنگسار کیا گیا ہو اس کو نہ لائے کفن وغیرہ پہنانے اس کی نمازہ جنازہ ہوگی۔ (درستار)

مسئلہ: میت کا بدن پاک ہو یعنی غسل کروایا گیا ہو اور اگر بدن اتنا کچلا گیا کہ غسل نہیں دیا جاسکتا تو پھر تیم کروایا جائیگا۔ (درستار)

مسئلہ: کیا میت سامنے نہ ہو تو غائبانہ نماز جنازہ پڑھایا جاسکتا ہے۔ غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہو سکتی میت کا موجود ہونا شرط ہے۔ (درستار)

مسئلہ: نماز جنازہ میں میت کے لیے سات شرطیں ہیں۔

1 میت کا مسلمان ہونا۔

2 میت کا بدن اور کفن کا پاک ہونا۔

3 جنازہ کا وہاں موجود ہونا۔

4 جنازہ زمین پر رکھا ہونا۔

5 جنازہ نمازیوں کے آگے قبلہ کی طرف رکھا ہونا۔

6 میت کا بدن کا فرض حصہ (ناف سے گھٹنے تک) ڈھکا ہوا ہونا۔

7 میت کا امام کے درمیان ہونا۔

مسئلہ: نماز جنازہ کے دور کن (یعنی فرض) ہیں۔ چار بار تکبیر کہنا اس کا پہلا رکن ہے۔ دوسرا رکن قیام ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔

1 اللہ تعالیٰ کی شناع

2 حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔

3 میت کے لیے دعا کرنا۔ (فتاویٰ عالمگیری - درختار)

مسئلہ: نماز جنازہ میں کم از کم تین صافیں بنائیں اگر بندے تھوڑے ہوں تو پہلی صاف میں 3 آدمی دوسرا صاف میں 2 آدمی اور تیسرا صاف میں 1 آدمی کھڑا ہو کیونکہ حدیث پاک

میں ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں تین صافیں ہوں گی اس کی بخشش ہو جائیگی۔ (غاییۃ)

مسئلہ: ایک شخص نے نماز جنازہ پڑھ لی ہو تو اگر دوسرا جگہ اس کے ولی موجود ہوں تو ان کے ساتھ پہلے والا شخص دوبارہ جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔ دوسرے جنازہ کی نماز کے لیے ضروری ہے کہ جگہ بھی تبدیل ہو۔ امام بھی تبدیل ہو مقتدی بھی نئے ہوں۔ ایک آدمی ایک ہی مرتبہ

جنازہ پڑھ سکتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: امام میت کے سامنے کھڑا ہو۔ (درختار)

مسئلہ: اگر امام بھول کر 4 کی بجائے 5 تکبیریں کہہ دے تو مقتدی نہ کہیں خاموش

کھڑا رہیں جب امام سلام پھیرے تو یہ بھی سلام پھیر دیں۔ (درختار)

مسئلہ: اگر میت دیا زائد ہوں تو سب کی ایک ساتھ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ الگ الگ ایک ایک کر کے نماز جنازہ پڑھائی جائے۔ ان میں جو علم کے لحاظ سے زیادہ ہو اسکو پہلے اس کے بعد عمر کے لحاظ سے اس کے بعد جوان کی اس کے بعد بچے کی

اس کے بعد عورت کی نماز جنازہ پڑھائی جائے۔ (درختار)

مسئلہ: اگر امام کا نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے وضوٹ جائے تو اپنی جگہ پیچھے سے آدمی اپنا نائب بنائ کر وضو کرنے چلا جائے اور نائب نماز مکمل کرائے۔ (علمگیری)

مسئلہ: اگر میت کو نماز جنازہ کے بغیر فن کر دیا جائے تو مٹی ڈالنے سے پہلے پہلے اسکونکاں کر نماز جنازہ پڑھائی جائے۔

مسئلہ: اگر کوئی آدمی کنوں میں گرگیاں کالا نہیں جاسکتا تو کنوں پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھا جائیگا۔

مسئلہ: اگر کوئی دریا میں ڈوب گیا اسکی لاش نہیں مل رہی تو اسکا جنازہ کوئی نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی بھاری پتھر یا مکان کی چھت کے نیچے آگیا تکانا مشکل ہے تو اسی جگہ اسکا جنازہ پڑھا جائیگا۔ اگر کسی کی لاش بہت خراب ہوئی ہے نہلانے کے قابل نہیں تو اس کو یہم کر کر نماز جنازہ پڑھادی جائے۔ (درختار۔ رد المحتار)

مسئلہ: اگر کوئی بچہ مراہوا پیدا ہو تو نہ نماز، نہ جنازہ بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر گھڑا کھو کر فن کر دیا جائے (درختار)

مسئلہ: بچہ زندہ پیدا ہو یا مردہ۔ اسکی پیدائش مکمل ہو یا ناقص اعضاء کے ساتھ اسکا نام رکھا جائیگا۔ اور وہ قیامت کے دن اسی نام کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔ (درختار۔ رد المحتار)

مسئلہ: مرد میت کے لیے کفن کے تین کپڑے ہوتے ہیں۔ (رد المحتار)

لفاف، قمیض از اعراف عام میں دو چادریں اور ایک قمیض۔ (درختار علمگیری)

مسئلہ: عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں تین توہی جو مرد کے لیے ہوتے ہیں دو دیگر ایک اور ایک سینہ بند۔

مسئلہ: مرد اور عورت دونوں کے کفن سے پھاڑ کر سر کی طرف باندھ دیں کمر سے بھی باندھ دیں اور پیروں کی طرف سے کفن کے اوپر سے باندھیں تاکہ ہوا اورغیرہ سے بدن کھل نہ جائے۔

قبر و دفن کے مسائل

مسئلہ: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: اگر میت کو زمین پر رکھ کر چاروں طرف سے پھردوں کی دیوار بنادی جائے تو یہ ناجائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: جس جگہ آدمی مرا ہے اس جگہ اسکو دفن نہ کیا جائے بلکہ مسلمانوں کی آبادی کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اسی جگہ دفن صرف انبیاء کے لیے خاص ہے۔

(درستارہ رد المحتار)

مسئلہ: قبر میں لحد کھودنا سنت ہے اگر زمین اچھی ہو تو لحد لازمی کھود دیں اگر زمین نرم ہو تو صندوق وغیرہ میں دفن کرنا کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: بلا ضرورت تابوت یعنی لکڑی کے صندوق میں دفن کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر زمین نرم ہو یا سیلابی ہو تو حرج نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: تابوت اگر بنانا ہو تو لکڑی کا بنائیں لو ہے کا تابوت ہرگز نہ بنائیں اور لکڑی کے تابوت میں مٹی بچائیں تابوت کے دامکیں بھی موٹی مٹی کا لیپ بنائیں یا کچی انسٹیں لگادیں یا رکھ دیں تاکہ لحد کی صورت بن جائے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: قبر کا وہ حصہ جو میت کے ساتھ لگ رہا ہے اسکو کپی ایسٹ نہ لگائیں چونکہ یہ انسٹیں آگ سے پکائی گئی ہیں آگ کی پکی ہوئی چیزیں بھی استعمال نہ کریں۔ قبر پر اگر بتیاں بھی نہ جلا کیں اگر زمین بیٹھ جانے کا خطرہ ہو تو لحد کو چڑھا بنا کر کپی انسٹیوں کے اندر پکی انسٹیں رکھ دیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ: میت کو قبر میں اتارنے کے لیے دو یا تین آدمی اتریں دفاترے وقت اگر کوئی میت میں نامناسب حالت دیکھیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں۔ (عالمگیری)

عورت کو قبر میں اتارتے وقت قبر پر پرده کریں۔ عورت کے محروم لوگ قبر میں اتار دیں۔ اگر

وہ نہ ہوں تو رشتے دار اتاریں۔ اگر رشتے دار نہ ہوں تو پھر پرہیز گارنیک لوگ اتاریں۔
(درختار)

مسئلہ: میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّتِ رَسُولِ اللَّهِ ایک دوسری روایت بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کے ساتھ فی سبیلِ اللَّهِ بھی آیا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری۔ درختار)

مسئلہ: میت کو قبر میں اس طرح لٹائیں کہ چہرہ کعبۃ اللہ کی طرف ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: اگر پہلے قبلہ کی طرف منہبیں کیا بھول گئے تو پھر ان پر اگر مٹی نہیں ڈالی تو یہ صفائی اٹھا کر چہرہ قبلہ کی طرف کرو دیں۔ (درختار فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: عورت کے جنازہ کو اچھی طرح ڈھانپ کر لے جایا جائے۔

مسئلہ: قبر میں مٹی ڈالتے ہوئے پہلی دفعہ کہیں مِنْهَا خَلَقْنَكُمْ دوسری مرتبہ وَفِيهَا نُعِيدُ كُمْ اور تیسرا دفعہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى۔ یا پہلی مرتبہ یہ کہیں آللَّهُمَّ جَاهِنَ الْأَرْضَ عَنْ جَنَبِهِ۔ دوسری مرتبہ آللَّهُمَّ افْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ۔ تیسرا دفعہ۔ آللَّهُمَّ زُوِّجْهُ مِنَ الْأُخْرَى الْعَيْنِ اگر میت عورت کی ہو تو پھر یہ پڑھے آللَّهُمَّ ادْخِلْهَا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ۔ اس کے بعد مٹی بقیہ اوزاروں سے ڈالے۔ مٹی جو قبر سے نکلی ہے صرف وہی ہی ڈالیں: (فتاویٰ عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ: اگر دورانِ سفر بحری جہاز میں کوئی مر جائے اور سمندر کے کنارے دور ہیں تو غسل کفن اور نمازِ جنازہ پڑھ کر سمندر کے پانی کے حوالے کر دیں۔ (درختار۔ غنیہ)

مسئلہ: قبر اندر سے کپی کرنا سختی کے ساتھ منع ہے۔ ہال اندر سے کچی ہوا و پر سے نشان پختہ کر دیا جائے تو کوئی حر ج نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: میت کو قبرستان میں بزرگان دین یا علماۓ کرم کے پڑوس میں دفن کریں

مسئلہ: میت کو دفن کرنے کے بعد پہلے سرہانے کھڑے ہو کر سورہ بقرہ شروع سے اُولِئکہ هُمُ الْمُفْلِحُونَ تک پڑھیں پھر پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر امنِ الرَّسُولِ سے آخر

تک پڑھیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ: یہ مسئلہ بڑا ہی اہم ہے لوگ اس سے غافل ہیں۔ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت کو دفنانے کے بعد اس کے قرب میں رشتہ دار اس کی قبر پر اتنی دیر تھہرے رہیں جتنی دیر ایک اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ یہ رشتہ دار قرآن پاک کی تلاوت کریں اور اللہ کا ذکر کریں اور دعا استغفار کریں کہ اللہ سوالات و جواب میں آسانی فرمائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ: ایک قبر میں صرف ایک میت رکھیں۔ اگر کوئی ہنگامی حالت ہو تو میتیں بہت زیادہ ہوں قبریں کھونے والے نہیں ملتے تو پھر ایک بڑی قبر بنانا کراچی میت کے ساتھ مٹی کی تہہ لگائیں۔ پھر دوسری میت رکھیں اسی طرح ہر میت کے ساتھ مٹی کی تہہ ضرور لگائیں پہلے بزرگ میت پھر دوسرے مرد پھر بچے پھر محض پھر عورتیں دنائیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: آدمی جس شہر یا گاؤں میں رہتا ہوا اسکو وہاں ہی دفنا جائے۔

مسئلہ: میت کو دفنانے والے بعد میں رشتہ دار آگئے جو میت کو نکال کر کسی دوسرے گاؤں لے جانا چاہتے ہیں۔ یاد فنانے کے وقت امانت کی نیت سے دفنا یا۔ اب کیا یہ میت وہاں سے نکال کر لے جاسکتے ہیں۔ ہرگز اجازت نہیں۔ یہ ناجائز ہے یہ راضیوں شیعوں کا طریقہ ہے الہمسنست کا نہیں۔ (درختار۔ بہار شریعت)

مسئلہ: اگر آدمی اپنی زندگی میں اپنا کفن تیار رکھنا چاہتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (درختار)

مسئلہ: کیا کوئی اپنے لئے قبر تیار کر کے رکھ سکتا ہے یہ بے معنی بات ہے۔ کسی ذی روح کو پہنچنے کا اسکی موت کہاں آئیں اسلئے فضول ہے۔ (درختار)

قبر اور قبرستان کے مسائل

مسئلہ: قبر پر بیٹھنا، یا سونا، یا چلنا، یا پیشتاب کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: کیا اپنے رشتے دار کی قبر پر جانے کے لیے قبروں کو بچلانگ کر جانا جائز ہے۔ نہیں

ہرگز نہیں بلکہ قبرستان کے باہر ہی کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھے۔ (درختار)

مسئلہ: قبرستان میں جوتا پہن کر چلنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا آپ ﷺ نے ایک آدمی کو جو تے پہن ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ جوتے اتار دے قبردار لے کو یاد دے نہ وہ تجھے ایذا دیں۔

مسئلہ: بعض لوگ حافظ قرآن کو قبر پر متین کرتے کہ وہ تلاوت کرے جائز ہے لیکن اجرت نہ لے کیونکہ اجرت پر پڑھنا منع ہے۔ (درختار)

مسئلہ: درختار فقہ کی مستند ترین کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے وصیت کی تھی انتقال کے بعد اس کے سینے پر اور پیشانی پر بسم اللہ لکھ دینا۔ پھر کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو عذاب کے فرشتے آئے۔ فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ لکھا ہوا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ عذاب سے نجیگیا۔

(درختار-غیریہ-تاریخیہ)

مسئلہ: کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت بھی سینہ پر لکھنا جائز ہے۔ لیکن نہلانے کے بعد انگلی سے لکھے روشنائی سے نہ لکھے۔ (درختار)

زیارت قبور

قبروں کی زیارت کرنا مستحب عمل ہے اور سنت ہے اور حکم محبوب مصطفیٰ ﷺ بھی ہے۔ مسلم شریف میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ قبروں کی زیارت کیا کرو۔ اور ابن ماجہ شریف میں ہے کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا قبروں کی زیارت کیا کرو اس سے دنیا میں زہد پیدا ہوتا ہے اور آخرت کی یاد آتی ہے۔

مسئلہ: زیارت قبور کے لیے کوئی دن مقرر نہیں جب چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن افضل دن جمعۃ المبارک کا دن ہے اس کے علاوہ جمعرات، ہفتہ اور بیہر کا دن بھی مطہیک ہے (درختار)

مسئلہ: اولیائے کرام کے مزارات کی زیارت بھی جائز ہے۔ جب حضور نبی رحمت ﷺ

نے قبروں کی زیارت کا حکم دیا تو اس حکم میں تمام قسم کی قبریں آتی ہیں۔ حدیث شریف میں کہیں بھی یہ نہیں کہ اولیائے کرام کی قبروں کی زیارت کے لئے نہیں جانا صرف دوسرا قبروں کے لئے جانا۔ بلکہ جب عام مومنین کی قبروں کی زیارت کا حکم ہے تو اولیائے کرام کی قبروں کی زیارت بدرجہ اولیٰ بہتر ہے۔

مسئلہ: کیا قبروں کی طرف زیارت کرنے کے لیے سفر کرنا جائز ہے؟

جب ہمیں قبروں کی زیارت کا حکم ہے تو قبریں تو ہمارے پاس چل کر نہیں آئیں گی۔

ہم ہی چل کر قبرستان جائیں گے اور جو قبروں کی زیارت کے لئے چل کر جانے کا اور سفر کو ناجائز اور حرام کہتے ہیں وہ ہی لوگ بتائیں کہ زیارت کیسے کریں۔ کیونکہ قبرستان ہمارے گھروں میں نہیں ہیں آبادی سے دور بنائے گئے ہیں تو ہم گھر میں بیٹھ کر کیسے زیارت کریں گے۔

مسئلہ: کیا قبروں کی زیارت سے نفع یا فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: جب پیارے محبوب ﷺ نے زیارت کا حکم دیا تو لازم ہے کہ فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ بے فائدہ کام کا حکم آقا ﷺ نہیں دیتے۔

مسئلہ: کیا عورتیں بھی قبروں کی زیارت کے لیے جاسکتی ہیں؟

جواب: عورتوں کو جب نماز مخганے کی جماعت کے لیے مسجد میں آنے سے روک دیا گیا ہے کہ اس سے فتنے کا اندر یہ ہے اس لئے قبروں کی زیارت سے بھی منع کیا گیا ہے لہذا عورتیں قبرستان میں نہ جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: کیا عورتیں اپنے عزیز رشتے داروں کی قبروں پر جاسکتی ہیں؟

جواب: عورتیں اپنے عزیز رشتے داروں کی قبروں پر بھی نہیں جاسکتی کیونکہ یہ وہاں جا کر رونا و حونا شروع کر دیں گی۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: بعض مزارات پر عورتیں کثرت سے جاتی ہیں وہاں کھلی تماشہ وغیرہ اور غیر شرعی کام ہوتے ہیں یہ ناجائز ہے

جواب: عورتوں کو تمام علماء نے متفقہ طور پر روکا ہے۔ مزارات پر جتنے بھی غیر شرعی کام

ہوتے ہیں وہ سراسر غلط اور حرام ہیں اور شریعتِ محمدی ﷺ اسکی اجازت نہیں دیتی۔ اس لیے علمائے کرام اور حکومت تمام مزارات سے غیر شرعی کام ختم کرائیں کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔

جو لوگ وہاں کے مجاہد رکھلاتے ہیں اور مزارات سے غیر شرعی پروگرام بناتے ہیں ان کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور مردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو سخت سے پابند بنائیں کہ وہ وہاں نہ جائیں۔

ایصال ثواب

مسئلہ: قبرستان میں جا کر الحمد للہ شریف اور الہم سے هُمُ الْمُفْلِحُونَ تک آیہ الکرسی سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں یعنی امن الرسول سے آخر تک۔ سورۃ تبارک الذی۔ سورۃ تکاثر اور سورۃ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اور اس کا ثواب تمام مسلمین، مسلمات مؤمنین و مؤمنات کے روحوں کو ایصال ثواب کرے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو گیارہ دفعہ سورۃ اخلاص پڑھ کر رفت شدگان کو بخشتا ہے تو اسکو بھی ان کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (دریختار۔ رد المحتار)

مسئلہ: تلاوت قرآن و دیگر عبادات و صدقات کا ثواب مرنے والوں کو برابر ملتا رہتا ہے۔ مثلاً نماز، روزہ اور دیگر عبادات کا ثواب وغیرہ اللہ رب العزت تمام کو پورا پورا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ آپ سورۃ سیمین و دیگر تلاوت کا ثواب کروڑ مسلمانوں کو بھیں تو پوری پوری سورتوں کا ثواب ان کروڑ لوگوں کو اللہ اپنی رحمت سے پورا پورا عطا فرماتا ہے۔ اللہ رب العزت ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: اگر نابالغ بچے جو صبح و شام قرآن پاک حفظ کرتے ہیں وہ ایصال ثواب کریں تو وہ بھی اللہ کے فضل و کرم سے پہنچتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: قبر کا بوسہ لینا علماء کرام نے منع فرمایا ہے۔ (اعویذه المعبات۔ بہار شریعت)

مسئلہ: قبر کا طواف کرنا بالاتفاق منع ہے۔ طواف صرف اور صرف بیت اللہ شریف کے لیے خاص ہے۔ محظوظ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار مبارک کا بھی طواف منع ہے۔ (جوہرہ۔ پہاڑیت)

میت کو دفن کے بعد تلقین

مسئلہ: میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنا اہلسنت والجماعت کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ: کتب احادیث میں میت کو دفن کے بعد تلقین کرنا ثابت ہے۔ (جوہرہ)

حدیث شریف میں ہے جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی فوت ہو جائے اور تم اسکو مٹی ڈال کر دفن کر چکے تو تم میں سے ایک قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہہ کہ فلاں ول فلاں کی بجائے اسکی ماں کا نام لے تو وہ مردہ اسکی آواز کو سنے گا مگر جواب نہ دیگا۔ پھر تلقین کرنے والا اس مردے کو کہے کہ اے فلاں بن فلاں کے بیٹے تو میت اس کے الفاظ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائیگا۔ تلقین کرنے والا پھر کہے کہ فلاں بن فلاں تو میت قبر کے اندر سے کہے گا اللہ تجھ پر حرم کرے تو ارشاد کر مگر تمہیں اس میت کی اس بات کی خبر نہیں ہوتی تو تلقین کرنے والا پھر کہے۔ أَذْكُرْ مَا خَرَّجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنَّ الَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآشْهُدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكَ رَضِيَتُ بِاللَّهِ رَبِّيَا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينِيَا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَا وَبِالْقُرْآنِ إِمَاماً○ تو کمیرین ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلواس کے پاس کیا بیٹھیں جس کے لوگ اسکی جیت سکھا چکے۔ اس حدیث کو طرانی نے روایت کہا ہے۔

مسئلہ: قبر پر پھول ڈالنا یا پھولوں کی چادر ڈالنا بہتر ہے۔ یہ جب تک ترہیں گے اللہ کی تسبیح کریں گے میت کا دل بہلے گا۔ (ردغفار)

مسئلہ: اگر قبر پر گھاس اُگ آئے تو نہ کاٹیں کیونکہ سبزہ ذکر الہی کرتا ہے اس سے رحمت اترتی ہے۔ میت کو اُنس ہوتا ہے گھاس کاٹنے سے میت کا حق ضائع ہوتا ہے۔ (ردغفار)

تعزیت کرنا

تعزیت کرنا سنت رسول ہے۔ ابن ماجہ شریف میں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبہ پر تعزیت کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو کرامت کا جوڑا پہنانے گا۔ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے جو کسی کی مصیبہ کے وقت تعزیت کرے اس کو اسی کے مثل ثواب ملے گا۔

مسئلہ: تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے کیونکہ غم تازہ ہو گا۔ اگر تعزیت کرنے والا یا جس سے تعزیت کی جائے موجود نہ تھا یا موجود تھا لیکن تعزیت کرنے والے کو علم نہ تھا تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت کی جاسکتی ہے۔ (رد المحتار۔ جوہرہ)

مسئلہ: دفن کے بعد تعزیت کرنا افضل ہے۔

مسئلہ: تعزیت تمام قرابداروں سے کی جائے چھوٹے بڑے سب سے لیکن عورتوں سے تعزیت محروم ہی کریں۔ (رد المحتار)

مسئلہ: میت کے گھر رشتے دار یا پڑوی دن۔ رات کا کھانا پہنچائیں اور بلکہ انہیں اصرار کر کے کھلانیں۔ (رد المحتار)

میت کے گھر والے تیرے دن (تیج) کے موقع پر لوگوں کی دعوت ہرگز نہ کریں یہ ناجائز ہے بدعت قبیحہ ہے۔ کیونکہ دعوت تو خوشی کے موقع پر کی جاتی ہے نہ کہ غم کے وقت۔ البتہ غرباً کو کھانا کھلانا بہتر ہے۔ (فتح قدری)

جن لوگوں کو بلا کر قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا جائے ان کے لیے کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: ورشامیت کے ترکہ سے نہیں بلکہ اپنی طرف سے کھانا مہمانوں کو دینا چاہتے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (خانیہ۔ بہار شریعت)

مسئلہ: تعزیت کے لیے عورتیں آتی ہیں روتی اور پیٹتی ہیں اور نوحہ کرتی ہیں انہیں بالکل کھانا نہیں کھلانا چاہیے کیونکہ پیٹنا اور نوحہ کرنا گناہ اور منع ہے۔ وہ گناہ کام کر رہی ہیں اور گناہ میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: کیا قبرستان میں تعزیت کر سکتے ہیں؟ قبرستان میں تعزیت کرنا منع ہے بدعت ہے۔
(رد المحتار)

مسئلہ: اگر کوئی فوت ہو جائے تو نوحہ کرنا گریبان چھڑانا، منہ نوچنا، عورتوں کا بالوں کو گھولانا، سر میں خاک ڈالنا، سیمہ کوٹنا یا ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے زمانے کے کام ہیں اور حرام ہیں۔ (علمگیری)

نوحہ کے بارے میں احادیث

حدیث نمبر 1: بخاری و مسلم: حضرت ابو دردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو سرمنڈائے اور نوحہ کرے۔ کپڑے چھڑائے میں ان سے بری ہوں۔
حدیث نمبر 2: مسلم شریف میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں چار کام جاہلیت کے ہیں۔ لوگ انہیں نہیں چھوڑیں گے۔

1 نصب پر فخر کرنا، اور نصیب پر طعن کرنا اور ستاروں سے بارش چاہنا۔
2 نوحہ کرنا اور فرمایا نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائیگی اس پر ایک کرتا فقر ان کا ہوگا اور ایک کرتا خارشت کا ہوگا۔

حدیث نمبر 3: بخاری اور مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرمائے گا۔ اور پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے۔ اور گھر والوں کا میت پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ جب کہ اس نے وصیت کی

ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے بندو میت کو تکلیف نہ دو جب تم رونے لگتے ہو تو وہ بھی رونے لگتا ہے۔

حدیث نمبر 4: حدیث بخاری و مسلم شریف: حضرت مغیرہ بن شبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر نوح کیا گیا۔ قیامت کے دن اس نوح کے سبب اس پر عذاب ہو گا۔

حدیث نمبر 5: مسلم شریف کی حدیث میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب میرے خاوند ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو وہ مسافرت میں تھا تو ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے کہا کہ میں اس پر رؤں گی کہ دنیا کو پہنچے چلے گا کہ کس طرح نوح کیا جاتا ہے ایک عورت بھی آگئی ہم نے ملکر جب نوح کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا کہ جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دو دفعہ زکالا تو اس شیطان کو پھر دوبارہ داخل کرنا چاہتی ہے تو میں فوراً کر گئی اور رونے سے باز آگئی اور نہ روئی۔

حدیث نمبر 6: ترمذی شریف میں حضرت مولیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ مرتا ہے اور رونے والا اسکی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کو (جھٹکے) دیتے ہیں اور اس کو کہتے کہ کیا تو ایسا تھا۔

حدیث نمبر 7: ابن ماجہ شریف میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم اگر تو اول صدمہ کے وقت صبر کر لے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لئے جنت کے سوا کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

حدیث نمبر 8: بخاری و مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے پر طانچہ مارے اور گریبان چھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی پکار پکارے (یعنی نوح کرے) وہ ہم میں سے نہیں۔

موت اور بیماری کے مسائل

عیادت کے مسائل و آداب

مریض کو پوچھنے کے لیے جا اور اس کا حال معلوم کرنے کو عیادت کہتے ہیں مریض کی عیادت کرنا مستحب عمل ہے۔ اور جس مریض کا کوئی بھی عزیز رشتہ دار نہ ہو اس کی تیار داری کرنا فرض کفایہ ہے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف مسلمان کی عیادت فرماتے بلکہ غیر مسلموں کی عیادت کے لیے بھی تشریف لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی بڑی اہمیت و فضیلت بیان فرمائی ہے اور مسلمانوں کو اسکی تاکید کرتے ہوئے اس کے آداب بھی ارشاد فرمائے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیماری پڑا تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ کہئے گا اے میرے پروردگار آپ ساری کائنات کے رب ہیں جہاں میں آپ کی عیادت کیسے کرتا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو نے اسکی عیادت نہیں کی تو اگر اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ (مسلم)

جب کوئی آدمی کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو ایک پکارتے والا آسمان سے پکارتا ہے، تم مبارک ہو، تمہارا چلنہ مبارک ہے تم نے جنت میں ٹھکانا بنالیا ہے۔ (ترمذی)

جب عیادت کے لئے جاؤ تو مریض کے پاس بیٹھ کر اس کے ساتھ تسلی و تشفی کی بتیں کی جائیں، صبر و شکر کی تلقین کی جائے اور اس کا ذہن اس طرف متوجہ کیا جائے کہ بیماری بھی دراصل خدا کی رحمت ہے وہ گناہوں کی کفارہ ہوتی ہے۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو دریافت فرماتے گیفَ تَجْدِلُكَ کہیے آپ کی طبیعت کیسی ہے پھر تسلی دیتے اور فرماتے لَا بَأْسَ ظَهُورُ إِنْشَاءَ اللَّهِ۔ گھبرا نے کی بات نہیں خدا نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے کا

سبب بنے گی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو جو بھی مصیبت یا ماری، پریشانی کرڑھن، رنج، اذیت اور غم و اندوہ پہنچے یہاں تک کہ اس کو کوئی کاشا بھی چب جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری ہی کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کی عیادت کے لئے جاؤ تو اس کی مہلت عمل کے پارے میں اس کا غم غلط کرو اور تسلی و تشفی کی باقی میں کرو۔ اگرچہ تمہاری باتوں سے قضا تو نہیں مل سکتی لیکن مریض ضرور خوشی محسوس کرے گا۔ (جامع ترمذی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی حدیث ہیں کہ حضور ﷺ کا معمول مبارک تھا ہم میں سے جب بھی کوئی بیمار پڑتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا دا ہنا تھا اس کے جسم پر پھیرتے اور دعا فرماتے۔ اے انسانوں کے پروردگار اس مریض کا دکھ دور فرمادے اور اسکو شفاذے بے شک تو ہی شفاذینے والا ہے۔ شفاذینا تو تیرا کام ہے ایسی کامل شفاء عطا فرماتا کہ یہاں کا نام و نشان بھی نہ رہے۔ (بخاری و مسلم)

مریض سے اپنے لئے بھی دعا کرنا چاہیے، اس لئے کہ مریض اس وقت اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم کسی کی عیادت کے لئے جاؤ تو اس سے اپنے لئے بھی دعا کرو۔ مریض کی دعا ایسی ہے جیسے فرشتوں کی دعا (ابن ماجہ)

فرشته اللہ کی مرضی پا کر دعا کرتے ہیں اور انکی دعا قبول ہوتی ہے۔ مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر محسوس ہو کہ مریض کی تمنا ہے کہ میں بیٹھوں تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مأذون میں فرماتے ہیں کہ مریض کے پاس شورو شعب اور زیادہ دیر نہ بیٹھنا مسنون ہے۔

غیر مسلم کی اگر عیادت کے لئے جائیں تو موقع پا کر حکمت کے ساتھ ایمان و سلام کی

طرف اسکو متوجہ کرنا چاہیے، بیماری میں دل نرم ہو جاتا ہے اور حق کو قبول کرنے کا جذبہ بھی نسبتاً زیادہ بیدار ہو جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار پڑھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سرہانے کی طرف بیٹھے پھر اس لڑکے کو کہا کہ دین حق قبول کرو تو وہ لڑکا اپنے باپ کے منہ کی طرف دیکھنے لگا جو وہاں ہی بیٹھا تھا۔ باپ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لے چنانچہ وہ لڑکا مسلمان ہو گیا تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے اس گھر سے روانہ ہوئے کہ اللہ کا شکر ہے کہ یہ بچہ جہنم سے نج گیا۔ (بخاری)

مسلم شریف کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لے گئے پوچھا تھے کیا ہو جو کا اپ رہی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخارہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو برانہ کہو اس لئے کہ یہ بندہ کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لو ہے کی میل کو۔ اسی طرح ابن ماجہ اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ ابو موسیٰ الشعراً رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ بندے کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر تمہارے گناہ کے سبب جو کہ اللہ معاف فرمادیتا ہے۔ اور وہ بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَإِنَّمَا كَسَبْتُ أَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ جو تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا ہے۔ اور اللہ تمہارے بہت سے (گناہ) معاف فرمادیتا ہے۔

ترمذی، ابن ماجہ داری میں روایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کی ہے کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت انیاۓ کرام پر پھر اس کے بعد جو بہتر ہو آدمی دین اسلام میں جتنا بہتر یعنی مقیٰ پر ہیز گار ہو گا دین میں جتنا قویٰ ہو گا۔ مصیبت بھی اس پر سخت ہو گی۔ اور اگر دین میں

کمزور ہو تو مصیبت بھی کمزور ہوگی اس پر آسانی آجائی ہے تو وہ آدمی ہمیشہ مصیبت میں بنتا کیا جاتا ہے بہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس سے کوئی گناہ نہیں ہوا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس دنیا میں جتنی مصیبت، مشکلات زیادہ ہوں گی ثواب بھی زیادہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جس قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسکو مختلف مصیبتوں میں ڈال دیتا ہے۔ جس سے راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جس سے ناراض ہو اس پر ناخوش ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

مریض کی عیادت کو جانا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بخاری و مسلم شریف میں ہے ابو هریرہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

1 مریض کو پوچھنے کے لئے جانا۔ (یعنی عیادت کرنا)۔

2 مسلمان بھائی کے سلام کا جواب دینا۔

3 مسلمان بھائی کے جنازہ کے ساتھ جانا۔

4 مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا۔

5 چھینکے والے کو جواب دینا۔ (یعنی حمک اللہ کہنا۔ (بخاری شریف))

ابو هریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے گیا تو اپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔ حدیث ابو داؤد، ترمذی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح گیا تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس آدمی کے لئے جنت میں ایک باغ بھی ہوگا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی طرح وضو کر کے ثواب کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے

اسکو جہنم سے ساٹھ برس کی راہ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤ دشیریف)

موت آنے کا بیان

مسئلہ: جب معلوم ہو کہ مریض کا وقت وفات قریب آگیا ہے تو اسوقت سنت طریقہ یہ ہے کہ داہنی کروٹ کر کے کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر دیں۔ اس طرح بھی ٹھیک ہے کہ اسکو سیدھا لٹا کر منہ قبلہ کی طرف کر دیں۔ سر کو قدرے اونچا کر کے رکھیں۔ اگر محسوس کریں کہ منہ قبلہ کی طرف کرنے سے تکلیف ہوتی ہے پھر سیدھا ہی رہنے دیں۔ (درعاڑ)

مسئلہ: جب معلوم ہو کہ بندے کا وقت آخری آن پہنچا ہے تو آپ زور زور سے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیں اور بار بار پڑھیں جب وہ ایک مرتبہ کلمہ شہادت پڑھ لے تو آپ خاموش ہو جائیں۔ پھر اگر درمیان میں کوئی بات کرے تو آپ دوبارہ اس کے ساتھ زور زور سے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیں۔

مسئلہ: بندے کے آخری وقت کلمہ شہادت کے پڑھنے کو تلقین کرنا یعنی کلمہ شہادت زور زور سے پڑھنا اگر ہو سکے تو کوئی نیک آدمی موجود ہو تو وہ پڑھے۔ بہت اچھا ہو گا۔ (عامگیری)

مسئلہ: آخری وقت کے موقع پر سورۃ یسین شریف کی ملاوت کرنا چاہیے اور خوشبو کو اہتمام سے سلاگئے۔ حیض و نفاس والی عورت وہاں سے ہٹ جائے اور جنی آدمی بھی وہاں سے چلا جائے۔ (فتاویٰ عامگیری)

مسئلہ: اگر زراع میں سختی ہو رہی ہو تو سورۃ یسین اور سورۃ رعد پڑھیں۔ (جوہرہ)
مسئلہ اگر کوئی کتا ہو تو اسکو وہاں سے بھگا دیں۔ اگر گھر میں تصویریں لگی ہوئی ہوں تو انکو ہٹا دینا چاہیے۔

مسئلہ: مرنے والے کی روح جب نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے سے سر کی طرف یجا کر گا انٹھ لگا دیں تاکہ منہ اچھی طرح بند ہو جائے۔ انکھیں بھی آرام سے بند کر دیں

پاؤں کو سیدھا کر کے دونوں انگوٹھوں کو پٹی سے باندھ دیں۔ ہاتھ پاؤں اور جسم سیدھا کر دیں۔

مسئلہ: پیٹ پر کوئی لوہا یا گلی مٹی یا کوئی بھاری چیز رکھ دیں تاکہ پیٹ پھول نہ جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: میت کے سارے جسم پر ایک بڑی چادر ڈال دیں، میت کو زمین پر نہ لٹائیں بلکہ چار پائی یا تختہ پر لٹائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: میت کے ذمہ اگر قرضہ ہو تو دفانے سے پہلے پہلے ادا کریں۔ (درستار)

مسئلہ: میت کا تمام بدن ڈھکا ہوا ہو تو پھر اس کے پاس تلاوت کی اجازت ہے اگر جسم سارا نہ ڈھکا ہوا ہو تو پھر تلاوت جائز نہیں۔ (درستار)

مسئلہ: میت کا کفن غسل و فن جتنی جلدی ہو کر دینا چاہیے۔ (جوہرہ)

مسئلہ: جب کوئی مر جائے تو فرو اعلانہ محلہ دیہات شہر میں اعلان کر دینا چاہیے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر عورت حمل سے ہوا راس کا بچ پیٹ میں زندہ ہے تو باعیں طرف سے پیٹ چاک کر کے بچ نکال لیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

00-----00

ہدایات

پریشانیاں صرف مکافاتِ عمل کے تحت ہی نہیں آتیں۔ کچھ بطور آزمائش کچھ بطور تنبیہ، کچھ بلندی درجات کچھ گناہوں کا کفارہ اور کچھ آخرت کی تیاری کے لیے بطور یاد ہانی کے لیے بھی آتی ہیں۔

التحب

اس کتاب کو لکھنے کے دوران ہر قسم کی غلطیوں کو ختم کرنے کی حتیٰ اوسع کوشش کی گئی ہے اس کے باوجود اگر دورانِ مطالعہ کسی بھی قسم کی غلطی ملے تو براہ مہربانی ہمیں ضرور مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں مزید بہتری لائی جاسکے۔

(شکریہ)

مؤلف کی دیگر کتب

